ISSN 0971. 8338

یوجنا

جولائی 2015 ترقیاتی ماھنامہ 10 روپے

بین اقوامی روابط کا نیا منظر نامہ

ہندوستان اور اس کا پڑوس: نئی توانائی اور جہتیں

اچل ملہوترا

ہند-امریکا تعلقات

کے سی سنگھ

اقتصادی حکمت عملی برائے معاشی ترقی

رام اوپیندر داس

اچھی حکمرانی - انداز اور حکومت

اے سوریہ پرکاش

بڑھتے قدم

ترقیاتی خبرنامہ

کلین گنگا مشن سے متعلق مفاہمت نامے پر دستخط

☆نیشنل مشن فار کلین گنگا (این ایم سی جی)اور نہرو یووا کیندر سنگٹھن (این وائی کے ایس) نے آج آبی وسائل' دریاؤں کی ترقی اور گنگا باز آبادکاری کی وزیر محترمہ اوما بھارتی کی موجودگی میں ایک پانچ سالہ مفاہمت نامے پر دستخط کیئے۔ اس مفاہمت نامے کا مقصد

دریائے گنگا کے تحفظ اور آلودگی کو دور کرنے کیلئے نوجوانوں کی شمولیت کیلئے ایک طویل مدتی شراکت داری قائم کرنا ہے۔ یہ مفاہمت نامہ بیداری پیدا کرنے' عوام تک رسائی سے متعلق سرگرمیوں' دواؤں کی تیاری میں کام آنے والے پودوں اور دیسی درختوں کی انواع کی شجرکاری مہم' دیہی اور شہری علاقوں میں صفائی ستھرائی نیز بیت الخلاؤں کی تعمیر کو فروغ دینے' دریاؤں میں فضلات کو بہانے سے روکنے کیلئے لوگوں کو باخبر کرنے' ٹھوس کچرے کے بہاؤ کو روکنے' حیاتیاتی اور صاف ستھرے گاؤں کے فروغ سے متعلق کاموں میں نوجوانوں کو شامل کرنا ہے۔ اس مفاہمت نامے کا خیر مقدم کرتے ہوئے محترمہ اوما بھارتی نے کہا کہ یہ ایک تاریخی موقع ہے جس میں ملک کے نوجوانوں کو شامل کرکے گنگا کی صفائی کے عمل میں تیزی لانے کی بات کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس شراکت داری کے تحت نہرو یووا کیندر کے رضا کار نوجوان گنگوتری سے لے کر گنگا ساگر تک مختلف قسم کے پودے اور پیڑ لگائیں گے۔ اس کیلئے رضا کاروں کا ایک دستہ بھی بنایا جائے گا۔ یہ رضا کار گنگا کی صفائی کیلئے بھی کام کریں گے۔ موصوفہ نے کہا کہ یہ مفاہمت نامہ ہمارے دریاؤں کے تقدس کی اہمیت کے تیئں بیداری پیدا کرنے میں دوررس کردار ادا کرے گا۔

توانائی کی بچت

☆شہر بنارس میں توانائی کی بچت کو فروغ دینے اور اثرانگیزی بڑھانے کے ایک بڑے قدم کے طور پر بجلی ،کوئلے اور نئی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) شری پیوش گوئل نے گھریلو موثر روشنی پروگرام (ڈی ای ایل پی) اور سیسے پر مبنی اسمارٹ اسٹریٹ لائٹ پروگرام کی شروعات کی ہے۔ اس طرح کے اقدامات سے حکومت کی جانب سے زیادہ بھیڑ بھاڑ اور دباؤ والے اوقات میں توانائی کی کھپت کو دس ہزار میگاواٹ تک کم کرنے کے عہد کا اظہار ہوتا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ملک بھر میں سیسے کی مدد سے روشن ہونے والی لائٹوں کا انتظام کیا جارہا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومت انرجی ایفی سینسی سروسز لمیٹڈ (ای ای ایس ایل) کے تعاون واشتراک سے دولاکھ 28 ہزار 496 گھریلو صارفین کو تقریباً تیرہ لاکھ سیسے کی مدد سے تیار بلب فراہم کرے گی۔ واضح رہے کہ ای ای ایس ایل بجلی کی وزارت کے تحت ایک سرکاری دائرہ کار کی کمپنی ہے۔ اسی پروگرام کے تحت بنارس میں 36077 روائتی اسٹریٹ لائٹس کو بدل کر ان کی جگہ کم توانائی صرف کرنے والی سیسے کی مدد سے تیار اسٹریٹ لائٹس لگائی جائیں گی۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے جناب گوئل نے کہا کہ سیسے کی مدد سے تیار لائٹس کم توانائی صرف کرتی ہیں اور ایسی لائٹوں کے استعمال سے بنارس شہر میں بجلی کی مانگ میں 45 میگاواٹ کی تخفیف ہوگی اور اس کے نتیجے میں 68 کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔ روائتی اسٹریٹ لائٹس کو بدل کر ان کی جگہ جدید سیسے کی مدد سے تیار کم توانائی صرف کرنے والی اسٹریٹ لائٹوں کے لگنے سے میونسپل باڈیز کے اخراجات میں کمی آئے گی۔ جب زیادہ ضرورت ہوگی اس وقت بھی توانائی کم صرف ہوگی اور روشنی کا معیار بھی بہتر ہوگا۔ آگے چل کر اسٹریٹ لائٹ اور گھریلو سیکٹر میں اس کی مدد سے خاصی بچت ہوسکے گی اور ہر گھر کو 24x7 کی بجلی سپلائی مل سکے گی۔ یوپی کے وزیر توانائی جناب یاسر شاہ نے بھی بنارس میں سیسے کی مدد سے تیار جدید قسم کی اسٹریٹ لائٹس لگانے کی ستائش کرتے ہوئے اظہار خیال کیا۔ واضح رہے کہ ای ای ایس ایل 37077 روائتی اسٹریٹ لائٹوں کو بدل کر ان کی جگہ کم توانائی صرف کرنے والی سیسے پر مبنی لائٹس لگائے گا۔ یہ ادارہ یہ کام خودکفیل بنیاد پر کرے گا۔ آنے والے پانچ سات برسوں میں میونسپل ادارے توانائی کے رکھ رکھاؤ کے سلسلے میں ہونے والی بچت کے ایک حصے کو ای ای ایس ایل کے واجبات ادا کرنے کے لئے استعمال کریں گے۔ کیونکہ روائیتی لائٹوں کی جگہ لگائی جانے والی نئی لائٹوں کی لاگت اور ان کی دیکھ بھال کسی طرح کی اضافی لاگت کا باعث نہ ہوگی لہٰذا میونسپل ادارے بڑی آسانی سے اس طرح کی جدید اسٹریٹ لائٹیں اپنے یہاں بغیر کسی قابل ذکر خرچے کے لگا سکیں گے۔ ان اسٹریٹ لائٹوں کو پانچ سے سات سال تک کسی طرح کی مرمت اور دیکھ بھال کی ضرورت نہ ہوگی۔ ای ای ایس ایل پوروانچل ودیوت وترن نگم لمیٹیڈ (پی یو وی وی این ایل) پورے شہر میں گھریلو موثر روشنی پروگرام بھی شروع کرے گا۔ ایل ای ڈی کے زیرنگرانی تیرہ لاکھ سیسے سے بنے بلب بھی گھریلو صارفین کو فراہم کیئے جائیں گے۔ ڈی ای ایل پی کے تحت ہر ایک کنبے کو جہاں مربوط لوڈ دس سے کم یا اس کے

باقی کورII پر

1SSN 0971. 8338

ترقیاتی ماہنامہ

یوجنا

نئی دہلی

جولائی 2015 بین اقوامی روابط کا نیا منظر نامہ

☆ چیف ایڈیٹر کے قلم سے	اداریہ	4
☆ ہندوستان اور اس کا پڑوس: نئی توانائی، نئی جہتیں	اچل ملہوترا	5
☆ ہند۔امریکا تعلقات	کے سی سنگھ	10
☆ ہند۔چین تعلقات، بدلتے رشتے	منیش چند	13
☆ اقتصادی حکمت عملی برائے معاشی ترقی	رام اوپیندر داس	17
☆ مودی حکومت کا پہلا سال، دفاع بطور خارجہ تعلقات کو متحرک رکھنے کا ذریعہ	آلوک بنسل	22
☆ کیا علاقائی تعاون بہتر متبادل ہے؟	دلیپ سنہا	26
☆ غیر مقیم ہندوستانی: اعتماد سازی	ششی ترپاٹھی	30
☆ اچھی حکمرانی۔انداز اور حقیقت	ڈاکٹر اے سوریہ پرکاش	33
☆ کیا آپ جانتے ہیں؟	واٹیکا چندرا	38
☆ ترقی کے لئے لائحہ عمل	چندرانی بنرجی	39
☆ اچھی حکمرانی کی پہل	محمد افضل رانا	43
☆ اقلیتوں کے لئے فلاحی اقدامات	شمشاد علی	46
☆ بجلی پیداوار: مثبت پہل	محمد نوشاد	49
☆ مدرا بینک کی اہمیت	سعید انجم	52
☆ بڑھتے قدم (ترقیاتی خبرنامہ)	....	کور III پر

چیف ایڈیٹر:
دیپیکا کچھل

ایڈیٹر
ارشاد علی
011-24365927

معاون: رقیہ زیدی
سرورق: جی پی دھوپے

جلد:35 شمارہ۔4
قیمت: 10 روپے

جوائنٹ ڈائریکٹر (پروڈکشن):
وی کے مینا

سالانہ خریداری اور رسالہ نہ ملنے کی شکایت کے لئے رابطہ:
بزنس مینیجر:
pdjucir@gmail.com
جرنلس یونٹ، پبلی کیشنز ڈویژن، وزارت اطلاعات ونشریات، روم نمبر 53-48، سوچنا بھون، سی جی او کمپلیکس، لودھی روڈ، نئی دہلی۔110003

مضامین سے متعلق
خط۔ کتابت کا پتا:
ایڈیٹر یوجنا (اردو)، E-601، سوچنا بھون، سی جی او کمپلیکس، لودھی روڈ، نئی دہلی-110003
ای میل: yojana.urdu@yahoo.co.in
ویب سائٹ: www.publicationsdivision.nic.in

● **یوجنا** اردو کے علاوہ ہندی، انگریزی، آسامی، گجراتی، کنڑ، ملیالم، مراٹھی، تمل، اڑیہ، پنجابی، بنگلہ اور تیلگو زبان میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔☆ نئی ممبرشپ، ممبرشپ کی تجدید اور ایجنسی وغیرہ کے لئے منی آرڈر/ڈیمانڈ ڈرافٹ، پوسٹل آرڈر''اے ڈی جی پبلی کیشنز ڈویژن (منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ) کے نام درج ذیل پتے پر بھیجیں: بزنس منیجر یوجنا (اردو) پبلی کیشنز ڈویژن (جرنلس یونٹ) بلاک iv لیول vii، آر کے پورم، نئی دہلی۔110066 فون: 011-26100207

زرسالانہ: 100 روپے، دوسال: 180 روپے، تین سال: 250 روپے، پڑوسی ملکوں کے لیے (ایئر میل سے) 530 روپے۔☆ یوروپ اور دیگر ممالک کے لیے (ایئر میل سے) 730 روپے۔

☆ اس شمارے میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، ضروری نہیں کہ یہ خیالات ان اداروں، وزارتوں اور حکومت کے بھی ہوں، جن سے مصنفین وابستہ ہیں۔

یوجنا منصوبہ بند ترقی کے بارے میں عوام کو آگاہ کرتا ہے مگر اس کے مضامین صرف سرکاری نقطۂ نظر کی وضاحت تک محدود نہیں ہوتے۔

یوجنا

عروج ہند

بین اقوامی تعلقات کے ماہرین کہتے ہیں کہ کسی ملک کی حیثیت اور قسمت کا تعین اس کی فوجی قوت سے کہیں زیادہ سفارتی محاذ پر اس کی کامیابیوں سے کیا جاتا ہے۔ کم از کم ہندستان کے حوالے سے یہ بات کافی درست ثابت ہوتی ہے۔ ایک ملک کے طور پر جہاں ساری دنیا ہماری حب الوطنی کے جذبے کو سراہتی ہے، وہیں ایک امن پسند ملک کے طور پر ہندستان کی بین اقوامی امیج میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ لیکن ایک طرف جہاں سرحدوں کی حفاظت کرنے والے جوانوں کی ہم ہمیشہ تعظیم وتکریم کرتے آئے ہیں وہیں حالیہ دنوں تک سفارتی محاذ پر ہندستان کی کامیابیوں کو اتنی توجہ نہیں دی گئی، جس کی وہ مستحق ہیں۔ بہرحال اب ایک خوش آئند تبدیلی آ رہی ہے۔ ایک طرف جہاں مین اسٹریم میڈیا خاطر خواہ کوریج دے رہا ہے وہیں عام آدمی نے بھی ہندستانی سفارت کاری کی کامیابیوں پر توجہ دینا شروع کر دیا ہے۔ حالاں کہ وہ سفارتی اصطلاحات اور اس کی باریکیوں کو نہیں سمجھتے اس کے باوجود انہوں نے سفارتی اقدامات کی اہمیت اور ملک کی تعمیر میں اس کے رول کو تسلیم کرنا شروع کر دیا ہے۔

عالمی تجارت میں لبرلائزیشن اور تیزی سے بدلتے رجحانات نے ہندستان کے بین اقوامی تعلقات میں زبردست تبدیلیاں کی ہیں۔ حد سے زیادہ داخلی رخی معیشت کو عالمی مربوط معیشت میں تبدیل کرنے کی کامیاب کوششوں سے بین اقوامی اسٹیج پر ہندستان کی ایک سازگار امیج بنی ہے۔ گزشتہ ایک برس کے دوران ہماری سفارتی کوششوں کو دنیا بھر میں مزید پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ کافی محتاط پیش قدمی سے شروع کر کے ہندستانی سفارت کاری نے نئی پہل کے سلسلے میں زبردست چھلانگ لگائی ہے۔ اس کا آغاز وزیراعظم نریندر مودی کی حلف برداری تقریب میں سارک ممالک کے سربراہوں کو مدعو کرنے کے ساتھ ہوا، جس نے سب کو چونکا دیا تھا۔ ماہرین اس قدم کو 'سفارتی بغاوت' قرار دیتے ہیں۔ ایک سال کی مختصر مدت کے دوران وزیراعظم کے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں ہی طرح کے کم از کم 19 ممالک کے دوروں نے ہمارے خارجہ تعلقات کے نئے باب وا کئے ہیں۔ اس سال کے دوران ہندستان نے اپنے پڑوسی اور دور کے پڑوسیوں کو ترجیح دی۔ ہم نے دنیا کی بڑی طاقتوں کے ساتھ اپنے اسٹریٹیجک تعلقات کو مزید مستحکم کیا۔ نیپال میں قیامت خیز زلزلہ کے بعد ہندستان کی طرف سے فوری مدد، راحت رسانی اور بچاؤ کے کاموں کو دنیا بھر میں تحسین کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ اقوام متحدہ کے قیام امن مشن میں ہمارا تعاون دنیا کے سب سے بڑے ملکوں میں سے ایک رہا ہے۔

دنیا میں دوسرے سب سے بڑے تارکین وطن کے طور پر ہندستانیوں کی موجودگی نے دیگر ملکوں کے ساتھ ہندستان کے تعلقات کو خاطر خواہ تقویت فراہم کی ہے۔ حالیہ رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ غیر فعال ممالک بھی ہندستان کے ساتھ تعلقات کو مستحکم کرنے میں دلچسپی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ چوں کہ ہندستانی انتہائی ہنرمند افرادی قوت کی سب سے بڑی تعداد ہیں، اس لئے کوئی بھی ملک ہندستان کو نظر انداز کرنے کی بھول نہیں کر سکتا، یوں بھی ہندستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت اور سب سے تیز رفتار ترقی کرنے والی معیشت ہے۔

ہندستان نے اقتصادی شعبے، انسانی وسائل کے فروغ اور بین اقوامی تعلقات میں جو ترقی کی ہے، اس نے دنیا کو اس کی طرف، جسے ہم ایک قوم کہتے ہیں، اپنی توجہ مبذول کرنے کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ ہندستانی وزیراعظم کی اپیل پر اقوام متحدہ نے 21 جون 2015 کو بین اقوامی یوگا دیوس منانے کی تجویز کو منظور کیا۔ اسی کے ساتھ ہی بین اقوامی برادری کی طرف سے چیلنجنگ مطالبات بڑھ گئے ہیں۔ ہندستان بہرحال اپنی مسلسل کوششوں اور پالیسی اقدامات کے ذریعہ ان چیلنجز پر پورا اترنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ 1947 سے 2015 تک ایک قوت سے دوسری قوت میں تبدیل ہو کر آگے بڑھتے ہوئے ہندستان نے اپنی قسمت طے کی ہے اور اقوام عالم میں اپنی مناسب جگہ بنائی ہے۔ ہمیں امید کرنی چاہئے کہ وہ دن دور نہیں جب ہندستان اقوام متحدہ سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنے گا، جو اس کا دیرینہ حق بھی ہے۔

☆☆☆

اچل ملہوترا

ہندستان اور اس کا پڑوس:

نئی توانائی، نئی جہتیں

جنوب ایشیا میں بھرپور سفارتی کوششوں کا ثمرہ ملنے لگا ہے۔ عدم اعتمادی میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے، وعدے نبھانے کے ہندستان کے عزم کو تقویت ملی ہے۔ موجودہ تعلقات میں استحکام پیدا ہوا ہے کچھ معاملوں میں تعلقات کی تجدید کی گئی ہے، حالیہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے گئے ہیں اور طویل مدتی تعلقات کے لئے درکار حکمت عملی اپنائی گئی ہے، پرامن بقائے باہم کے اصول پر سختی سے کاربند رہتے ہوئے ترقی، خوش حالی اور علاقہ کی یکجہتی کے لئے کام کرنا جس میں بری، بحری اور فضائی رابطوں کے ذریعے اقتصادی یکجہتی کا حصول شامل ہے۔

2014 کے پارلیمانی انتخابات کے بعد نئی دہلی میں وجود میں آنے والی مضبوط اور مستحکم حکومت سے ہمسایہ سمیت بین اقوامی برادری پر یہ واضح ہوگیا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہندستان کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ بین اقوامی تعلقات پر ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے وزیراعظم جناب نریندر مودی نے گزشتہ ایک برس میں 19 ممالک کے دورے کئے ہیں۔ علاوہ ازیں متعدد اہم رہنماؤں کو نئی دہلی مدعو کیا ہے۔ اس عمل کے دوران انہوں نے دنیا کے تقریباً تمام اہم رہنماؤں سے ملاقاتیں اور مذاکرات کئے ہیں جو کہ باہمی، علاقائی یا کثیر جہتی معاملوں پر مبنی تھے۔

حکومت کی سفارتی حصولیابیوں سے صاف ظاہر ہے کہ موجودہ حکومت کی خارجہ پالیسی میں پہلی مرتبہ پڑوسی ممالک کو فوقیت دی گئی ہے۔ ہمسایوں سے تعلقات مستحکم کرنے کی اپیل اس وقت کی گئی تھی جب جناب مودی نے باقاعدہ طور پر وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا بھی نہیں تھا۔ سارک کے تمام ارکان ممالک کے سربراہان مملکت و حکومتوں کو وزیراعظم جناب مودی کی گزشتہ برس 26 مئی کی حلف برداری تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ ان دعوت ناموں کو جہاں اہم اور جرات مندانہ قدم قرار دیا گیا، وہیں یہ پیغام بھی گیا کہ ہندستان کی نئی حکومت جنوبی ایشیا میں اپنے ہمسایوں سے تعلقات کو بہت اہمیت دیتی ہے اور یہ کہ وہ علاقائی ربط کی خواہاں ہیں۔ علاقہ کے تمام سربراہان مملکت و حکومتوں کی اس تقریب میں موجودگی ان کی طرف سے یہ بھی ان کی خواہشات کا اظہار اور ہندستان کی آواز پر لبیک کہنے کے مترادف تھا۔ اس تقریب نے عروضی تعلقات کے قیام کا ایک موقع فراہم کیا جس کے علاقائی اور بین اقوامی کانفرنسوں میں ضمنی ملاقاتوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ وزیراعظم کے پہلے سال کے بیرونی دوروں میں جنوب ایشیائی تنظیم برائے علاقائی تعاون کے سات ارکان میں سے چار (بھوٹان، نیپال، سری لنکا، بنگلہ دیش) اور چین شامل ہیں۔ سیاسی، سلامتی اور عسکری صورت حال کے پیش نظر یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ باقی کے سارک ارکان ممالک (افغانستان، پاکستان اور مالدیپ) کے دورے بھی جلد لگالئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں افغانستان کے صدر نے اس سال اپریل میں ہندستان کا دورہ کیا تھا اور وزیراعظم مودی نے اپنے پاکستانی اور مالدیپ کے ہم منصبوں سے دہلی میں حلف برداری کی تقریب میں ملاقاتیں کی تھیں۔ مختصراً اتنا کہا جاسکتا ہے کہ وزیراعظم قریبی ہمسایوں کے رہنماؤں سے کم از کم ایک مرتبہ اور کسی نہ کسی سے ایک سے زیادہ مرتبہ ملاقات کر چکے ہیں۔

اس سے پہلے کہ علاقہ کے مخصوص ممالک کے

مضمون نگار امریکا اور جارجیا میں بطور سفارت کار خدمات انجام دے چکے ہیں۔

ساتھ ہندستان کے تعلقات کے بارے میں بات کی جائے' بہتر ہے کہ جنوب ایشیائی علاقہ پر ایک نظر ڈال لی جائے۔ جنوب ایشیا ایک پیچیدہ خطہ ہے۔ اس خطہ کے ممالک کی میراث اور تاریخی رابطے بھی مشترک ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس علاقہ کے ممالک کی مذہبی' نسلی' لسانی اور سیاسی نوعیت میں بھی فرق ہے۔ جنوب ایشیا میں بین الممالک فوجی جنگیں بھی ہوتی ہیں اور خانہ جنگی بھی۔ یہاں آزادی کی تحریکیں بھی رواں رہی ہیں اور جوہری رقابتیں بھی' فوجی آمریت بھی رہی ہے اور بغاوتیں بھی' مذہبی بنیاد پرستی اور دہشت گردی بھی۔ اس کے علاوہ منشیات اور انسانوں کی خرید وفروخت سے کی لعنت بھی اس خطہ میں موجود ہے۔ جہاں تک مذہبی رواداری کا تعلق ہے' اس علاقہ میں نرم اور لچک دار سیکولر ذہن کے لوگ بھی ہیں اور کٹر پنتھی بھی۔ جنوب ایشیا دنیا کے ایسے خطے میں شمار کیا جاتا ہے' جہاں علاقائی ربط سب سے کم ہے۔ اپنے قیام کے تیس برس پورے ہونے پر بھی سارک میں ترقی کی رفتار بہت سست ہے۔ ابھی حال ہی میں علاقہ کی جمہوری طرز کی حکومتوں نے اپنے پیر جمانے شروع کئے ہیں اور کچھ ممالک کی اقتصادی ترقی کی شرح سے مثبت مستقبل کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔

اس علاقہ میں ہندستان کی کیا حیثیت ہے؟ ہندستان میں رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کے یہاں کم وبیش فعال جمہوریت کا ریکارڈ رہا ہے۔ اس کی معیشت نسبتاً بہتر رہی ہے اور اس کی بین اقوامی شبہ میں خاطر خواہ بہتری آئی ہے اور اس کو ایک ایسا ملک تصور کیا جاتا ہے جو عالمی سطح پر اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ اسی وجہ سے جنوبی ایشیا کے دیگر ممالک اس کے مقابلے بونے نظر آتے ہیں۔ ہندستان کے اس مرتبے کی وجہ سے اس علاقہ کے چھوٹے ممالک اس کو بڑا بھائی تصور کرنے لگے ہیں جو غلط مفروضہ ہے۔ کبھی کبھی اس کے کچھ ہم سایہ ہندستان سے مراعات حاصل کرنے کی غرض سے نام نہاد چائنا کا ڈر بھی کھیلتے ہیں یعنی چین کی طرف نرم رخ اپنا کر ہندستان سے مراعات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

کاٹھمنڈو میں 26 نومبر 2014 کو منعقد سارک چوٹی کانفرنس میں وزیر اعظم مودی نے خطہ کے بارے میں ہندستان کا موقف پیش کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ علاقہ کے بارے میں ہندستان کا نظریہ پانچ ستونوں پر محیط ہے۔ تجارت' سرمایہ کاری' معاونت' ہر شعبے میں تعاون' عوام کے مابین رابطہ جو سرحدی حدود سے بالاتر ہو۔ ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو ترقی میں روڑے اٹکا رہے ہیں' انہوں نے کہا کہ سارک ممالک میں نئی بیداری پیدا ہو رہی ہے جس کی وجہ سے سارک ممالک کے درمیان رابطوں کا فروغ ایک حقیقت ہے۔ : یہ رابطے ہوسکتے ہیں، چاہے وہ سارک کے ذریعہ ہوں یا بیرونی وسیلے کے ذریعے سارک کے تمام ممالک کے مابین یا ان میں سے کچھ کے درمیان۔

اب یہ ایک نظر ہمیں کچھ اہم ہمسایوں کے ساتھ اپنے تعلقات پر ڈالنی چاہئے۔

بھوٹان: ہمالیائی ریاست بھوٹان سے ہمارے تعلقات بڑی ہوشیاری سے پروان چڑھے ہیں اور ان کو مثالی کہا جاسکتا ہے۔ وزیر اعظم مودی کا پہلا غیر ملکی دورہ بھوٹان کا تھا (15 تا 16 جون 2014) جو اپنے آپ میں اس کی اہمیت اجاگر کرتا ہے۔ اس دورے کا مقصد بھوٹان کو ایک بھروسہ مند اور قابل اعتبار دوست کے تصور کی تجدید کرتا تھا۔ اس دورے میں ترقی تعاون اور اقتصادی تعلقات پر زور دیا گیا تھا۔ بھوٹان اپنے پانچ سالہ منصوبوں کے نفاذ میں ہندستان کی معاونت کی ستائش کرتا ہے۔ یہ تعاون اس کے پہلے منصوبے سے شروع ہوگیا تھا جس کا آغاز 1961 میں ہوا تھا۔ بھوٹان کے ہائیڈرو پاور شعبے میں ہندستان کا تعاون دونوں ممالک کے لئے مفید ہے اور یہ دیگر ممالک مثلاً نیپال کے لئے ایک نمونہ ہے۔ ہندستان نے بھوٹان کو پاور پلانٹ لگانے میں مدد کی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی ہائیڈرو کی استطاعات کو بروئے کار لاسکا ہے۔ ہندستان توانائی کی اپنی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بجلی خریدتا ہے۔ بھوٹان کو اس سے خاطر خواہ مالیہ حاصل ہوتا ہے۔ ماضی میں بھوٹان نے اپنی سرزمین سے ہند مخالف باغی عناصر کو نکال باہر کیا تھا اور ہندستان کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ اپنی سرزمین کو ہند مخالف سرگرمیوں کے لئے استعمال نہیں ہونے دے گا۔ اس یقین دہانی کا اعادہ وزیر اعظم مودی کے دورے کے دوران کیا گیا۔

بنگلہ دیش: بنگلہ دیش کے ساتھ تعلقات میں نشیب وفراز آتے رہے ہیں۔ البتہ 1971 کی بنگلہ دیش کی جنگ آزادی میں ہندستان کے کردار کی ستائش کی جاتی ہے۔ شیخ حسینہ کی عوامی لیگ پارٹی کے بارے میں تصور کیا جاتا ہے کہ وہ ہندستان کے تئیں نرم رخ اپناتی ہے جب کہ خالدہ ضیا کی بنگلہ دیش نیشنل پارٹی (بی ایس پی) اور جماعت اسلامی کے بارے میں خیال ہے کہ وہ ہندستان کے تیں سخت موقف اختیار کئے ہوئے ہیں۔ حالیہ برسوں میں بنگلہ دیش پر یا تو بی این پی کی حکومت رہی ہے یا عوامی لیگ کی جس کے دوران تعلقات میں سستی آتی رہی ہے۔ بنگلہ دیش کی سرزمین سے ہندستانی باغیوں کی ہند مخالف سرگرمیوں، بنگلہ دیش سے ناجائز تارکین وطن کی ہند آمد جس کی وجہ سے شمال مشرق میں سماجی خلفشار پیدا ہوتا ہے۔

غیر طے شدہ سرحد سے اسمگلنگ' مشترکہ دریاؤں کے پانی کی تقسیم خصوصاً تیستا وغیرہ جیسے متنازعہ معاملوں کی وجہ سے ہند۔ بنگلہ دیش تعلقات میں وقتاً فوقتاً پریشانی اور مشکلات پیش آئی ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے شیخ حسینہ کی حکومت نے ہندستان کی سلامتی سے متعلق مسائل پر معقول توجہ دی ہے۔ چین۔ بنگلہ دیش میں یہ تصور ہے کہ ہندستان کی طرف سے جواب میں زیادہ کچھ نہیں کیا گیا۔ اس مختصر پس منظر کے ساتھ وزیر اعظم جناب مودی نے اپنی حکومت کا ایک سال مکمل ہونے کے فوراً بعد بنگلہ دیش کا سرکاری دورہ کیا (6 تا 7 جولائی 2015)۔ اس دورے میں اہم پہلو رہا زمینی سرحدی معاہدہ جس پر 1974 میں دستخط ہوئے تھے لیکن ہندستان میں آنے والی حکومت میں متعدد وجوہات کی بنیاد پر اس کو پارلیمنٹ میں پیش کرکے اس کی تصدیق نہیں کرائی ہیں۔ ان وجوہات میں ریاستی حکومتوں خصوصاً مغربی بنگال اور آسام کی حکومتوں کے تحفظات میں بھی شامل ہیں۔ وزیر اعظم جناب مودی نے مرکز اور ریاستوں میں اس طرح اس معاملے کی پیروی کی کہ سواں آئینی ترمیمی بل کی راہ

آسان ہوگئی اور 1974 کے معاہدے اور 2011 میں اس کے پروٹوکول کی دونوں ایوانوں میں تصدیق ہوگئی جو قابل ستائش عمل ہے۔ زمینی سرحدی معاہدے سے دونوں ممالک کے درمیان 4096 کلومیٹر سرحد کا نہ صرف تصفیہ ہوگیا بلکہ ہند۔ بنگلہ دیش انکلیو میں رہائش پذیر 50000افراد کو نئی شناخت مل گئی۔ اس کے علاوہ بھی اس سے متعدد فائدے ہوئے جن میں باغیوں کی سرگرمیوں کی نکیل کسنے، انسانی خرید وفروخت کے واقعات، ناجائز طور پر ترک وطن کرنا اور اسمگلنگ وغیرہ کو تو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔

اس دورے کی اہم کامیابی بنگلہ دیش کی طرف سے تجارت اور سفری سہولت کے لئے راہداری کی منظوری دینا ہے جس سے شمال مشرقی اور ہندستان کے دیگر حصوں کے درمیان عوامی رابطوں میں خاطر خواہ بہتری آئے گی جو کہ اب تک سلی گوڑی کی چک نیک سے مصروف تنگ اور مخدوش کوریڈور پر منحصر تھی۔ ڈھاکہ۔ شیلانگ گواہاٹی اور کولکاتا۔ ڈھاکہ۔ اگرتلہ بس خدمات کا آغاز اس علاقے میں رابطوں کے معاملوں میں ایک نئے باب کا اضافہ تصور کیا جارہا ہے۔ اسی طرح سے بحری جہازوں سے متعلق ساحلی معاہدے سے تجارتی سامان کی نقل وحمل کے لئے درکار وقت میں خاطر خواہ کمی واقع ہوگی جس کے متعدد فائدے ہیں۔ اتنا ہی اہم ہندستان کو بنگلہ دیش کے چٹاگانگ اور مونگلا بندرگاہوں کے استعمال کی اجازت ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس مرتبہ راہداری کے مسئلہ کو تیستا سے مشروط نہیں کیا گیا۔

بنگلہ دیش میں ہندستان کے خصوصی اقتصادی زونوں کو بنگلہ دیش میں ہندستانی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے جس سے بنگلہ دیش کے تجارتی خسارے کا بھی ازالہ ہوگا اور روزگار بھی فراہم ہوگا۔ دو بلین ڈالر کے قرضوں کی فراہمی سے بنگلہ دیش کو متعدد ترقیاتی پروجیکٹ شروع کرنے میں مدد ملے گی خصوصاً عوامی نقل وحمل، سڑک، ریلوے، داخلی آبی راستے، بندرگاہوں، آئی سی ٹی، تعلیم وصحت وغیرہ۔ اس کے علاوہ ہندستان سے اشیاء پروجیکٹوں اور خدمات کی برآمد میں بھی سہولت ہوگی۔

ہند۔ بنگلہ دیش تعلقات اب نئے اور بہتر پیرائے میں داخل ہوگئے ہیں۔ ان تعلقات میں استحکام کی بھی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ وزیر اعظم کے دورے سے مستقبل کے باہمی اور علاقائی تعاون کی مستحکم راہ ہموار ہوگئی ہے جس میں آبی وسائل میں شراکت، بجلی کے شعبے (بشمول شہری جوہری توانائی) خلا، تجارت اور باہمی تجارت میں موجود رکاوٹوں کو دور کرنے کے سرمایہ کاری بنگلہ دیش میں ہندستانی خصوصی اقتصادی زون، سرحدوں سے مبریٰ کثیر جہتی روابط اور موثر سرحدی انتظامات شامل ہیں۔ ان سب سے زیادہ قابل غور بات یہ ہے کہ بنگلہ دیش کو ہندستان کی امداد کرنے کی نیت میں اعتماد پیدا ہوا ہے۔

افغانستان: گزشتہ کئی برسوں سے افغانستان مشکل دور سے گزر رہا ہے۔ افغانستان حالیہ صورت حال میں ہندستان کے لئے گہری تشویش کا باعث ہے۔ اس سے اس کی سلامتی کا مسئلہ کا جڑا ہوا ہے۔ ناٹو افواج انخلا کی تیاری میں ہیں۔ افغانستان میں حالیہ سیاسی تبدیلی بھی بہت پرسکون نہیں کہی جاسکتی۔ ہندستان طالبان کی واپسی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ افغانستان میں ایسے لوگوں کا اقتدار میں آنا جن کا پس پشت پاکستان کا ہاتھ ہو اور جن میں کٹر پنتھیوں کا غلبہ ہو، ہندستان کے مفاد میں نہیں ہے۔

گزشتہ سال ستمبر میں اقتدار سنبھالنے افغانستان کے صدر محمد اشرف غنی نے ایسی متعدد وجوہات بیان کیں جن سے یہ تاثر ظاہر ہوتا تھا کہ خارجہ پالیسی کی ترجیحات میں ہندستان کا مقام کافی نیچے ہے۔ ہندستان کا ان کا دورہ 28 تا 29 اپریل 2015) اقتدار سنبھالنے کے کئی ماہ بعد کیا گیا۔ اس درمیان انہوں نے خطہ کے دو دیگر ممالک چین اور پاکستان کا اور برطانیہ اور سعودی عرب کا دورہ کرلیا تھا۔ اس سے تشویش پیدا ہوئی اور ایسے سوالات کو جنم دیا کہ آیا اس سے ہندستان کے مفادات کی قیمت پر پاکستان کے تئیں نزدیکی پر مشتمل خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا اندازہ تو نہیں ہوتا۔ افغانستان صدر نے نئی دہلی میں اپنے قیام کے دوران اس طرح کے خیالات اور مفروضوں کو دور کرنے کی حتی المقدور کوشش کی۔ جب ایک ٹی وی چینل نے ان سے دریافت کیا کہ آیا بیرون ممالک کے ان کے دوروں سے ان کی ترجیحات کا اشارہ ملتا ہے تو افغانستان صدر نے ایک معروف رومی مقولہ ’دیر آید درست آید‘ سنایا جس کا مطلب ہے کہ ’نہ سے دیر بھلی‘۔ ان خدشات کا ازالہ 28اپریل 2015 کو جاری کئے گئے ایک مشترکہ بیان میں بھی کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ خطے میں امن، خوش حالی اور سلامتی غیر منقسم ہیں اور ان کے باہمی باعزت تعلقات کا دوسرے ممالک یا ممالک کے گروپوں کے تعلقات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے‘‘۔ اسی بیان میں افغانستان کے صدر نے افغانستان کے ہندستان کے ساتھ بنیادی تعلقات کے پس منظر کا اعادہ کیا اور بتایا کہ افغانستان کی پانچ خارجہ پالیسی ترجیحات میں چار میں ہندستان کا اہم مقام ہے۔

ان بیانات سے قطع نظر ہندستانی قیادت کو افغانستان کے اندر اور باہر رونما ہونے والے واقعات سے خبردار رہنے کی ضرورت کا احساس ہے کیوں کہ ہندستان کا مفاد افغانستان کے استحکام اور اس کی دوستی پر محیط ہے۔ ہندستان نے افغانستان کے ساتھ ایک عسکری اشتراک کا معاہدہ کیا ہے اور اس کو بنیادی ڈھانچہ کی ترقی، جمہوری اداروں کے استحکام، افغانستان مسلح افواج کی تربیت سمیت صلاحیت میں اضافے میں مدد کے لئے دو بلین ڈالر کی معاونت کا یقین دلایا ہے تا کہ افغانستان ایک مضبوط اور مستحکم ملک بن سکے اور یہی ہندستان کی اولین ترجیح میں شامل ہے۔

پاکستان: 1974 میں ملک کی تقسیم کے بعد سے ہی ہند۔ پاک تعلقات معمول کے پیمانے سے کچھ کم ہی رہے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان 1948، 1965، 1971 اور بعد میں 1999 میں فوجی معرکہ آرائیاں ہوچکی ہیں۔ سرحد پار سے ہند مخالف دہشت گردانہ کارروائیاں بدستور جاری ہیں۔ تعلقات کو معمول پر لانے کی متعدد کوششیں ہوچکی ہیں لیکن ہر بار یہ کوششیں لاحاصل رہیں۔

جب نئی حکومت برسراقتدار آئی تو پاکستان کے ساتھ تعلقات اب تک کی سب سے نچلی سطح پر تھے۔ گزشتہ سال مئی میں وزیر اعظم کی حلف برداری تقریب میں سارک ممالک کے سربراہان مملکت وحکومتوں کو مدعو کرنے سے تعطل دور کرنے کا ایک موقع فراہم ہوا۔ شروعات جھجک کے بعد وزیر اعظم نواز شریف تشریف

لائے اور دونوں ممالک نے خارجہ سکریٹریوں کی سطح پر بات چیت کا دور بحال کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ گزشتہ اگست میں ہندستانی خارجہ سکریٹری کی اسلام آباد روانگی سے عین قبل پاکستانی ہائی کمشنر کی کشمیری علاحدگی پسند رہنماؤں سے ملاقات کے فیصلے سے ہندستانی حکومت کو یہ دورہ منسوخ کرنا پڑا جس سے یہ ظاہر ہوگیا کہ حکومت ہند کو یہ بات بہت ناگوار گزری ہے۔ اگرچہ پاکستانی ہائی کمشنر کی علاحدگی پسند رہنماؤں سے ملاقاتیں غیر معمولی نہیں کہی جاسکتیں۔ حکومت ہند کی طرف سے جاری بیان میں کہا گیا۔ ''پاکستان کے ہائی کمشنر کے نام نہاد حریت کانفرنس کے رہنماؤں کو دعوت۔ اس معاملے میں پاکستان کی سنجیدگی پر سوال کھڑے کرتا ہے۔ اس کی منفی سوچ اور ہندستان کے داخلی معاملات میں بدستور مداخلت کی کوشش کا اظہار ہے۔......موجودہ صورت حال میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خارجہ سکریٹری کا ہمارے آئندہ ہفتہ اسلام آباد کے دورے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوگا''۔ اس کے بعد اقوام متحدہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں جو گزشتہ سال ستمبر میں منعقد ہوا' پاکستان نے ایک بار پھر کشمیر معاملے کو بین اقوامی رنگ دینے کی کوشش کی جس سے حالات اور بگڑ گئے۔ یہاں یہ بتانا مناسب ہوگا کہ 1972 کے شملہ معاہدے کی رو سے پاکستان نے یہ تسلیم کیا ہے کہ کشمیر ایک دوطرفہ مسئلہ ہے۔

سارک یاترا کے نام سے منسوب دورے کے لئے حکومت کا خارجہ سکریٹری کو پاکستان بھیجنے کے فیصلے (3 مارچ 2015) اور پاکستان کے ساتھ کرکٹ تعلقات کی بحالی پر کچھ خبروں کی وجہ سے ہندستان کی پاکستان پالیسی ایک مرتبہ پھر تنقید کا نشانہ بنی۔ اس ضمن میں وزیر خارجہ محترمہ سشما سوراج کا 31 مئی 2015 کو نئی دہلی میں دیا گیا بیان قابل توجہ ہے۔ انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ ہندستان کی پاکستان پالیسی میں غیر معمولی ردوبدل ہے۔ انہوں نے کہا کہ شروع سے ہی حکومت نے مذاکرات کے لئے تین پیمانے طے کئے ہوئے ہیں اور پاکستان کو اس بارے میں واضح طور پر یہ بتادیا گیا ہے۔ ہندستان اپنے موقف پر قائم ہے۔ اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہے' پہلا یہ کہ تمام معاملات پرامن مذاکرات کے ذریعے حل کئے جائیں گے۔ دوسرا' یہ مذاکرات ہندستان اور پاکستان کے درمیان ہوں گے اور کوئی تیسرا فریق اس میں شامل نہیں ہوگا۔ تیسرا اور آخری یہ کہ مذاکرات پرامن ماحول میں شملہ معاہدہ اور لاہور ڈکلیریشن کے تحت کئے جائیں گے۔

اگرچہ مستقبل کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ پاکستان کے ساتھ مسائل کا حل کشمیر میں مضمر نہیں ہے۔ اس مسئلہ کے حل کی جڑ پاکستان میں اقتدار کے کثیر جہتی مرکز میں پنہاں ہے۔ طاقت ور فوج' بااثر آئی ایس آئی' کٹر پنتھی عناصر اور جمہوری طور پر منتخب مگر کمزور حکومت اس کی وجہ ہیں۔ جب تک اقتدار کے مراکز متحد ہوکر ہندستان کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کا فیصلہ نہیں کرلیتے' اس ضمن میں کوئی بھی کوشش ثمر آور ثابت نہیں ہوسکتی۔

سری لنکا: 2009 ایل ٹی ٹی ای کے خاتمہ کے بعد ہندستان نے سری لنکا کے تئیں کثیر جہتی موقف اختیار کیا ہے۔ اس موقف پر مبنی پالیسی میں شامل ہیں (i) سری لنکا کے تملوں کے تئیں کئے گئے وعدوں کی پاسداری کے لئے سری لنکا حکومت پر زور ڈالنا تاکہ تملوں کو بامقصد طور پر اقتدار منتقل کیا جاسکے اور تیرہویں ترمیم کو مدت کے مطابق نافذ کرے (ii) سری لنکا کے تملوں کو وقتاً فوقتاً اس بات کی یقین دہانی کرانا کہ تیرہویں ترمیم تحلیل نہیں کی گئی ہے اور یہ برادری مستقبل میں مساوات' انصاف اور عزت نفس کے بارے میں مطمئن (iii) خانہ جنگی سے تباہ شمالی سری لنکا کی تعمیر نو کے لئے سرمایہ کاری (iv) جہاں تک ممکن ہو' ہندستان کی تمل قیادت کے مطالبات کو ملحوظ خاطر رکھے لیکن خارجہ پالیسی مرتب کرتے وقت جو مرکز کا اختیار ہوگا' محدود علاقائی ترجیحات کے برعکس وسیع قومی مفادات کو پیش نظر رکھے۔ (v) سری لنکا میں چین کی مداخلت سے چوکنا رہنا اور سری لنکا کے چین کی طرف جھکاؤ پر نظر رکھنا (vi) مچھواروں کے مفادات کا خیال رکھنا۔

بدقسمتی سے سری لنکا کے سابق صدر مہندرا راج پکشے' یقین دہانیوں کے باوجود سری لنکا کی تمل اقلیت کو تفویض اختیارات کا اپنا وعدہ نبھا سکے نیز انہوں نے چینی کارڈ بھی کھیلنے کی کوشش کی تھی۔ انکی چین پالیسی کی وجہ سے چین نے اہم عسکری جگہوں پر اپنا تسلط جمالیا تھا۔ ہندستان نے 2012 اور 2013 میں اقوام متحدہ انسانی حقوق قرار دادوں میں سری لنکا کے خلاف ووٹ دیا تھا جس کی وجہ سے ایل ٹی ٹی ای کے خلاف جنگ میں سری لنکا حکومت کی طرف سے کی گئی انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں تھیں۔ ہندستان کا یہ فیصلہ سری لنکا کے گلے نہیں اترا اور 2014 میں ووٹنگ میں غیر حاضر رہنے کے ہندستان کے فیصلے کو بھی سری لنکا نے امید سے کم آنکا تھا۔

اب ہندستان اور سری لنکا دونوں جگہ نئی حکومتوں نے اقتدار سنبھالا ہے۔ اس سال جنوری میں سری لنکا میں عنان اقتدار سنبھالنے کے بعد سے چار اعلی سطحی دورے لگاتار ہوچکے ہیں (سری لنکا کے وزیر خارجہ کا دورہ ہند' وزیر خارجہ کا دورہ سری لنکا' سری لنکا کے صدر کا دورہ ہند اور وزیر اعظم ہند کا دورہ سری لنکا) ان دوروں سے تعلقات کی بحالی کے لئے دونوں ممالک کی قیادت کے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔ سری لنکا کے آئین میں تیرہویں ترمیم کے مکمل نفاذ کے ذریعے سری لنکا کے تملوں کو تفویض اختیارات کے علاوہ سری لنکا میں بامقصد مصالحت' مچھواروں کی حفاظت اور سلامتی ہندستان کی سلامتی سے متعلق مسائل کا احساس' تجارت اور کاروبار کے فروغ کے لئے زیادہ زور دیا گیا ہے' ساحلی سلامتی' سمندری معیشت وغیرہ۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ تعلقات کو نئی اونچائیوں تک لے جانے کے لئے دونوں طرف یکساں معقول موقف اختیار کرے گی اور ہندستان و چین کے ساتھ اپنے تعلقات میں توازن پیدا کرے گی۔

نیپال: نیپال کے ساتھ تعلقات میں گزشتہ چند برسوں میں سکوت نظر آتا ہے۔ اس کی بہت کی وجوہات ہیں۔ نیپال میں قومیت پسند عناصر 1950 کے ہند-نیپال کے امن ودوستی کے معاہدے کی تجدید کا مطالبہ کررہے ہیں۔ یہ معاہدہ ہندستان اور نیپال کے مابین حقوق تعلقات کو مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے نیپالی باشندوں کو ہندستان میں بے مثال مواقع حاصل ہیں۔ ان کو ہندستانی باشندوں کے مساوی سہولیات اور مواقع میسر ہیں۔ اس معاہدے کی

بدولت نیپال چہار طرف زمین سے گھرا ہونے کے نقصانات کی تلافی بھی کر پایا ہے۔ نیپال میں مفاد پرست عناصر نے ہند۔نیپال ہائیڈرو پاور کے شعبے میں تعاون کو بھی رکوادیا جو ہند۔بھوٹان ماڈل پر مبنی تھا۔ نتیجتاً ہائیڈرو پاور کے وسیع ذرائع کے باوجود نیپال کو بجلی درآمد کرنی پڑتی ہے اور ہندستان کی سرحدی ریاستوں میں نیپال میں آئے سیلاب کی مار جھیلنی پڑتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندستانی پروجیکٹوں کے نفاذ میں بھی بے وجہ تاخیر کی شکایتیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ مزید برآں دس برس سے زیادہ سے نیپال سیاسی تبدیلی کے مشکل حالات سے نبرد آزما ہے۔ یہاں شہنشائیت کا زوال ہو چکا ہے، ماؤنوازوں کا عروج اور زوال، ماؤنوازوں کی عام دھارا میں واپسی جمہوریت کا طلوع اور اب ملک کا نیا آئین زیر ترتیب ہے۔

وزیر اعظم جناب مودی کا گزشتہ سال اگست میں نیپال کا دورہ ایک سے زیادہ معنی میں تاریخی قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ گزشتہ سترہ برسوں میں کسی بھی ہندستانی وزیر اعظم کا پہلا دورہ تھا۔ وزیر اعظم نے یہ دورہ اقتدار سنبھالنے کے تین ماہ کے اندر کیا تھا۔ اس دورے سے قبل ہند۔نیپال مشترکہ کمیشن کی میٹنگ منعقد ہوئی تھی جس کی سربراہی 23 برسوں میں پہلی مرتبہ دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے کی تھی۔ وزیر اعظم مودی وہ پہلی شخصیت تھے جن کو نیپال کی آئینی اسمبلی اور پارلیمنٹ کو خطاب کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔

نیپالیوں کے احساسات کے پیش نظر 1950 کے بعد دوستی معاہدے کی بنیاد پر زمینی حقیقتوں پر رکھی جاسکے اور کثیر جہتی اور گہرے تعلقات کو مزید مستحکم اور وسیع کیا جاسکے''۔ (وزیر اعظم کے دورہ نیپال مورخہ 4 اگست 2014 کے موقع پر مشترکہ اخباری بیان/ نیپال میں کم ہوئے اعتماد کے ازالہ کے لئے وزیر اعظم نے نیپالیوں کو یہ باور کرایا کہ ہندستان نیپال کے داخلی معاملات مداخلت کا خواہاں نہیں ہے اور یہ کہ ہندستان نیپال کے ساتھ باہمی اور ضمنی علاقائی سطح پر تعلقات استوار کرنے کا خواہاں ہے۔ مختلف پروجیکٹوں کے لئے مدت کار معین کی گئی مثلاً پنچیشور ڈیولپمنٹ پروجیکٹ اور اہرکرنالی ہائیڈرو پروجیکٹ کے لئے پروجیکٹ ڈیولپمنٹ معاہدہ۔ اس کے علاوہ ممکنہ تعاون کے لئے متعدد نئے شعبوں کی بھی نشاندہی کی گئی۔ عمومی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہند۔نیپال تعلقات کو نئی زندگی اور توانائی عطا کرنے کے لئے ضروری قوت فراہم کی گئی۔ یہ بھی اہم بات ہے کہ کسی کو بھی یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہوگا کہ ہندستان صحیح سمت میں اپنے تعلقات کو وسعت دینا چاہتا ہے اور نیپالی باشندوں کو وعدہ نبھانے کی ہندستان کی صلاحیت پر اعتبار ہے۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ جنوب ایشیا میں بھرپور سفارتی کوششوں کا ثمرہ ملنے لگا ہے۔ عدم اعتمادی میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے، وعدے نبھانے کے ہندستان کے عزم کو تقویت ملی ہے۔ موجودہ تعلقات میں استحکام پیدا ہوا ہے کچھ معاملوں میں تعلقات کی تجدید کی گئی ہے، حالیہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے گئے ہیں اور طویل مدتی تعلقات کے لئے درکار حکمت عملی اپنائی گئی ہے، پرامن بقائے باہم کے اصول پر سختی سے کاربند رہتے ہوئے ترقی، خوش حالی اور علاقہ کی یکجہتی کے لئے کام کرنا جس میں بری، بحری اور فضائی رابطوں کے ذریعے اقتصادی یکجہتی کا حصول شامل ہے۔ اس طرح سے ایک پیغام پہنچا دیا گیا ہے تاکہ وہ تمام ارکان جن کو ایک ساتھ کام کرنے میں دشواریاں پیش آئی ہیں۔ باہمی اور ضمنی علاقائی فارمیٹ اختیار کرسکیں اور خواہش مند ارکان آپس میں ہاتھ ملا سکیں اور پیش قدمی کرسکیں۔ اب ضرورت ہے۔ اب تک حاصل کی گئی حصولیابیوں کو یکجا اور مستحکم کرنے کے لئے ایک معینہ مدت میں کوشش کرنے کی تاکہ کئے گئے وعدوں اور یقین دہانیوں کو دیانت داری سے پورا کیا جاسکے اور حل طلب مسائل کا موثر حل تلاش کیا جاسکے۔

☆☆☆

غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں 9 فی صد سے زیادہ اضافہ

☆ سیاحت کی وزارت بیورو آف امیگریشن سے موصولہ قومیت وار اور ہوائی اڈہ وار اعداد وشمار کی بنیاد پر غیر ملکی سیاحوں کی آمد اور ریزرو بینک آف انڈیا سے غیر ملکی زرمبادلہ آمدنی کے سلسلہ میں موصول ہونے والے اعداد وشمار کی بنیاد پر غیر ملکی سیاحوں کی آمد کا ماہانہ تخمینہ مرتب کرتی ہے۔ ماہ مئی 2015 کے دوران غیر ملکی سیاحوں کی آمد 5.11 لاکھ تھی جو کہ مئی 2014 کی تعداد کے مقابلے میں 9.2 فی صد زیادہ ہے۔ اس سال جنوری سے مئی تک کی مدت کے دوران 33.32 لاکھ غیر ملکی سیاح ہندستان آئے۔ اس طرح سے یہ تعداد گزشتہ سال کی اسی مدت کی تعداد 32.15 لاکھ کے مقابلہ میں 3.6 فی صد زیادہ ہے۔ ماہ مئی 2015 کے دوران ہندستان میں سب سے زیادہ غیر ملکی سیاح بنگلہ دیش سے آئے جو کہ 19.32 فی صد تھے۔ اس کے بعد امریکہ سے 16.99 فی صد، برطانیہ سے 7.79 فی صد، ملیشیا سے 3.59 فی صد، سری لنکا سے 3.54 فی صد جاپان سے 2.78 فی صد، آسٹریلیا سے 2.66 فی صد، کناڈا 2.63 فی صد، جرمنی سے 2.59 فی صد، چین سے 2.56 فی صد، نیپال سے 2.52 فی صد، سنگاپور سے 2.36 فی صد، فرانس سے 2.16 فی صد، پاکستان سے 1.84 فی صد، عمان سے 1.66 فی صد سیاح ہندستان آئے۔ مئی 2015 کے دوران ہندستان آنے والے کل غیر ملکی سیاحوں میں ان پندرہ ملکوں کے سیاح مجموعی طور پر 74.99 فی صد تھے۔ مئی 2015 کے دورا سب سے زیادہ 26.06 فی صد غیر ملکی سیاح دہلی ہوائی اڈہ پر آئے۔ اس کے بعد 17.88 فی صد ممبئی ہوائی اڈہ پر اور سب سے کم 0.67 فی صد گوا ہوائی اڈہ پر آئے۔ اس ماہ کل 8878 کروڑ کے غیر ملکی زرمبادلہ آمدنی ہوئی جبکہ گزشتہ سال کے اسی ماہ کے دوران 7184 کروڑ کی آمدنی ہوئی تھی۔ روپے میں یہ اضافہ 23.6 فی صد رہا۔ جب کہ امریکی ڈالر میں غیر ملکی زرمبادلہ میں 15.0 فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس سال مئی میں 1.392 بلین امریکی ڈالر کی آمدنی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ سال کے اسی ماہ میں 1.210 بلین ڈالر کی آمدنی ہوئی تھی۔

کے سی سنگھ

ہند۔امریکہ تعلقات

ہندستان او رامریکہ کے مابین جو وعدے ہوئے ہیں ان پر مزید اقدامات کی ضرورت ہے کیوں کہ چین کی طرف سے ساتھ چائنا سمندر پر اپنا دعوی کرنے اور وہاں جزیرہ تیار کرنے کی وجہ سے کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ دریں اثنا ہندستان نے برکس کے راستے اپنے دروازے روس اور چین کے لئے بھی کھول دئے ہیں اور امید ہے کہ ہندستان کو شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن میں شامل کرلیا جائے گا۔

ہندستان کی آزادی کے بعد سے ہی ہندستان اور امریکہ، جو دو بڑے جمہوری ملک ہیں اور جن کی تہذیبی قدروں میں کافی مماثلت ہے، کے درمیان ارتکاز پیدا کرنے کی مسلسل کوشش ہوتی رہی ہے لیکن بین الاقوامی سطح پر وہ اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ بجاتے رہے اور دونوں کے درمیان حقیقی روابط کا راستہ 1989 میں سوویت یونین کے زوال اور مبینہ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد ہی ہموار ہوا۔

اس کے بعد پی وی نرسمہا راو سے لے کر ہر ایک وزیر اعظم نے اس عمل میں اپنا اپنا رول ادا کیا۔ درمیان میں کئی سنگین رکاوٹیں بھی آئیں مثال کے طور پر واجپئی حکومت میں مئی 1998 میں ہندستان کی طرف سے نیوکلیائی تجربہ، جس کے نتیجے میں گلین ترمیم کے تحت امریکہ نے ہندستان پر پابندیاں عائد کردیں۔ تاہم جب دونوں ملکوں نے اس نئی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے کام کیا، جسے جسونت سنگھ۔اسٹروب ٹالبوٹ مذاکرات بھی کہا جاتا ہے، تو راستہ کھل گیا اور حقیقت میں ہندستان کے رول اور عالمی پوزیشن کو زیادہ ایمانداری سے تسلیم کیا گیا اور دونوں ملکوں کے مابین حقیقی روابط کا آغاز ہوا۔

امریکہ نے تسلیم کیا کہ ہندستان کو بہت دیر تک عالمی نیوکلیائی اور دیگر ٹکنالوجی کنٹرول قوانین سے الگ نہیں رکھا جاسکتا ہے کیوں کہ یہ حقیقتاً ایک ابھرتی ہوئی طاقت ہے، جسے موجودہ مالیاتی اور سیکورٹی نظام میں شامل کرنے یا ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت ہے حتی کہ اس کے لئے موجودہ قوانین کو درست بھی کیا جاسکتا ہے۔ سرد جنگ کے دوران ایک ناوابستہ ہندوستان کو بڑی حد تک دوست لیکن ایک غیر معتبر پارٹنر کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ اس کی سب سے خراب مثال 72-1971 کے دوران بنگلہ دیش کی آزادی کے دوران سامنے آئی جب اسے سوویت یونین کا ایک غیر اعلانیہ اتحادی سمجھ لیا گیا۔ تاہم بدلتے ہوئے عالمی منظر نامہ میں اور ہندستانی معیشت میں پختگی آنے کے ساتھ ساتھ ایک پارٹنر کے طور پر ہندستان میں دلچسپی ناگزیر ہوگئی۔

کلنٹن کے دور صدارت کے دوران جب اقتصادی تعلقات اور اسٹریٹیجک تعاون کا سلسلہ شروع ہوا تو ہندستان کی بہت بڑی مارکیٹ اور امکانات کو دیکھتے ہوئے ہندستان کی طرف توجہ مرکوز ہوئی۔ اس نے امریکہ کی بڑی ابھرتی ہوئی مارکیٹ پہل کی پالیسی بنانے میں مدد کی اور 1995 میں وزیر خارجہ رون براون کی قیادت میں ''پریسیڈینشیل بزنس ڈیولپمنٹ مشن'' کا آغاز ہوا۔ 1999 سے ہند۔امریکہ تعلقات کی رفتار اور نوعیت میں تبدیلی آگئی۔ 2000 میں صدر بل کلنٹن کا دورہ ہند اور اسکے جواب میں 2001 میں وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کا دورہ امریکہ ہوا۔ 9/11 کے واقعات کے بعد امریکہ نے ہندستان کو نان اسٹیٹ ایکٹرس سے پیدا ہونیوالے عالمی چیلنج سے نمٹنے میں ایک اہم عنصر سمجھا۔ اس کے بعد صدر جارج بش کا یہ تجزیہ کہ ابھرتے ہوئے چین کو متوازن رکھنے کے لئے نئے ایشیائی سیکورٹی نظام میں ہندستان ایک اہم عنصر ہوگا۔ ان دونوں اہم پیش رفت نے ہندستان کے متعلق امریکہ کی پالیسی کو آگے بڑھانے میں اہم رول ادا کیا۔

اس کے بعد سے ہندستان اور امریکہ کے مابین متعدد جوائنٹ ورکنگ گروپس قائم ہوئے اور اعلی سطحی تبادلے ہوئے۔ مودی حکومت کی امریکہ کے ساتھ

مضمون نگار وزارت خارجہ کے سابق سکریٹری ہیں۔ وہ ایران اور یواے ای میں سفیر برائے ہند رہ چکے ہیں۔

رابطوں کو اسی پس منظر میں دیکھا جانا چاہیئے۔مثال کے طور پر ہند۔امریکہ سول نیوکلیائی معاہدہ صرف نیوکلیائی تعاون کا معاہدہ نہیں تھا بلکہ یہ امریکہ کی طرف سے اعلی ٹکنالوجی ٹرانسفر پر عائد کی گئی پابندیوں کو ختم کرنے کا اعلان بھی تھا، جو 1974 میں ہندستان کے پرامن ایٹمی تجربہ کے بعد عائد کردیئے گئے تھے۔ چار قوانین یعنی نیوکلیائی سپلائر گروپ، میزائل ٹکنالوجی کنٹرول ریجیم، واز ینیز اور آسٹریلیائی گروپس، دنیا کی تقریباً تمام جدید ترین ٹکنالوجی کو کنٹرول کرتے ہیں۔امریکہ نے اس حقیقت کو سمجھا کہ اگر ہندستان کو ترقی یافتہ ملکوں بالخصوص چین کے ساتھ شانہ بہ شانہ چلنا ہے تو اسے سرد جنگ کے دوران کی بیڑیوں سے آزاد کرنا ہوگا۔

لیکن ہندستان اور امریکہ کے مابین تعلقات میں اس وقت سرد مہری آگئی جب امریکہ مالی اور بینکنگ کے مسائل سے دوچار ہوا اور اس کے بعد یوروزون کا بحران سامنے آگیا۔ ہندستان بھی اپنے داخلی مسائل سے الجھتا رہا جس کی وجہ سے اسے اقتصادی شعبے میں اہم فیصلے کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنی مدت کار کا آغاز ایسے حالات میں کیا جب تعلقات کو آگے بڑھانے کے بے پناہ مواقع کی موجودگی کے باوجود ہند۔ امریکہ تعلقات تعطل کا شکار تھے۔دونوں ملکوں میں بڑے پیمانے پر کوئی تعاون نہیں ہو رہا تھا اور انفرادی ایجنسیاں یا شعبے اپنے اپنے ایجنڈے کو آگے بڑھا رہی تھیں۔ ہندستان نے دوحہ راؤنڈ کے تجارتی مذاکرات کو اس لئے رکوا دیا تھا کیوں کہ خوراک کے متعلق اس کی بعض تشویش کو دور نہیں کیا گیا تھا۔ ہندستان کی طرف سے سخت نیوکلیائی معاوضہ قانون کی منظوری کی وجہ سے امریکہ اپنی توہین محسوس کر رہا تھا۔امریکی کانگریس نے ہندستان میں حقوق املاک دانش میں مبینہ گڑبڑیوں پر اپنی توجہ مبذول کرنی شروع کردی تھی۔ ہندستان یہ محسوس کرنے لگا تھا کہ امریکی صدر جان بوجھ کر ایسی سخت ویزا پالیسی اپنا رہے ہیں جس سے اس کے انفارمیشن ٹکنالوجی اور دیگر شعبوں کے ورکرس متاثر ہو رہے ہیں۔یہ وقت تھا کہ دونوں ممالک کے رہنما صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کریں۔

ستمبر 2014 میں وزیر اعظم مودی کا دورہ امریکہ اور اس کے جواب میں جنوری 2015 میں صدر اوبامہ کا دورہ ہند، بالخصوص کسی امریکی صدر کا اپنے عہدہ صدارت کے دوران ہندستان کا دو مرتبہ دورہ کرنا اور یوم جمہوریہ پریڈ اور تقریبات میں مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہونا، بڑی بات تھی اور اس نے حالات کو تبدیل کرنے میں اہم رول ادا کیا۔

ڈبلیو ٹی او کا مسئلہ حل کرلیا گیا کیوں کہ امریکہ اس بات پر رضامند ہوگیا کہ ڈبلیو ٹی او کو خوراک کے مسئلے کو فوراً حل کرنا چاہیئے، اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ نیوکلیائی ادائیگی معاملہ بالواسطہ طور پر اس طرح حل ہوگیا کہ امریکی حکومت اس بات پر رضامند ہوگئی کہ ہندستان امریکی سپلائرس کو نیوکلیائی معاوضہ قانون کی افادیت کے بارے میں قائل کردے۔وزیر اعظم مودی کے دورہ امریکہ اور صدر اوبامہ کے دورہ ہند کے دوران دیئے گئے مشترکہ بیانات کا موازنہ کرنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ باہمی اعتماد میں اضافہ ہوا اور اسی کے ساتھ ساتھ مختلف امور میں تعاون کے معاملے میں بھی اضافہ ہوا۔

پچھلے ایک سال کے دوران ہند۔امریکہ تعلقات نئی بلندیوں کی طرف گامزن ہوا ہے۔ستمبر 2014 میں واشنگٹن میں وزیر اعظم مودی کے دورے کے دوران متعدد حل طلب امور کا تصفیہ ہوا جس کا اظہار مشترکہ بیانات سے ہوتا ہے۔تجارت کے شعبے میں دونوں ملکوں نے عہد کیا کہ وہ اشیاء اور خدمات کی تجارت کو موجودہ حجم کا پانچ گنا بڑھا کر 100 ارب ڈالر تک لے جائیں گے۔ انفرااسٹرکچر کے فروغ کے لئے بھی سفارشات کی گئیں۔ حقوق املاک دانش کے معاملے میں اگلے قدم پر غور کرنے کے لئے اس شعبے میں ایک اعلی سطحی گروپ قائم کیا گیا۔ گوکہ مختصر مدتی پیشہ ور افراد کے لئے ایچ ون ویزا کے سلسلے میں کوئی وعدہ نہیں کیا گیا تاہم انفارمیشن ٹکنالوجی میں ہندستان کے تعاون کو تسلیم کیا گیا۔مینوفیکچرنگ میں اختراعات اور اسکل ڈیولپمنٹ میں نئے پارٹنرشپ سے متعلق گفتگو کا آغاز ہوا۔

توانائی اور ماحولیاتی تبدیلی کو ایک خانے میں رکھا گیا، جو صاف، قابل تجدید توانائی اور نیوکلیائی بجلی کو ماحولیاتی تبدیلی کے حل کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔اس شعبے میں پارٹنرشپ ٹو ایڈوانس کلین انرجی (پیس) کے تحت اسٹریٹیجک پارٹنرشپ کی بات کہی گئی۔ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق اقوام متحدہ فریم ورک کنونشن کے تحت پیرس 2015 کانفرنس کے نتائج کو کامیاب بنانے کا وعدہ کیا گیا۔امریکہ نے کم کاربن والی معیشت کے لئے ہندستان کو ایک بلین ڈالر کے ایکزم بینک سہولت دینے کا وعدہ کیا۔

دفاع اور داخلی سلامتی کے متعدد مسائل کو بھی حل کیا گیا۔دفاعی تعاون کے نئے معاہدے کئے گئے۔جس سے ڈیفنس ٹکنالوجی کے ٹرانسفر میں مدد ملے گی اور مالابار بحری مشق کو اپ گریڈ کیا گیا۔

انسداد دہشت گردی کے محاذ پر دونوں ملکوں نے اس لعنت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عہد کیا اور اس کے لئے مشترکہ اور مربوط کوشش پر زور دیا جس میں دہشت گردوں اور جرائم کے نیٹ ورک کو نیست و نابود کرنا شامل ہے۔پاکستان سے باہر کام کرنے والی تمام گروپوں کا نام لیا گیا جس میں بالخصوص ہند مخالف لشکر طیبہ یا ڈی کمپنی شامل ہیں۔اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ پاکستان ممبئی پر ہوئے دہشت گردانہ حملے میں ملوث افراد کے خلاف جلد از جلد قانونی کارروائی کرے۔پاکستان کا نام لے کر اس طرح کا دیا گیا بیان پاکستان کے لئے بروقت پیغام تھا۔

''ہائی ٹکنالوجی، خلاء اور ہیلتھ کو آپریشن'' وہ شعبہ ہے جن میں ہندستان اکیسویں صدی کی ضرورتوں کے مطابق جدید ترین آلات تیار کرسکتا ہے۔ایسے مخصوص شعبے ہیں جہاں مودی حکومت کا میک ان انڈیا مشن سرمایہ کاروں کی توجہ حاصل کرسکتا ہے۔وزیر اعظم مودی کی پسند کا ایک لفظ ''گیان'' یعنی گلوبل انیشی ایٹیو آف اکیڈمک نیٹ ورک کا آغاز ہوا۔اس کے تحت ہر سال ایک ہزار امریکی ماہرین تعلیم ہندستان آکر لوگوں کو پڑھائیں گے۔اس حقیقت کے مدنظر کہ ہندستان کی کوئی یونیورسٹی ایشیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں شامل نہیں ہے،اس پہل سے اعلی تعلیمی اداروں کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

ہیلتھ سیکٹر میں نئے اور پرانے امراض سے مقابلہ کرنے اور ویکسین کی تیاریوں کا عندیہ دیا گیا۔بہر حال

سیکنڈری سطح پر عام آدمی کے لئے اچھے میڈیکل دیکھ بھال کی فراہمی کی خلیج کو دور کرنا ہندستان کا کام ہے۔ پرائیوٹ سیکٹر میں عالمی میعار کے پرائیوٹ ہسپتالوں کے قیام میں امریکہ سے مدد مل سکتی ہے۔

اسٹریٹیجک سطح پر مودی کے ایکٹ ایسٹ اور اوبامہ کے ایشیا میں دوبارہ توازن کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سنٹرل، ساؤتھ اور ایسٹ ایشیا میں رابطہ کا ہند۔امریکہ نظریہ چین کے ون بیلٹ ۔ ون روڈ نظریہ کا جواب ہے۔ چین کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایشیا بحرالکاہل کے لئے امن وسلامتی کی سفارش کی گئی اور بالخصوص ساؤتھ چائنا سمندر میں آمدورفت کی آزادی پر زور دیا گیا۔

صدر براک اوبامہ کے جنوری 2015 کے دہلی دورے کے نتیجے میں تین مشترکہ دستاویزات جاری ہوئے۔ ان میں سے کچھ تو 2014 کے دستاویزات کی توسیع تھے تاہم ان میں اسٹریٹیجک امور پر زیادہ وضاحت کی گئی تھی۔ ان میں سے ایک مخصوص دستاویز کا نام ”دوستی کا اعلانیہ“ ہے۔ اس میں آنے والے برسوں میں بین الاقوامی سیکورٹی، علاقائی اور عالمی امن اور خوشحالی اور استحکام کے متعلق ایک مشترکہ اسٹریٹیجک ویژن کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس اعلانیہ میں جمہوریت ، بنیادی حقوق وغیرہ جیسی مشترکہ قدروں کا ذکر کیا گیا ہے اور ماحولیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنے ، پائیدار ترقی کے لئے کام کرنے جیسی ذمہ داریوں کی بات کہی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ دونوں ملکوں نے ضابطہ پر مبنی اور شفاف مارکیٹ کا وعدہ کیا ہے۔ اس نے اسٹریٹیجک ڈائیلاگ کو اسٹریٹیجک اور کمرشیل میں تبدیل کردیا ہے اور دونوں ملکوں کے سربراہان نیز قومی سلامتی مشیروں کے مابین ہاٹ لائن قائم کرنے کی بات کہی ہے۔

ایک دوسرے دستاویز میں ایشیا بحرالکاہل کے لئے مشترکہ اسٹریٹیجک ویژن کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ہندستان اور امریکہ کے ایک ساتھ مل کر کام کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ دونوں دستاویزات میں جو بات بیان نہیں کی گئی ہے وہ ہے چین کی موجودگی اور اس کی طرف سے اثر ڈالنے کی کوشش ۔ گوکہ ہندستان سنگاپور میں شانگری لا ڈائیلاگ میں اپنے وزیر دفاع کو نہیں بھیجنے کی حکمت عملی میں کامیاب رہا تاہم ان دستاویزات میں امریکہ کے ساتھ اتفاق واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ یہ ہندستان کا چھ دہائیوں پرانا ناوابستگی سے باہر نکلنے کی کوشش ہے، جسے بعض افراد نے ”کثیر وابستگی“ کا نام دیا ہے۔

ڈیفنس سیکٹر میں مزید اقدامات بڑی تیزی سے ہوئے ۔ امریکی وزیر دفاع اشٹن کارٹر نے 2-3 جون 2015 کو ہندستان کا دورہ کیا۔ امریکہ کے ساتھ نیا دس سالہ ڈیفنس فریم ورک معاہدہ میک ان انڈیا کو امریکی ٹکنالوجی فراہم کرنے کی کوشش ہے۔ ایر کرافٹ کیریئر ڈیزائن اور جیٹ انجنوں کے بارے میں بات چیت چل رہی ہے۔

ہندستان اور امریکہ کے مابین جو وعدے ہوئے ہیں ان پر مزید اقدامات کی ضرورت ہے کیوں کہ چین کی طرف سے ساتھ چائنا سمندر پر اپنا دعوی کرنے اور وہاں جزیرہ تیار کرنے کی وجہ سے کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ دریں اثنا ہندستان نے برکس کے راستے اپنے دروازے روس اور چین کے لئے بھی کھول دئے ہیں اور امید ہے کہ ہندستان کو شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن میں شامل کرلیا جائے گا۔ ہندستان کے سامنے چیلنج یہ ہے کہ ان متوازی رابطوں میں توازن کس طرح پیدا کیا جائے۔ ایک متوازن کار کے طور پر ہندستان کا رول دہلی کے ساتھ بلاک میں بیٹھنے والے سفارت کاروں کے لئے بہت بڑا چیلنج ہوگا کیوں کہ انہیں ناوابستہ دور کی روایت سے باہر آنا ہوگا۔

اقتدار کے توازن کو برقرار رکھنے میں جرمن چانسلر اوٹو وان بسمارک کا کوئی ثانی نہیں، جنہوں نے 1873 سے 1890 کے درمیان اقتدار کی باگ ڈور سنبھال رکھی تھی۔ ان کا مشورہ آج کے ہندستان کے لئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ صرف دو یا اس سے کم کے ساتھ نہ رہو بلکہ تین یا اس سے زیادہ کے ساتھ دوستی کرو۔ آنے والی دہائیوں میں یہ ایک چیلنج ہوگا کیوں کہ ہندستان اور امریکہ دونوں ہی ماضی کے کھوئے ہوئے مواقع دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ گوکہ ہر ملک سب سے پہلے اپنے مفادات کو ترجیح دیتا ہے، چین کے لئے ترقی اس وقت تک ممکن نہیں ہوسکی جب تک کہ امریکہ نے اس کے لئے اپنی مارکیٹ نہیں کھول دی اور سرمایہ کاری اور ٹکنالوجی کے بہاو کی اجازت نہیں دے دی۔ جس وقت یہ ہورہا تھا ، ہندستان ٹکنالوجی سے انکار کے دور سے گزر رہا تھا ۔ ہندستان میں یکے بعد دیگر آنے والی حکومتوں نے ہندستان کی ترقی کے لئے راستہ ہموار کردیا ہے اور اب صرف ہندستان ہی ہندستان کو آگے بڑھنے سے روک سکتا ہے۔

☆☆☆

سینچائی نیٹ ورک کی توسیع کے لئے کثیر جہتی حکمت عملی اختیار کی جائے: وزیراعظم

☆ وزیراعظم جناب نریندر مودی نے کہا کہ ملک کے سنچائی نیٹ ورک کی توسیع کے لئے فوری طور پر کثیر جہتی حکمت عملی اختیار کی جانی چاہئے۔ زراعت، آبی وسائل، دیہی ترقی اور خزانے کی وزارتوں کے علاوہ نیتی آیوگ اور پی ایم او کے اعلی افسروں کی ایک اعلی سطح میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ سنچائی کے شعبے میں انتظامی میکنزم، مالیاتی انتظامات اور ٹکنالوجی اپلی کیشنز پر نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ ایک چھوٹا اور زیادہ جامع فیصلہ کرنے کا طریقہ کار وضع کیا جاسکے جو کسانوں کو تیز رفتار نتائج فراہم کراسکے۔ پردھان منتری کرشی سنچائی یوجنا کی تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ سنچائی کی توسیع کو ریاستوں میں فصل اگانے کے طریقوں کے ساتھ ساتھ جدید اور مائیکرو سنچائی نظام مثلاً ڈرپ اور اسپرنکلر سنچائی کے طریقوں کے مناسب استعمال کے ساتھ جوڑنا ہوگا۔ ساتھ ہی ملک بھر میں تیار کئے جانے والے سنچائی کے مختلف روایتی طریقوں کا بھی تفصیلی مطالعہ کیا جانا چاہئے۔ وزیراعظم نے کہا کہ یونیورسٹیوں کے نوجوان تحقیق کاروں کو سنچائی سے متعلق سنچائی کے کاموں میں لگنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سنچائی کے منصوبے ضلع سطح پر تیار کئے جانے چاہئے۔ سول سروسیز کے نوجوان افسروں سے کہا جانا چاہیے کہ وہ ضلع سطح کے سنچائی کے منصوبوں کی تجویز پیش کریں۔ وزیراعظم نے کہا کہ معمول سے کم بارش کے چیلنج کو ایک موقع سمجھ کر افسروں کو ملک بھر میں زرعی تالاب تیار کئے جانے کے فروغ دینے کے لئے قلیل مدتی کوششیں تیز کی جانی چاہئیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ کچھ ریاستوں میں زیر زمین پانی کی سطح میں گراوٹ آنے کی وجہ سے وہاں پر فصلیں اگانے کے طریقوں میں فوری تبدیلی ضروری ہوگئی ہے۔ انہوں نے مکئی پر اور مکئی کی قیمت میں اضافہ کے اقدامات توجہ مرکوز کرنے پر زور دیا تاکہ کسانوں کے لئے اسے زیادہ سودمند بنایا جاسکے۔ میٹنگ میں آبی وسائل کی وزیر محترمہ اوما بھارتی، دیہی ترقی کے وزیر جناب چودھری وریندر سنگھ اور زراعت کے وزیر مملکت جناب سنجیو بالیان بھی موجود تھے۔

☆☆☆

منیش چند

ہند۔چین تعلقات: بدلتے رشتے

ہند۔چین تعلقات کی تاریخ میں یہ انتہائی اہم تبدیلی کا لمحہ ہے، جب دونوں پڑوسی ایک نئی توانائی، تحریکی قوت اور تخلیقیت کے ساتھ باہمی تعلقات کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے جب ایشیا کے دو عظیم ملکوں کے رہنماؤں نے صرف نو ماہ کے دوران ایک دوسرے ملک کا دورہ کیا، جو ایک ابھرتی ہوئی ایشیائی صدی کے لئے ان کے سرگرم تعاون کا اشارہ ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کا 16-14 مئی کا چین کے تین شہروں- کیان، بیجنگ اور شنگھائی کا دورہ، کئی اعتبار سے منفرد تھا اور ایشیا کی دو عظیم مملکتوں، جو دنیا کی مجموعی آبادی کے ایک تہائی پر مشتمل ہے اور جس کا اجتماعی جی ڈی پی 12 ٹریلین ڈالر سے زیادہ ہے، کے درمیان باہمی رشتوں کی حقیقی کہانی بیان کرتا ہے۔

وزیر اعظم مودی کے چین کے دورہ سے اس رفتار کو مزید تقویت ملی ہے جو ستمبر 2014 میں صدر زی جن پنگ کے پہلے دورہ ہند سے پیدا ہوئی تھی۔ ان دونوں دوروں اور ہندوستان کی سابقہ حکومت کے دور میں کئے گئے اقدامات ہند۔ چین تعلقات میں ابھرتے ہوئے ابجد کو واضح کرتے ہیں۔ یعنی اے سے ایشیا، بی سے بزنس، سی سے کلچر اور ڈی سے ڈپلومیسی اور ڈیولپمنٹ۔ یہ نئے الفاظ اور ان کے معنی دو پڑوسیوں کے درمیان تعاون کے نئے راستوں کی کہانی لکھیں گے، جنہیں بالعموم ایک دوسرے کا حریف سمجھا جاتا تھا لیکن اب وہی مل کر مختلف شعبوں میں باہمی تعاون کے نئے راستے تلاش کر رہے ہیں۔

انڈیا رائٹس نیٹ ورک کے بانی سی ای او اور ایڈیٹر ان چیف ہیں۔ www.indiawrites.org

آبائی وطن سفارت کاری

وزیر اعظم مودی کے دورے کے دوران سفارت کاری، کلچر، بزنس اور جیو پالیٹکس ان سب کا اشتراک علامتی اور حقیقی سرزمین پر دونوں ہی لحاظ سے اپنی بلندیوں پر نظر آیا، جو تعلقات میں اہم تبدیلی کے نئے رجحانات اور علامتوں کا اشارہ بھی ہے۔ چینی صدر زی جن پنگ نے وزیر اعظم مودی کا جس انداز میں خیر مقدم کیا وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلا تھا۔ انہوں نے شانگزی صوبہ کے دارالحکومت زیان میں شاندار سرکاری گیسٹ ہاؤس میں وزیر اعظم مودی کا خیر مقدم کیا، جو صدر کے خاندان کا آبائی شہر بھی ہے۔ اپنی ملاقات میں صدر زی نے ہند۔چین تعلقات کی ایک پرجوش تصویر پیش کی۔ صدر زی نے ہندستانی وزیر اعظم سے کہا کہ چین ہندستان تعلقات ایک مستحکم ترقی اور وسیع امکانات کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم مودی کا عظیم فوجیوں کے ٹیراکوٹا میوزیم اور بدھسٹ مندر، جہاں سنسکرت سے ترجمہ کئے گئے مخطوطات محفوظ رکھے گئے ہیں، کا دورہ دو عظیم ایشیائی پڑوسیوں کے مابین صدیوں پرانے تہذیبی رشتوں کی کہانی بیان کرتے ہیں۔ یہ پہلا موقع تھا جب کسی چینی صدر نے اپنے آبائی مکان میں کسی غیر ملکی رہنما کی میزبانی کی تھی۔ یہ ہند چین

تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے ان کے عزم کا ثبوت ہے۔ صدر زی نے ہندستانی رہنما کے ساتھ جس گرم جوشی اور ذاتی میزبانی کا مظاہرہ کیا وہ احمد آباد میں چینی رہنما کو مسٹر مودی کی طرف سے دی گئی ضیافت کا جواب تھا۔ یہ پہلا موقع تھا جب ہندستانی اور چینی رہنماؤں نے اپنے اپنے دورے ایک دوسرے کے ملکوں کی قومی راجدھانیوں کے بجائے ریاستی دارالحکومتوں سے شروع کئے۔ جس سے ہند۔چین تعلقات میں آبائی وطن ڈپلومیسی کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اس نے باہمی تعلقات کو متعین ڈپلومیسی کے حدود سے نکال کر دیرپا ذاتی تعلقات اور ذہن و دل کے رابطے قائم کرنے کے ایک نئے پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ زیان میں ہزاروں افراد کے ذریعہ خیر مقدم کے بعد مسٹر مودی نے ٹوئٹ کیا ''میں چینی عوام کے جوش کو دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ عوام اور عوام کے درمیان تعلقات ہمیشہ خصوصی ہوتے ہیں۔''

بڑی طاقتوں کی نیا اسلوب: ایشیا کی صدی

ملنے کا انداز سفارت کاری میں بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے لیکن وہ حقیقت کے متبادل نہیں ہو سکتے۔ ہند چین کا ابھرتا ہوا اسلوب علامتوں، انداز و اطوار اور حقیقت سب کا مجموعہ ہے۔ دونوں ملکوں کے 2.6 ارب عوام کی

زندگی اوران کی قسمت پراس باہمی تعلقات کے دوررس اثرات براہ راست مرتب ہوں گے۔اس ضمن میں 15 مئی کو جاری کئے گئے مشترکہ بیان میں ہندستان اور چین کو خطے میں دو اہم طاقت قرار دیا گیا ہے جوایشیائی صدی اور اکیسویں صدی کے علاقائی سیاسی اقتصادی منظرنامہ کی صورت گری کریں گے۔بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں رہنمااس بات پر متفق ہیں کہ ہندستان اورچین کا دوبڑی طاقتوں کےطور پر ظہورایشیا کی صدی کےخواب کوحقیقت میں تبدیل کرنے کے لئے ایک تاریخی موقع ہے۔انہوں نے اس بات کونوٹ کیا کہ ہند۔چین باہمی تعلقات ایشیا اور دنیامیں اکیسویں صدی میں ایک فیصلہ کن رول ادا کریں گے۔ باہمی تعلقات کوایک وسیع تر عالمی منظرنامے میں رکھتے ہوئے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ دوسب سے بڑی ترقی پذیرملکوں، جوسب سے بڑی ابھرتی ہوئی معیشت بھی ہیں، کے درمیان باہمی تعلقات کا یہ تعمیری ماڈل ملک اور ملک کے درمیان تعلقات کومستحکم کرنے والے بین الاقوامی سسٹم کے لئے ایک نئی بنیادفراہم کرے گا۔

خدشات

ہند۔چین تعلقات میں اس غیرمعمولی اورتاریخی پیش رفت کے باوجودایشیائی صدی کے وعدہ کوحقیقت میں بدلناصرف اسی وقت ممکن ہے جب دونوں فریق باہمی احترام کا مظاہرہ کریں، ایک دوسرے کی تشویش، مفادات اورامنگوں کا خیال رکھیں۔یہ وہ اہم پہلو ہے جس کا دونوں ملکوں کولحاظ رکھنا ہوگا، اگروہ عالمی اسٹیج پر ایک دوسرے کے عروج میں ایک دوسرے کا معاون بنا چاہتے ہیں۔مسٹرمودی نے اپنے دورے کے دوران اپنے چینی میزبانوں کو اس پہلوکی طرف توجہ مبذول کرائی۔مسٹرمودی نے کہا کہ ہمیں ان امورپرازسر نوغورکرنا چاہئے جن کی وجہ سے دونوں ممالک اتنے قریبی تعلقات کے باوجوداس کےامکانات سے اب تک پوری طرح فائدہ نہیں اٹھاسکے ہیں۔مسٹرمودی نے وزیراعظم لی کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ''میں نے اس بات پر زور دیا کہ چین ان بعض امور پرازسرنوغورکرے جوہمیں دستیاب مواقع سے بھرپور استفادہ کرنے کی راہ میں حائل رہے ہیں۔''یہ حقیقت کہ بیجنگ میں مشترکہ پریس کانفرنس میں چینی وزیر اعظم کے سامنے اس طرح کی بات کرنا دراصل چین کی بعض کارروائیوں کےمتعلق ہندستان کے اعتراضات کی شدت کو ظاہر کرتا ہے اور ہندستان ان کارروائیوں کو ناقابل قبول سمجھتا ہے۔ان میں جموں وکشمیراوراروناچل پردیش کے باشندوں کے لئے چین کی طرف سے اسٹیپل ویزاجاری کرنا،چینی فوج کے ذریعہ ہندستانی علاقے میں اکثروبیشتر دراندازی کرنا اورکشمیر کے متنازع علاقے میں چین۔ پاکستان اقتصادی کوریڈور کی مجوزہ تعمیر شامل ہیں۔یہ امور ہند۔چین تعلقات میں طویل عرصے سے حائل رہے ہیں اوران کی وجہ سے ہندستانی عوام کے ذہن میں چین کی ایک منفی تصویربن گئی ہےاورچین کے ارادوں اورمقاصد کےتئیں ہندستان میں ایک حدتک بےاعتمادی کی فضاپائی جاتی ہے۔

معیشت۔اولین ترجیح

ان امور پراختلافات کا کھلے عام اظہارتعلقات کوبگاڑ سکتا ہے اور ان میں تلخی گھول سکتا ہے، لیکن یہ ہند۔چین تعلقات میں نئی بالغ النظری اور بےتکلفی کی علامت ہے کہ اختلافات کے باوجوددونوں ممالک مثبت اور لامحدوداقتصادی مواقع پر اپنی توجہ مرکوز کررہے ہیں، جو دونوں ہی ملکوں کے لئے فائدے کا سودا ثابت ہوگا۔اس کا ثبوت ان 24 معاہدوں پردستخط ہے جومختلف شعبوں میں تعاون کے سلسلے میں کئے گئے ہیں۔جن کا دائرہ انفرااسٹرکچر سے لےکراسمارٹ شہروں، اورریلوے سے لےکرکلچر، اسکل ڈیولپمنٹ، خلاءاور ماحولیاتی تبدیلی تک وسیع ہے۔دونوں فریقین نے چوٹی کی سطح پرمستقل میٹنگیں اور چینگڈو اورچینئی میں نئے قونصل خانے کھولنے کا فیصلہ کرکے سفارتی تعلقات کو وسیع کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ایک اہم قدم کے طور پردونوں ملکوں نے اپنی طرح کے پہلے ریاست/علاقائی لیڈروں کے فورم شروع کرنے کا اعلان کیا جس سے دونوں ملکوں کی ریاستوں اورصوبوں کے درمیان زیادہ روابط کاموقع ملے گا۔اس فورم کی پہلی میٹنگ 15 مئی کو بیجنگ میں وزیر اعظم مودی کی موجودگی میں ہوئی۔مہاراشٹر کے وزیراعلی دیویندرفرنویس اور گجرات کی وزیراعلی آنندی بین پٹیل بھی ہندستانی فریق میں شامل تھے۔

درج بالا امور کے علاوہ ہندستان اور چین کے رہنماوں کے درمیان مئی 2015 چوٹی ملاقات نے باہمی تعلقات میں معیشت کواولین ترجیح کےطور پراجاگر کیا، جس پردونوں ملکوں کی سابقہ حکومتیں کام کرتی رہی تھیں۔ یوں تو آنے والے مہینوں اور برسوں میں ہند۔چین تعلقات کے نئے نئے پہلو اجاگر ہوتے رہیں گےلیکن دراصل معیشت ہی وہ سب سے اہم شعبہ ہے جوایشیا کے ان دوعظیم ملکوں کوایک دوسرے سےقریب لانے میں اہم رول ادا کرے گا۔اس شعبے میں باہمی تعاون کےمواقع کی کوئی کمی نہیں ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر دونوں ممالک ایک دوسرے کےتئیں باہمی احترام اورایک دوسرے کے مفادات کاخیال رکھیں تواس کی وسعت لامحدود ہے۔

میک ان انڈیا

اسی جذبے کے تحت وزیراعظم مودی نے بیجنگ میں کہا کہ''ہم نے اپنے اقتصادی پارٹنرشپ کے لئے کافی بلندعزائم طے کئے ہیں۔ہم بہت سارے باہمی مواقع اور یکساں چیلنجز دیکھ رہے ہیں۔صدرزی اوروزیراعظم لی کے ساتھ اپنی ملاقات کاذکرکرتے ہوئے وزیراعظم مودی نے کہا کہ ہمارے میک ان انڈیامشن اورانفرااسٹرکچرسیکٹر میں چینی شراکت میں اضافہ کےتئیں کافی دونوں رہنماوں کارویہ کافی تعمیری اورمثبت ہے۔

اقتصادی شعبے میں نتائج کافی اہمیت کے حامل ہیں۔چینی صدر نے ستمبر 2014 میں ہندستان کے دورے کے دوران اگلے پانچ برسوں میں ہندستان میں 20ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا وعدہ کیا تھا۔اس پس منظر میں 16 مئی کوشنگھائی میں دونوں ملکوں کے تجارتی اداروں نے 22بلین ڈالر کے معاہدوں پر دستخط کئے۔ہند۔چین سی ای اوفورم سے خطاب کرتے ہوئے

کلچرل ڈپلومیسی: دلوں اور ذہنوں کو جوڑنے کی کوشش

ایک خوشگوار پیش رفت میں ہندستان اور چین کے مابین آنے والے برسوں میں کلچرل ڈپلومیسی اور عوام اور عوام کے درمیان تعلقات کو مزید تقویت حاصل ہوگی۔ اس ضمن میں وزیر اعظم نریندر مودی کے حالیہ دورہ چین سے دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان تعلقات میں مزید اضافہ ہونے کی امید ہے۔ یوگا۔ تائی چی مشترکہ پرفارمنس نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اگر مشترکہ ثقافتی رابطوں کو آگے بڑھنے کی مزید آزادی دی جائے تو ہندستان اور چین کے باہمی تعلقات کہاں تک جاسکتے ہیں۔ 15 مئی کو بیجنگ میں ٹمپل آف ہیون میں ایک عجب وغریب منظر تھا جب وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے چینی ہم منصب کی موجودگی میں ہندستانی بچوں نے تائی چی کا اور چینی بچوں نے یوگا کا مظاہرہ کیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ اس پروگرام کو منتخب کرنے کے لئے میں وزیر اعظم کی تعریف کرتا ہوں۔ چونکہ یہ ٹمپل آف ہیون ہے اور اگر آپ جنت حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں تو جسم اور دماغ کا توازن ضروری ہے۔ یوگا جسم اور دماغ کو متوازن رکھنے کا آرٹ ہے۔ آج دنیا بھر میں مایوسی عام ہے اور یوگا اس مسئلے کو حل کرسکتا ہے۔''مسٹر مودی نے مزید کہا کہ یہ کتنا حسین اتفاق ہے کہ چینی بچے یوگا کا مظاہرہ کررہے ہیں اور ہندستانی بچے تر پچی میں اپنی مہارت پیش کررہے ہیں۔ یہ ثقافتی ورثے کو جوڑنے کا ایک شاندار ذریعہ ہے۔ ہم اسے آگے لے جائیں گے۔'' ثقافتی رابطوں کو آنے والے دنوں میں مزید تقویت ملی گی کیوں کہ اس سلسلے میں متعدد اقدامات کئے جانے والے ہیں۔ ان میں فودان یونیورسٹی شنگھائی میں سنٹر فار گاندھین اینڈ انڈین اسٹڈیز کا قیام، ایک باہمی تھنک ٹینک فورم کا قیام، ہند۔ چین اعلی سطحی میڈیا فورم کا قیام، کنمنگ میں ایک یوگا کالج کا قیام اور ایک یوگا کالج کے قیام کے لئے انڈین کاونسل فار کلچرل ریلیشن اور یونان نیشنل یونیورسٹی کے درمیان تعاون شامل ہے۔

وزیر اعظم مودی نے دونوں ملکوں کے مابین تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافہ کرنے پر زور دیا اور چینی بزنس کمیونٹی کا ردعمل کافی مثبت رہا، جو ہند۔ چین میں ہندستان کے تئیں تبدیل شدہ بیانیہ کی عکاسی کرتا ہے۔ مودی کے دورے کے چند ہفتوں کے بعد ہندستان میں چین کے سفیر لی یو چینگ نے میک ان انڈیا اور میڈ ان چائنا کے درمیان ابھرتے ہوئے تال میل کا ذکر کرتے ہوئے ایک نیا ٹمپلیٹ ''میک ان چنڈیا'' دیا۔ جو ایشیا کی دو عظیم طاقتوں کے درمیان مینوفیکچرنگ اور بزنس میں بڑھتے ہوئے تعاون کو اجاگر کرتا ہے۔

10 جون کو نئی دہلی میں فیڈریشن آف چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (فکّی) کی طرف سے منعقدہ چین۔ ہند صنعتی تعاون سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے چینی سفیر مسٹر لی نے کہا کہ چین نے حال ہی میں میڈ ان چائنا 2025 مہم شروع کی ہے۔ جس کی اہم خصوصیات میں اختراعات اور اعلی مینوفیکچرنگ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہندستانی وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں میک ان انڈیا اسٹریٹیجی کے مساوی اور معاون ہے۔

چینی سفیر نے کہا کہ چینی تاجر برادری ہندستان میں تجارت کے لئے سہولیات فراہم کرنے کے سلسلے میں ہندستان کی نئی حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا کہ چینی کمپنیاں ہندستان میں متعدد پروجیکٹوں میں سرمایہ کاری پر غور کررہی ہیں۔ ان پروجیکٹوں میں مینوفیکچرنگ، انسانی وسائل، رئیل اسٹیٹ اور انفرااسٹرکچر ڈیولپمنٹ، اسمارٹ شہر اور ریلوے شامل ہیں۔

گوکہ تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ باہمی تعلقات خراب نہیں ہوسکتے، جیسا کہ چین۔ جاپان تعلقات سے پتہ چلتا ہے، تاہم اقتصادی تعلقات تصادم کے امکانات کو کم سے کم کرسکتا ہے اور دونوں ملکوں کی توجہ اس فائدے کی طرف مرکوز رکھے گا جو اقتصادی تعلقات کو مستحکم کرنے کے نتیجے میں ہوتے ہیں۔ اسی لئے ہندستان اور چین کے مابین تعلقات میں تبدیلی کی کہانی کا انحصار بڑی حد تک اقتصادی پہل اور اقتصادی تعلقات کو طویل مدت تک قابل عمل بنائے رکھنے پر کرے گا۔ اس ضمن میں ہندستان کے نیتی آیوگ کے نائب چیئرمین اور چین کے این ڈی آر سی کے چیئرمین کی مشترکہ صدارت میں اس سال کے دوسرے نصف میں ہونے والی اسٹریٹیجک اکنامک ڈائیلاگ اور دونوں ملکوں کی وزارت کامرس کے درمیان تجارت اور ترقی کا پانچ سالہ منصوبہ تازہ ترین پہل ہیں۔

ترقیاتی پارٹنرشپ

ترقیاتی پارٹنرشپ ایک اور نیا بیانیہ ہے جو باہمی تعلقات کو مستحکم کرنے اور دونوں ایشیائی عظیم قوتوں کے مابین تعاون کے نئے راستے تیار کررہا ہے۔ اس ضمن میں مودی حکومت نے سابقہ حکومت کی طرف سے کئے گئے کچھ اچھے کام پر کامیابی کے ساتھ نئی عمارت تعمیر کی ہے۔ مئی کی چوٹی ملاقات میں متعدد اہم اقدامات کئے گئے۔ ان میں (۱) چین کی طرف سے گجرات اور مہاراشٹر میں دو انڈسٹریل پارکوں کا قیام (۲) ریلوے پروجیکٹوں میں تعاون، بشمول چینئی۔ بنگلورو۔ میسور لائن کی رفتار میں اضافہ، دہلی۔ ناگپور سیکشن پر ہائی اسپیڈ ریل لنک کے امکان کا جائزہ لینا اور ریلوے یونیورسٹی کا قیام (۳) چین کے گوانگ ڈونگ صوبہ اور گجرات نیز گوانگ زو اور احمد آباد کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنا (۴) ہندستان میں گفٹ سٹی اور چین میں شین زین کے درمیان پائلٹ اسمارٹ سٹی پروجیکٹ (۵) ممبئی اور شنگھائی، احمد آباد اور گوانگ زو، چینئی اور چونگ کنگ کے درمیان سسٹر سٹی اور گجرات۔ گوانگ ڈونگ اور کرناٹک شچوان کے درمیان سسٹر اسٹیٹ کے تعلقات قائم کرنا شامل ہیں۔

طویل مدتی نظریہ: عالمی تعاون

اپنے باہمی تعلقات کی عالمی اہمیت کے مدنظر ہندستان اور چین نے اپنے تعاون کا دائرہ مختلف عالمی امور اور اہم مسائل تک وسیع کردیا ہے، ان میں ماحولیاتی تبدیلی، دہشت گردی اور کثیر مقصدی تجارتی مذاکرات سے لے کر افغانستان میں علاقائی تعاون اور مغربی ایشیا کا بحران بھی شامل ہے۔ دہشت گردی کو کچلنے میں باہمی تعاون خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ چین بین الاقوامی دہشت گردی پر جامع کنونشن کی ہندستان کی تجویز کا ہمیشہ

تائید کرتا رہا ہے۔ افغانستان میں تعاون پر، جس کا سلسلہ من موہن سنگھ حکومت کے دور میں شروع ہوا تھا، کو علاقے کے ممالک اور عالمی برادری کی قریبی نگاہ رہے گی۔ ان دونوں ایشیائی طاقتوں نے کثیر مقصدی تنظیموں بشمول اقوام متحدہ، برکس، جی 20 ایس سی او میں باہمی تعاون اور رابطہ کا سلسلہ تیز کردیا ہے۔

مسٹر مودی کے دورے کے دوران ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے متعلق ایک علیحدہ مشترکہ بیان جاری کیا گیا جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اپنے باہمی اختلافات کے باوجود دونوں ممالک پیرس میں اس سال دسمبر میں ہونے والی ماحولیاتی چوٹی کانفرنس میں کس طرح تعاون کرسکتے ہیں۔ اس کا اظہار دونوں ملکوں کی طرف سے قابل تجدید توانائی کے شعبے میں معاہدوں پر دستخط سے بھی ہوتا ہے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک اس سال کے اواخر میں پیرس میں ہونے والی ماحولیاتی چوٹی کانفرنس میں ایک جامع، مساوی، متوازن ماحولیاتی معاہدہ کے لئے مل کر کام کرنے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔

خلائی تعاون پروگرام 2015-2020 پر دستخط نے دونوں ایشیائی عظیم قوتوں کے درمیان تعاون کے کئی نئے راستے کھول دئے ہیں۔ ایک اہم پیش رفت میں چین نے پہلی مرتبہ ہندستان کے نیوکلیائی سپلائر گروپ میں شامل ہونے کی خواہش کا نوٹ لیا ہے۔ چین نے کہا کہ وہ ہندستان کے اس کی عالمی امنگوں کی حمایت کرتا ہے تاہم اس نے اقوام متحدہ سلامتی کونسل میں مستقل رکنیت کے لئے ہندستان کی امیدواری کی واضح لفظوں میں حمایت کرنے سے گریز کیا ہے۔ سلامتی کونسل میں ہندستان کی مستقل رکنیت کے لئے چین کی طرف سے حمایت کا اعلان دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کو نئی جہت عطا کرنے میں ایک بڑی کامیابی ثابت ہوسکتی ہے اور اس سے اعتماد کے خلا کو پر کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

جب ہم مستقبل کی طرف غور کرتے ہیں تو ہم یہ توقع کرسکتے ہیں کہ بین الاقوامی امن، سلامتی اور ترقی کو متاثر کرنے والے واقعات کے متعلق علاقائی اور عالمی ایجنڈے پر دونوں ایشیائی عظیم قوتوں کے موقف اور خیالات یکساں ہوں گے۔ مسٹر مودی کے دورہ چین کے دوران ''بڑی طاقتوں'' کو شامل کرنے کے جس نئے بیانیے کا ذکر ہوا ہے وہ دونوں عظیم ایشیائی ملکوں کے درمیان اہم پارٹنرشپ قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا جس سے اکیسویں صدی کو ایشیا کی صدی بنانے کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکے گا۔ بہرحال راستے میں ابھی کئی رکاوٹیں ہیں۔ سرحد کا تنازع ابھی برقرار ہے، جسے جلد از جلد حل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تنازع کی وجہ سے باہمی اعتماد کی کمی ہے۔ اگر اعتماد کی کمی کا یہ سلسلہ دراز ہوتا گیا تو اقتصادی تعلقات کو راستے سے ہٹا سکتا ہے۔ چین کو ہندستانی کمپنیوں کو اپنے یہاں، بالخصوص آئی ٹی، ادویات اور فوڈ سیکٹر میں زیادہ مارکیٹ رسائی کے وعدہ کو پورا کرنا چاہئے۔ اقتصادی تعلقات کو مستحکم کرنے کے لئے چین کی طرف سے ہندستان میں سرمایہ کاری اور انڈسٹریل پارکوں کے قیام کا سلسلہ جلد از جلد شروع کیا جانا چاہئے۔ دونوں ایشیائی عظیم طاقتوں کو تیسرے ملکوں کے ساتھ اپنے تعلقات کے متعلق تشویش اور گھبراہٹ کو بھی دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر ہند چین تعلقات میں آنے والی تبدیلیوں کا سلسلہ اگر برقرار رکھنا ہے تو ان مسائل کو حل کرنے کے لئے الگ انداز میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ ایک چینی مقولہ ہے کہ ہزاروں میل کا سفر ایک چھوٹے سے قدم سے شروع ہوتا ہے اور وقت آ گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے رہنما نئے عزم وحوصلوں اور لچک کا مظاہرہ کریں تاکہ ہندستان اور چین کے باہمی تعلقات کو ایک اور نئی جہت مل سکے۔

کیلاش مانسرور کی یاترا کرنے کے خواہش مند ہندستانی یاتریوں کے لئے بھی خوش خبری ہے۔ دونوں ملکوں نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس سے اتراکھنڈ میں موجود لیپولیکھ درے کے موجودہ راستے کے علاوہ سکم میں ناتھولا درے کے راستے سالانہ مانسرور یاترا کے لئے ایک اضافی راستہ فراہم ہوجائے گا۔ ناتھولا درے کے راستے سے عمر دراز افراد سفر کرسکیں گے کیوں کہ اس نئے راستے سے سفر کی مشقت اور وقت میں کافی کمی آجائے گی۔ ایک یک طرفہ پہل میں جس سے سیاحت اور دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان تعلقات میں اضافہ ہوگا، وزیر اعظم مودی نے چینی سیاحوں کے لئے ای ویزا سہولت کا اعلان کیا۔ چینی وزیر خارجہ وانگ وی نے اسے ایک تحفہ قرار دیا۔ مسٹر وانگ نے کہا کہ یہ ایک بہت بڑی خبر ہے۔ ہم اس تحفہ کے لئے ہندستانی وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ چین میں اس وقت جاری وزٹ انڈیا سال اور 2016 میں ہندستان میں مجوزہ وزٹ چائنا سال سے دونوں ملکوں کے عوام کے مابین باہمی تعلقات میں مزید اضافہ ہونے کی امید ہے۔ مشترکہ فلم سازی کے لئے معاہدہ پر دستخط بھی ایک دوسرے کے متعلق عام خیال کو تبدیل کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔ تھری ایڈیٹس اور پی کے جیسی ہندستانی فلموں کی چین میں مقبولیت نے اس شعبے میں بھی امکانات کو اجاگر کیا ہے۔ خاندانی روایات، تعلیم پر زور اور ذہن سازی جیسی مشترکہ قدریں دونوں ایشیائی عظیم قوتوں کے مابین تعلقات کو مزید مستحکم کرنے میں معاون ثابت ہوں گی۔

☆☆☆

آئی آئی ٹی ٹی ایم میں ایم بی اے (ٹورزم) پروگرام کی شروعات

☆ وزارت سیاحت کا انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹورزم اینڈ ٹریول مینجمنٹ (آئی آئی ٹی ٹی ایم) اب فروغ انسانی وسائل کی وزارت کے تحت اندرا گاندھی نیشنل ٹرائبل یونیورسٹی (آئی جی این ٹی یو) کے ساتھ شراکت میں سیاحت میں مکمل ایم بی اے کورس فراہم کرے گا۔ اس سلسلے میں آئی آئی ٹی ٹی ایم اور جی این ٹی یو، امرکنٹک (مدھیہ پردیش) کے درمیان ایک مفاہمی دستاویز پر دستخط ہوئے ہیں۔ آئی آئی ٹی ٹی ایم کے ڈائرکٹر پروفیسر (ڈاکٹر) سندیپ کل سریشٹھ اور آئی جی این ٹی یو کے وائس چانسلر پروفیسر ٹی وی کٹی مانی نے ثقافت (آزادانہ چارج) سیاحت (آزادانہ چارج) اور شہری ہوابازی کے وزیر مملکت اور بی او جی۔ آئی آئی ٹی ٹی ایم کے چیئرمین ڈاکٹر مہیش شرما کی موجودگی میں نئی دہلی میں دستخط شدہ مفاہمی دستاویز کا تبادلہ کیا۔ اس موقع پر سیاحت کے سکریٹری ڈاکٹر للت پنوار اور وزارت کے دوسرے اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔

رام اوپیندر داس

اقتصادی حکمت عملی برائے معاشی ترقی

وزیر اعظم ہند کی طرف سے میک ان انڈیا پہل کے اعلان سے ہندستانی معیشت کی ایک دیرینہ ضرورت کی تکمیل ہوتی ہے۔ البتہ اس کے تحت جہاں مینوفیکچرنگ شعبے کی ترقی اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر زور دیا گیا ہے، اس کے بارے میں یہ مفروضہ کہ اس کے مضمرات صرف داخلی معیشت تک محدود رہیں، غلط ہے۔

مصنف نئی دہلی میں قائم تھنک ٹینک ریسرچ اینڈ انفارمیشن سسٹم فارڈیولپنگ کنٹریز، نئی دہلی میں پروفیسر ہیں۔ ان سے upendra@ris.org.in and Twitter: @Upendra900. پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

عالمی سطح پر ہندستان کے اقتصادی معاملات نے نئی رفتار اختیار کرلی ہے اور امید ہے کہ مستقبل میں اس میں مزید اضافہ ہوگا۔ بین اقوامی اقتصادی تعلقات پیچیدہ اور انواع و اقسام کے روابط پر محیط ہوتے ہیں، اس لئے ان کو وضاحت سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ان کا اثر پالیسی سازی کے عمل اور بازار سے متاثر عوامل پر بھی مرتب ہوتا ہے۔ اس تناظر میں ڈپلومیسی اور اقتصادی حکمت عملی دونوں نے نئے معنی اختیار کئے ہیں۔

اقتصادی حکمت عملی، نئے پیرائے میں

ایک اعتبار سے ڈپلومیسی کا مطلب ہے دو آزاد مملکتوں کی حکومتوں کے درمیان سرکاری تعلقات میں (Stow1961) سمجھ بوجھ، ہوشیاری اور موقع شناسی کا استعمال کرنا۔ البتہ حال ہی میں ڈپلومیسی کے پیرائے میں نئے عوامل کا اضافہ ہوا ہے۔ اول یہ کہ دو ممالک کے درمیان روابط اب محض سرکار تک محدود نہیں رہ گئے ہیں بلکہ جدید مواصلاتی تکنالوجی اور سفری سہولیات کی بدولت دونوں ملکوں کے عوام کے مابین روابط میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ دوسرے دو ملکوں کی حکومتوں کے درمیان سیاسی، فوجی یا عسکری روابط پر آج کل کے اقتصادی عالم گیریت اور پابندیوں سے آزاد دور میں اقتصادی معاملات حاوی ہوتے جا رہے ہیں۔ بین اقوامی تعلقات کے ان دونوں عوامل سے جن میں ہندستانی تناظر شامل ہے، اقتصادی حکمت عملی کو فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

کثیر جہتی علاقائی اور دوطرفہ سطح پر ہوئی ادارہ جاتی ترقی کی وجہ سے اقتصادی حکمت عملی کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ ان میں کبھی کبھی تو Bretton Woods کے اداروں سے بے توجہی اور اقوام متحدہ کے زیر انتظام معنی خیز اقتصادی معاملات کے لئے تنگ دلی اور عالمی تجارتی تنظیم مذاکرات میں خاطر خواہ پیش رفت کا فقدان بشمول دوحہ راؤنڈ شامل ہیں۔ دوسری طرف دوطرفہ اور علاقائی اقتصادی معاملات نے رفتار پکڑی ہے۔ ان میں اقتصادی تعاون معاہدوں کے تحت خدمات، سرمایہ کاری اور اشیاء کی تجارت نے ان کو زیادہ مربوط بنادیا ہے۔ ان میں بات چیت کی رفتار تیز ہوئی ہے اور ان میں بقا کے لئے خود کار قوت پنہا ہوتی ہے۔ ان عوامل کی وجہ سے دنیا کے مختلف حصوں میں متعدد اقتصادی حکمت عملیاں وضع کی جارہی ہیں اور ہندستان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

امن کے لئے بنیادی تبدیلی کی ضرورت

اہم بات یہ ہے کہ اگر اپنی اقتصادی حکمت عملی کو زیادہ موثر بنانا ہے تو دیگر ممالک کے ساتھ معاملات میں بنیادی تبدیلی لانی ہوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ دوطرفہ باہمی سطح پر امن کے قیام یا کسی خاص خطے میں اس کے قیام کے لئے اقتصادی حکمت عملی کا استعمال کرنا ہوگا اور اس کے مقصد کے لئے ہمیں اپنی اقتصادی حکمت عملی ' امن کے لئے بنیادی تبدیلی'' پر مرکوز کرنا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دیگر ممالک سے پہلے پر امن تعلقات بنانا اور بعد میں اعلی سطح پر اقتصادی معاملات طے کرنا ہمیں ترک کرنا ہوگا اور اس کے برعکس دوطرفہ اور علاقائی معاملات کے ذریعہ اقتصادی خوش حالی پر توجہ مرکوز کرکے امن قائم کرنا ہوگا جو عالمی امن کے حصول میں مددگار

ثابت ہوگا۔ اس تناظر میں اس مفید اور متعلقہ ادب کی طرف دھیان دلانا ضروری ہے جس میں اقتصادی حکمت عملی وضع کرنے کے لئے بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

فرانسیسی فلاسفر ماجسکو (Montesquieu) (1748) کے مطابق امن کاروبار کا ایک قدرتی اظہار ہے۔ اطالوی اقتصادی ماہر پیریٹو کا ماننا ہے کہ مملکتوں کے پاس اس کے قیام میں کسٹم یونینیں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ ان بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاقائی رابطوں سے ان ممالک کے مابین امن کے قیام میں بہت پہلے مدد لی گئی تھی۔

حال ہی میں براؤن ایٹ ایل (Brown et (2005) نے جواز پیش کیا ہے کہ علاقائی تجارتی روابط کے توسط سے امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ پیش کئے گئے ان جوازات میں شامل ہیں:

(i) اقتصادی رابطوں کی وجہ سے ان ملکوں کے مابین تنازعات زیادہ مہنگے ثابت ہوتے ہیں کیوں کہ ان سے تجارتی مفادات بھی متاثر ہوتے ہیں۔

(ii) علاقائی رابطوں سے بلڈ ڈائمنڈ اور حکمراں کے غیر قانونی کاروبار جیسے تجارتی تنازعات پر بھی لگام لگائی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر 1998 میں مغربی افریقی ریاستوں کی اقتصادی برادری (ECOWAS) نے دنیا میں پہلی مرتبہ چھوٹے ہتھیاروں پر علاقائی پابندی عائد کی تھی جس کے تحت دیگر رکن ممالک کی منظوری کے بغیر نئے ہتھیاروں کی درآمد نہیں کی جاسکتی تھی۔ (iii) علاقائی تجارتی معاہدے تنازعات کے حل کے لئے غیر فوجی طریقے فراہم کرتے ہیں اور ممالک کے مابین افہام وتفہیم و مذاکرات کو فروغ دیتے ہیں۔

لی (Lee) اور پین (Pyun) (2009) کے مطابق علم سیاست میں لبرل پیس کے نظریے میں جن کی پیروی ماجسکو، کانت، انجیل اور شیمپیئر بھی کرتے ہیں، یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ باہمی اقتصادی انحصار سے امن کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ باہمی اقتصادی انحصار کی وجہ سے تنازعات کو حل کرنے کے لئے فوجی طاقت کے استعمال کا خدشہ کم ہوجاتا ہے۔

کوئی بھی ملک اپنے تجارتی رفیق سے الجھنا نہیں چاہے گا کیوں کہ اس سے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی معاہدے کے تحت ہونے والے مفادات کو نقصان پہنچتا ہے۔ علاوہ ازیں مملکتوں کے مابین تنازعات پر تجارتی روابط کے اثر کا انحصار ان ممالک کے مائین خصوصی روابط پر ہوتا ہے۔ شف اور ونٹرس کے مطابق مملکتوں کے مابین اعتماد کے استحکام اور روابط کے قیام کی وجہ سے ان کے

مابین سلامتی مضبوط ہوتی ہے۔ مارٹن ایل (2010) نے ان عوامل کی نشاندہی کی ہے جن کو علاقائی تجارتی معاہدے (آرٹی اے) کے وقت ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ ان عوامل سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ معاہدہ کرنا چاہئے یا نہیں۔ معیاری تجارتی مفادات کے حصول کے علاوہ رہنما امن کو فروغ دینے والے سلامتی کے دوقسم کے طریقوں کو ملحوظ رکھنا چاہتے ہیں (i) علاقائی تجارتی معاہدے (آرٹی اے) کا سیاسی مقصد ایسا فورم فراہم کرانا ہونا چاہئے جو تنازعات کے حل میں معاون ثابت ہوں۔ (ii) علاقائی تجارتی معاہدوں سے جنگ سے ہونے والے نقصان میں اضافہ ہوجاتا ہے کیوں کہ اس سے کاروبار گھٹ جاتا ہے۔

متعدد تجارتی معاہدے اس مقصد سے کئے گئے ہیں کہ ارکان ممالک کے مابین امن کو فروغ حاصل ہو۔ مثال کے طور پر جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی انجمن (ASEAN) اور جنوب ایشیائی انجمن برائے علاقائی تعاون (SAARC) جیسے علاقائی گروپ کا آغاز غیر تجارتی سرگرمیوں میں تعاون سے کیا گیا اور بعد میں تجارتی معاہدیوں کو ان میں شامل کیا گیا۔ اسی طرح ارجنٹینا اور برازیل کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے کی خاطر MERCOSUR کا قیام عمل میں آیا۔ 2000 میں بلقان نے جنگ سے تباہ علاقے میں اقتصادی بازیابی اور یکجہتی کے فروغ کی غرض سے جنوب مشرقی یوروپ میں آزاد تجارتی علاقہ قائم کرنے کی کوشش کی گئی۔ 2004 میں مصر اور اسرائیل نے امریکہ کے ساتھ تجارتی پروٹوکول پر دستخط کئے۔ اس کے تحت ایسے پانچ خصوصی زون قائم کئے گئے جہاں مصری اشیاء امریکی بازاروں تک بہ آسانی پہنچ سکتی ہیں اور اشیاء کا 35 فی صد تک اسرائیل -مصر تعاون کے تحت دستیاب ہے (براؤن ایل 2005)۔ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ افریقہ کے پرتشدد تنازعات میں تنازعات کی وجوہات کو کم کرکے علاقائی تجارتی معاہدے ایسی صورت حال کو ٹالنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے ہمسایہ ممالک کے مابین شکوک و شبہات کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ علاقائی تعاون کی رکنیت کے لئے دی گئی ترغیبات بھی مملکوں کے مابین تنازعات کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں (ایشیائی ترقیاتی بینک 2000)۔

اختصار کے طور پر موجودہ ادب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ علاقاتی تجارتی معاہدے ارکان ممالک کے مابین چپقلشوں کو کم کرنے اور امن کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

داخلی اور بیرونی سطح پر دوطرفہ نقصان

مذکورہ بالا عوامل کے پس منظر میں ایک اور بات

بہت اہم ہے جس پر اقتصادی حکمت عملی کے سلسلے میں غور کرنا ضروری ہوجاتا ہے، وہ ہے داخلی معاشی ضروریات اور بیرونی اقتصادی ماحول کے درمیان تعلق۔ اس کا دوطرفہ اثر ہوتا ہے جس میں داخلی اور بیرونی اقتصادی معیارات الجھ جاتے ہیں۔ اقتصادی حکمت عملی کا تعلق بین اقوامی اقتصادی مسائل سے ہوتا ہے۔ اصولاً اس سے تجزیہ سہل ہوجانا چاہئے۔ لیکن یہ تعین کرنا کہ کیا'' داخلی ہے اور کیا'' بین اقوامی'' یہ دشوار گزار مسئلہ ہے۔ 1950 کی دہائی سے ایک دوسرے پر اقتصادی انحصار بہت بڑھ گیا ہے اور حال ہی میں اس میں تیزی آئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو پہلے داخلی (یوروپی) تصور کیا جاتا تھا، اب بین اقوامی مذاکرات کا حصہ بن گیا ہے(بین اور وولک،2003)۔

اس پس منظر میں ہندستان میں داخلی اقتصادی ترقی کے لئے کیئے گئے آغازوں کو بیرونی تناظر میں دیکھنا چاہئے تاکہ اقتصادی حکمت عملی کوزیادہ عروضی طور پر سمجھنے میں آسانی ہو۔

میک ان انڈیا کے بیرون پیرائے

وزیر اعظم ہند کی طرف سے میک ان انڈیا پہل کے اعلان سے ہندستانی معیشت کی ایک دیرینہ ضرورت کی تکمیل ہوتی ہے۔ البتہ اس کے تحت جہاں مینوفیکچرنگ شعبے کی ترقی اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر زور دیا گیا ہے، اس کے بارے میں یہ مفروضہ کہ اس کے مضمرات صرف داخلی معیشت تک محدود رہیں، غلط ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو بھی اس آغاز کے متعدد بیرونی پیرائے ہیں اور مینوفیکچرنگ شعبے کو معیشت کے دیگر شعبوں سے الگ کرکے نہیں دیکھا جاسکتا۔ فی الواقع اشیاء اور خدمات کا کاروبار بشمول ایف ڈی آئی، درآمد و برآمد کا حصہ کسی بھی حساب سے ہندستان کی کل مجموعی پیداوار کا نصف سے زائد ہے۔ مختلف وجوہات کی وجہ سے جن میں مینوفیکچرنگ اور خدمات کے شعبوں میں مقابلہ جاتی اور موازنہ جاتی عوامل شامل ہیں، بیرونی شعبوں کے غلبہ نے غیر ملکی سرمایہ کاری کی ضرورت، تکنالوجی، مہارت اور انتظامی امور میں مہارت نے علاقائی ویلیو چین دیگر امور وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ میک ان انڈیا پہل کے لئے درکار داخلی اور بیرونی پیراؤں اور ان کے مابین روابط کی اقتصادیات کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے، خاص طور پر اس وقت جب اقتصادی حکمت عملی اور اس کے متعلقہ نشیب و فراز کو نیا رخ دے دیا جائے۔

یہ سمجھنا آسان ہے کہ مینوفیکچرنگ شعبہ جو ترقی کا سرچشمہ گردانا جاتا ہے، طلب اور رسد دونوں طرف پیداوار اور روزگار فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مطالعوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیداواری خصوصی مہارت، اختراع اور روزگار کی فراہمی کی وجہ سے مینوفیکچرنگ شعبے میں ترقی کو ترغیب دینے والی خصوصیات موجود ہیں۔ کسی بھی ملک میں مارکیٹ کے سائز کی مجبوری کی وجہ سے مینوفیکچرنگ میں ہمیشہ ہی نمو برقرار نہیں رکھی جاسکتی جس سے اس طرح کی معیشتوں سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ یعنی تکنالوجی اور مہارت کے محدود دائرے کی وجہ سے طلب میں کمی اور پیداوار کی مجبوریاں یعنی رسد میں درپیش دشواریاں، مملکتوں کے مابین تجارت اور ایف ڈی آئی کے توسط سے اقتصادی روابط دستیاب متبادل کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مینوفیکچرنگ کی گئی اشیا میں محصول والی اور غیر محصول والی اشیاء چھوٹ اور خدمات کے شعبے میں فوائد وضوابط میں بہتری سے فریق ممالک بازار تک رسد میں اضافہ ہوگا جس سے طلب کی پابندیوں کو نرم کرنے میں مدد ملے گی۔ دوسری طرف رسد سے متعلق مجبوریوں کا سد باب ایف

”مسلمانوں کی تعلیم“ نامی کتاب کا اجرا

☆وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے علم کو تمام مذاہب کا بنیادی نکتہ قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کی تعلیم نامی ایک کتاب کے اجراء کے موقع پر ممتاز دانشوروں، تاریخ دانوں اور سفارت کاروں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ تعلیم پورے سارک خطے کی قوت بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر خطے نے جدت کو نہیں اپنایا تو یہ خطہ پیچھے رہ جائے گا اور دنیا آگے بڑھ جائے گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ بھارت میں رہنے والوں کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پاس ایک ہی جگہ رہ کر بہت سے مختلف مذاہب کو سمجھنے اور ان پر چلنے کا موقع حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھارت پولیو سے پاک ملک ہے اور اب بھارت پورے سارک خطے کو اس بیماری سے پاک کرنے کی ذمہ داری لینے کیلئے تیار ہے۔ اس ضمن میں وزیر اعظم نے بھارت کے سارک سٹیلائٹ کے بارے میں بھی بات کی جو پورے سارک خطے کے فائدے کیلئے کام کرے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ کتاب ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی ہماری کوشش میں مدد کرے گی۔

☆☆☆

ڈی آئی کی علاقائی شمولیت کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے جس سے نہ صرف مالی وسائل دستیاب ہوں گے بلکہ علاقائی نوعیت کے اعتبار سے مناسب تکنالوجی اور انتظامی مہارت بھی حاصل ہوگی۔ یہ بات واضح ہے کہ مینوفیکچرنگ کو ترقی کا سرچشمہ بنانے کے لئے علاقائی تجارت اور سرمایہ کاری

کے لئے مربوط موقف کی ضرورت ہے۔ اس سے اقتصادی حکمت عملی کی ضرورت ہوگی

اگر اور باریکی سے جائزہ لیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مینوفیکچرنگ اشیاء میں کاروبار کب تک نہیں بڑھایا جاسکتا جب تک خدمات میں اس کے اضافہ کے لئے ادارہ جاتی طریقہ موجود ہو۔ مثال کے طور پر اشیا کے کاروبار کے ساتھ اس سے جڑے دیگر عناصر جیسا کہ شپمنٹ کے بعد کے قرض کی سہولت، بھیجی جارہی اشیاء کا بیمہ، بینک گارنٹی، شپنگ خدمات وغیرہ میں بھی اضافہ ناگزیر ہے۔ اس سے نہ صرف کاروبار میں سہولت ہوئی بلکہ برآمدات میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوگا۔ دوسری طرف کسی ایک شعبے میں خدمات کی تجارت مثلاً صحت کے شعبہ میں اس کی تجارت سے اس شعبہ سے منسلک اشیاء کے کاروبار میں اضافہ ہوگا یعنی جراحی کے آلات اور ادویہ وغیرہ۔ اس لئے کسی بھی علاقائی تجارتی معاہدے میں دونوں عناصر کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا یعنی اشیاء اور خدمات دونوں میں کاروبار کو۔ حالاں کہ حقیقت اس کے برعکس بھی ہوسکتی ہے۔ آجکل کے

ٹھوس اور حقیقی اور غیر حقیقی کے درمیان فرق کے بڑھتے بازار میں اپنی اپنی ترقی کی الگ راہ پر گامزن ہیں۔ لیکن اشیاء یا خدمات کے لئے کاروبار میں خود کار کاروبار کو بھی نظر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بنیادی ڈھانچہ خدمات میں اضافہ کے لئے تعاون کی وجہ سے کاروبار کی لاگت میں کمی واقع ہوئی ہے جس میں علاقائی اعتبار سے مصنوعات سستی ہوجاتی ہیں۔

یہ بات بھی قابل اعتبار ہے کہ علاقائی تجارت میں فروغ اور اس کے ترقیاتی اثر سے محفوظ ہونے کے لئے تجارت اور سرمایہ کاری میں تعلق کو مضبوط بنانا لازمی ہے۔ ایسے تعلقات سے علاقائی گروپ کے ممالک کی برآمدات کی صلاحیت کے فروغ میں مدد ملتی ہے۔

اگر علاقائی سطح پر آزادانہ تجارت میں سرمایہ کاری کی جائے تو روزگار کے مواقع بھی نصیب ہوتے ہیں۔ آزاد تجارت معاہدہ (ایف ٹی اے) سے سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہوتا ہے کیوں کہ بہتر علاقائی ڈھانچے کی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسے مشترکہ پروجیکٹ جو کاروبار میں اضافہ کا موجب ہوتے ہیں، علاقائی کاروبار پر فیصلہ کن اثرات مرتب کرتے ہیں۔ کاروبار کو فروغ دینے والے مشترکہ پروجیکٹ آزاد تجارتی معاہدوں کا فائدہ اٹھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کا براہ راست اثر مینوفیکچرنگ شعبے کی ترقی پر پڑتا ہے۔

اس ضمن میں اگر اس سے منسلک دیگر عوامل پر بھی توجہ مرکوز کی جائے اور ملک بھر سے سرمایہ کاری کے ذریعے تجارت اور سرمایہ کاری کے بندھن کو مستحکم کیا جائے، تجارت کے اعلیٰ معیار کے حصول میں بھی مدد ملے گی اور سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہوگا اور روزگار کے زیادہ مواقع دستیاب ہوں گے۔ اس کا مطلب ہوگا کہ کسی مخصوص صنعت میں پیداوار کو مختلف سطحوں پر علاقائی طور پر تقسیم کردیا جائے، یہ تقسیم مربوط ہو یعنی مصنوعات میں تفریق کرکے ایک ہی چیز کی پیداوار میں علاقہ کے اعتبار سے ان متفرق مصنوعات کی تیاری علاحدہ علاحدہ کی جائے جہاں ان کے بہتر اور ماہرانہ طور پر تیار ہونے کا امکان ہو۔ علاقہ میں علاقائی تعاون سے تیار کردہ اشیاء کے لئے علاقائی ویلیو چین کا وضع کرنا بڑھنے کی سمت میں مذکورہ بالا کو نظر میں رکھنا ضروری ہے۔ اس سے مینوفیکچرنگ شعبہ نمو کی ضمانت دے سکتا ہے اور روزگار کے مواقع پیدا کرسکتا ہے۔

اوریجن کے اصولوں کا ایک بنیادی کام آزاد تجارتی معاہدے میں انحراف کو اس وقت روکنا ہے جب کسی شئے کے اوریجن کے تعین میں درکار طریقوں کا مقصد لاگر میں خاطر خواہ تبدیلی لانا ہو۔ حالاں کہ اس حقیقت پر نظر کم جاتی ہے کہ اوریجن کے ان اصولوں اور ان کے طریقہ کار سے اس ملک کے معیار میں جہاں وہ شئے مینوفیکچرنگ کی جارہی ہے، اضافہ ہوتا ہے اور اس سے وہاں روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ یہ اس طرح ہوتا ہے کہ کسی بھی مینوفیکچرنگ کے طریقے میں ویلیو کے اضافہ سے مزدوروں کی اجرت اور تنخواہ میں، سرمایہ کاری میں دلچسپی میں، زمینوں کے کرایہ میں اور کاروبار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہوا مینوفیکچرنگ میں جتنی ویلیو بڑھے گی، اتنی ہی روزگار کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا جس سے صرف مزدور مستفید نہیں ہوں گے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی روزگار ملے گا۔ ویلیو سے زیادہ اضافہ سے کاروباریوں کو زیادہ منافع کمانے کا موقع ملے گا۔ مختصر یہ کہ آزاد تجارت معاہدے کے تحت اوریجن کے اصول مینوفیکچرنگ کو فروغ دے کر اور روزگار کے مواقع فراہم کرنا ایک بڑا ترقیاتی کام کرسکتے ہیں۔

اس لئے میک ان انڈیا تحریک ایک اہم کارنامہ ثابت ہوسکتی ہے بشرطیکہ مینوفیکچرنگ کو دوسرے شعبوں

کے ساتھ مربوط کیا جائے اور اس کے اوریجن کے اصولوں جیسے بیرونی عوام پر خاطر خواہ توجہ دی جائے۔ اس امر سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا کہ بین اقوامی معاملات کی معیشت ہی اقتصادی حکمت عملی کی بنیاد فراہم کرتی ہے کیوں کہ امتناعی حکمت عملی کا اصل مقصد اقتصادی ترقی کا حصول ہے جس میں روزگار کے مواقع کی پیداوار، غریبی میں کمی اور لوگوں کے معیار زندگی میں بہتری لانا شامل ہے۔

اختصار: مذکورہ بالا حقائق سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ اقتصادی حکمت عملی کے معنی میں اہم تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ یہ اس میں روایتی سرکاری سطح کے مذاکرات، سیاسی اور عسکری معاملات کے علاوہ عوام کے عوام سے روابط اور ممالک کے درمیان اقتصادی معاملات کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اس لئے موجودہ ادب میں مذکور زیادہ تعلقات کے ذریعہ باہمی اور علاقائی سطح پر امن کے حصول کے لئے اقتصادی حکمت عملی کا استعمال زیادہ معنی خیز اور مفید ہوگیا ہے۔ یہ بات بھی ظاہر ہوگئی ہے کہ داخلی اور بین اقوامی معاملات میں تمیز کرنا مشکل ہے کیوں کہ اس کا نقصان دونوں کو ہوتا ہے۔ ایسی ایک پہل جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ داخلی ہے لیکن حقیقتاً اس کے بیرونی عوامی بھی کارگر ہیں، میک ان انڈیا ہے۔ مینوفیکچرنگ شعبے میں ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے والی اس پہل نے خاطر خواہ بین اقوامی توجہ بٹوری ہے۔ اس حقیقت کے پس منظر میں کہ ہندستان علاقہ میں ایف ڈی آئی کے لئے زیادہ مقبول مقامات میں سے ایک ہے، میک ان انڈیا اعلی اقتصادی ترقی حاصل کرنے کی صلاحیت ہے۔ لیکن اس کے لئے ایک مربوط حکمت عملی کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی بیرونی عوام سے روابط کے لئے ایک صاف اور واضح ذہن درکار ہے۔

اس لئے بین اقوامی مذاکرات اور خارجہ پالیسی کے اہداف کے حصول میں اقتصادی مضمرات کو ملحوظ خاطر رکھنا اقتصادی حکمت عملی کا ایک جز ہے۔ ایسے میں ہندستان کی خارجہ پالیسی کو داخلی اقتصادی ترجیحات سے جوڑنے میں اقتصادی حکمت عملی کا استعمال ناگزیر ہوجاتا ہے اس سے اس کی چھپی ہوئی معاشی ترقی کو برسر عام لانے اور ایک اہم عالمی اقتصادی قوت بننے میں مدد ملے گی۔

☆☆☆

ملاحوں کے شناختی دستاویز پر آئی ایل او کے کنونشن نمبر 185 کی توثیق

☆ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے ملاحوں کے شناختی دستاویز (ایس آئی ڈی) سے متعلق بین الاقوامی مزدور تنظیم آئی ایل او کے کنونیشن نمبر 185 کی توثیق کو منظوری دے دی ہے۔ ملاحوں کیلئے ایک بائیومیٹرک نظام پر مبنی شناختی دستاویز تیار کیا جائے گا جس میں ممکنہ دہشت گردانہ حملوں اور سیکورٹی میں سیندھ لگانے کے امکان کو ختم کرنے کے لئے سیکورٹی کے ایک مکمل نظام کو یقینی بنایا جائے گا۔ ہندستان کی جانب سے اس کنونیشن کی توثیق سے ہندستانی ملاحوں کو فائدہ پہنچے گا۔ بیرون ملکوں میں بحری سیکٹر میں روزگار کی تلاش میں جانے والے لوگوں کی پہچان کے لئے ایک مکمل طور سے محفوظ نظام ہوگا اور اس میں کسی بھی طرح کی کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی جاسکے گی۔ اس کنونیشن کو ہندستان کی توثیق ملنے سے بیرون ملک جانے والے ہندستانی شہریوں کو فائدہ ہوگا۔ اگر ہندستان اس کنونیشن کو منظوری نہیں دیتا تو عالمی بحری شعبے میں ہندستان شہریوں کو روزگار کے مواقع حاصل کرتے ہوئے ممکنہ خطرات کا سامنا کرنا پڑسکتا تھا۔ مجوزہ ایس آئی ڈی میں ملاحوں کے بائیومیٹرک پہچان کی بارکوڈنگ کی گنجائش رکھی گئی ہے اور اس کے لئے جاری کئے جانے والے ملک میں ایک مرکزی ڈاٹا بیس ہوگا جسے دنیا میں کہیں بھی ایک انٹر آپریبل اور اسٹینڈرڈ بائیومیٹرک ٹیمپلیٹ کے ذریعہ حاصل کیا جاسکے گا۔ اس ایس آئی ڈی کارڈ کو رکھنے والے ہندستانی سمندری شہریوں کو بیرون ملکوں میں بحری سیکٹر میں آنے جانے میں کسی طرح کا کوئی دقتوں کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور انہیں عالمی بازار میں تسلیم شدہ ملاح کی شکل میں درجہ ملے گا اور سمندری سیکٹر میں بہتر روزگار کے امکانات ان کے سامنے ہوں گے۔ اس کنونیشن کی توثیق سے تقریباً ایک لاکھ 80 ہزار ملاحوں کو فائدہ ہوگا۔

کے وی آئی سی نے عالمی یوم ماحولیات پر گرین اسٹیشنری کی نمائش کا اہتمام کیا

☆ بہت چھوٹی، چھوٹی اور درمیانہ درجے کی صنعتوں کی وزارت کے تحت کام کرنے والے ادارے کھادی گرام اُدیوگ بھون (کے وی آئی سی) کی جانب سے گرین اسٹیشنری کی ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر کے وی آئی سی کے ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر کے ایس راؤ نے بتایا کہ سوت کے دھاگوں اور زرعی اشیاء کے استعمال کے ساتھ ہاتھ سے تیار کیا جانے والا دیسی کاغذ انتہائی ماحول دوست ہوتا ہے۔ ہاتھ سے بنے کاغذ سے درختوں اور جنگلات کا بچاؤ ہوتا ہے اور اس طرح ماحولیاتی دولت کا تحفظ ہوتا ہے۔ گرین اسٹیشنری پر اہتمام کی جانے والی نمائش میں ہاتھ میں تھامے جانے والے تھیلے، لکھنے کے رائٹنگ پیڈ، تحفوں کے لفافے، فوٹو فریم، گفٹ پیک وغیرہ کی تیاری شامل ہے۔ اس نمائش میں ساز و سامان تیار کرنے والے مینوفیکچروں کو اپنی مصنوعات کی فروخت کے لئے وسیع تر مواقع حاصل ہوں گے۔ خاص طور سے انہیں گرین اسٹیشنری سے متعلق ساز و سامان کی فروخت کے زیادہ مواقع حاصل ہوں گے اور وہ عوام کو ہاتھ سے بنے کاغذ کے استعمال سے باخبر کرسکیں گے، کیونکہ ہاتھ سے بنے کاغذ کے ہمارے ماحولیات پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

آلوک بنسل

مودی حکومت کا پہلا سال:

دفاع بطور خارجہ تعلقات کو متحرک رکھنے کا ذریعہ

دفاع کے نقطہ نظر سے وزیر اعظم نریندر مودی کے دوروں میں سے سب سے اہم دورہ فرانس کا تھا۔ وزیر اعظم مودی نے فرانسیسی صدر فرانکوئیس ہولاندے کے ساتھ مختلف امور پر تبادلہ خیال کے بعدہندستان اور فرانس نے ڈیفنس اور سیکورٹی سے متعلق معاہدوں پر دستخط کئے جن میں مہاراشٹر کے جیتا پور میں تعطل کا شکار نیوکلیائی پروجیکٹ بھی شامل ہے ۔ لارسن اینڈ ٹیوبر اور اریوا کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جس کا مقصدمقامی اشیاء کا استعمال کرکے لاگت کو کم کرنا اور جیتا پور پروجیکٹ کو مالی لحاظ سے قابل عمل بنانا ہے ۔

گذشتہ ایک برس کے دوران بین الاقوامی تعلقات کے شعبے میں ہندستان نے نئی بلندیاں طے کی ہیں۔ گوکہ اس دوران تقریباً تمام شعبوں میں ہندستان کی کارکردگی میں مجموعی بہتری آئی ، یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ حکومت کی سب سے بڑی کامیابی بین الاقوامی تعلقات کے شعبے میں رہی۔ اس میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہوگی اگر یہ کہا جائے کہا کہ این ڈی اے کے ایک سالہ دور حکومت میں اقوام عالم میں ہندستان کا وقار کافی بلند ہوا ہے۔ سیکورٹی اور خارجہ پالیسی ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں اور کسی ملک کی سیکورٹی سے متعلق تشویش ہی اس کے بین الاقوامی تعلقات کو طے کرتے ہیں۔ دفاعی تیاری سیکورٹی کے کلیدی عناصر میں سے ہے۔ اس مقالہ میں اس بات کو بتانے کی کوشش کی جائے گی کہ این ڈی اے حکومت کے بین الاقوامی تعلقات کس طرح اس کے سیکورٹی تشویش سے متاثر ہوئے۔

یہ حقیقت کہ ہندستان ملٹری ہارڈ ویئر کا سب سے بڑ ادرآمد کنندہ ہے، اسے دفاع کے شعبے میں باہمی تعاون کے لحاظ سے زیادہ اہم بنادیتا ہے کیوں کہ ماضی میں تصادم کے دوران ہمیں فوجی سپلائی سے محروم کیا گیا اور حکومت ہند پر اپنی پالیسیوں کو تبدیل کرنے کے لئے دباو ڈالا گیا۔ اس کی ایک واضح مثال پوکھرن II کے بعد عائد کی جانے والی پابندی ہے۔ اس طرح کی پابندیوں سے ہندستان کی دفاعی مہارت پر اثر پڑتا ہے۔ حکومت نے دفاعی ساز و سامان کے سب سے بڑے درآمد کنندہ کی اپنی تصویر کو غیر ملکی کمپنیوں کو میک ان انڈیا کی طرف راغب کرنے کے لئے استعمال کیا۔ کمپنوں کو بڑے آرڈر اور سستے مزدور کا وعدہ کیا گیا، جب کہ ہندستان کو اس کے بدلے میں بعض انتہائی ضروری سامان مل جائیں گے ، اسی کے ساتھ اس اقدام سے ملازمت کے مواقع پیدا ہوں گے اور ہندستان میں متعدد ٹکنالوجی آسکے گی۔ تاہم ڈیفنس ٹکنالوجی بالعموم کئی سخت شرائط کی پابند ہوتی ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ حکومت غیر ملکی حکومتوں سے اس طرح بات کرے کہ ہندستان کو اس طرح کی ٹکنالوجی کی فراہمی کے راستے میں یہ رکاوٹیں حائل نہیں ہوں گی۔

حکومت نے اقتدار میں آتے ہی حلف برداری کی تقریب میں پڑوسی ممالک کو مدعو کرکے انہیں یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ ہندستان کی وسیع دفاعی فورس کسی کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے بلکہ قدرتی آفات اور بین الاقوامی تباہی کے وقت میں یہ مددگار ثابت ہوں گی۔ اس لئے جب نیپال میں تباہ کن زلزلہ آیا تو ہندستانی مسلح افواج امدادی سرگرمیوں میں سب سے آگے آگے تھیں۔ اسی طرح ہندستانی فورسیز نے پڑوسی ملکوں کے شہریوں کو عراق اور یمن کے جنگ زدہ علاقوں سے بحفاظت باہر نکالنے میں اہم رول ادا کیا۔ گذشتہ ایک برس کے دوران ہندستان نے اپنے ڈیفنس کو مستحکم کرنے کے لئے کئی ملکوں کے ساتھ اسٹریٹیجک پارٹنر شپ کے معاہدوں پر دستخط کئے۔

جنوبی ایشیا سے باہر وزیر اعظم نے پہلے غیر ملکی جاپان دورے میں ہند۔ جاپان باہمی تعلقات کو 'اسپیشل

مضمون نگار سنٹر فار سیکورٹی اسٹریٹیجی، انڈیا فاونڈیشن میں سی ایس ایس کے ڈائریکٹر ہیں۔

اسٹریٹیجک گلوبل پارٹنرشپ' کی سطح تک پہونچایا اور دفاع کے شعبے میں تعاون اور تبادلہ کے معاہدے پر دستخط کئے۔ ہندستان اور جاپان نے اپنے دفاعی تعاون کو اپ گریڈ کرنے اور انہیں مستحکم کرنے کا بھی فیصلہ کیا، جب کہ جاپانی یو ایس 2 امفیبیئن جنگی طیارہ کے فروخت اور فوجی آلات کو فروغ دینے میں باہمی تعاون کے سلسلے میں بات چیت کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ مشترکہ اعلامیہ سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں ممالک ڈیفنس ٹکنالوجی اور آلات سمیت ڈیفنس ٹکنالوجی میں تعاون کو نئی جہت دینے کے خواہش مند ہیں اور دونوں نے امن واستحکام اور سمندری سیکورٹی کے تئیں مشترکہ مفادات کا بھی اظہار کیا۔ اس کے علاوہ جاپان نے ہندستان ایروناٹکس لمیٹیڈ اور پانچ دیگر کمپنیوں پر عائد وہ پابندی اٹھالی جو 1998 میں نیوکلیائی تجربات کی وجہ سے عائد کردی گئی تھیں۔ دونوں ممالک مستقل باہمی سمندری مشقوں پر بھی رضامند ہوگئے۔ وزیراعظم مودی نے جاپانی صنعت سے اپیل کی کہ میک ان انڈیا پروگرام کے تحت سرمایہ کاری کریں اور انہیں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

اس دورے کے بعد سے وزیراعظم، وزیرخارجہ، امور خارجہ کے وزیر مملکت نیز غیر ملکی رہنماؤں کے ہندستان کے دورے کے دوران دفاعی تعاون کے شعبے میں نمایاں معاہدے ہوئے۔ اس ضمن میں چند ایک اہم دفاعی معاہدوں کی تفصیل ذیل میں دی جارہی ہے۔

ہند۔امریکہ دفاعی تعاون

امریکہ عالمی سپر پاور ہے، جو اپنی عالمی اخراجات کا تقریباً ایک تہائی دفاع پر خرچ کرتا ہے، اس کے علاوہ اس کی تکنیکی برتری اسے دفاع کے شعبے میں تعاون کے لئے سب سے اہم ملک بناتا ہے۔ گذشتہ سال کے دوران ہندستان اور امریکہ نے دفاع کے شعبے میں قریبی تعاون کے ایک نئے فریم ورک معاہدہ پر دستخط کئے۔ یہ ڈیفنس فریم ورک معاہدہ ہندستان کی دفاعی صلاحیت کو بڑھانے کے لئے مناسب اقدامات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ جنوری میں امریکی صدر براک اوبامہ کے دورہ ہند کے دوران دس سالہ ڈیفنس فریم ورک معاہدہ کی تجدید کی گئی اور امریکی وزیر دفاع ایش کارٹر کے دورہ ہند کے دوران اس پر باضابطہ دستخط کئے گئے۔ اس دورے کے دوران فوجیوں کو بایولوجیکل اور کیمیکل جنگ کے دوران بچانے کے لئے حفاظتی آلات مشترکہ طور پر تیار کرنے کے ایک معاہدہ پر بھی دستخط ہوئے، ایک اور معاہدہ جزیٹروں کی تیاری کے سلسلے میں ہوا۔ دونوں ملکوں کے درمیان سیکورٹی کی توسیع کے لئے ہندستانی رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کے بعد ان پروجیکٹوں کو منظوری دے دی گئی۔ امریکہ اب ہندستانی فوج کے لئے ہتھیاروں کی خریداری کا سب سے بڑا ذریعہ بن گیا ہے، اس نے حالیہ برسوں میں روس کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور ملٹری ٹکنالوجی کے مشترکہ ڈیولپمنٹ اور پروڈکشن کی پیش کش کی ہے۔ فوجیوں کے لئے حفاظتی کپڑے اور میدان جنگ میں نیکسٹ جنریشن پاور سورس کی تیاری، دونوں کے لئے دونوں ملک ایک ایک ملین ڈالر کی مشترکہ فنڈنگ کریں گے۔

ڈیفنس ٹکنالوجی اور ٹریڈ انیشی ایٹیو کے تحت دیگر دو پروجیکٹ جنہیں ڈاکٹر کارٹر نے وزیر دفاع بنائے جانے سے قبل خود ہی شروع کیا تھا، کا تعلق راوین منی یو اے وی اور سی۔130 جے ملٹری ٹرانسپورٹ طیارہ کے لئے سرویلانس ماڈیولس سے ہے۔ ہندستان اپنے ایک طیارہ بردار جہاز کے لئے بھی یو ایس ایرکرافٹ ٹکنالوجی کے حصول کا خواہش مند ہے۔ یہ طیارہ بردار اس تقریباً تین دہائی پرانے طیارہ بردار جہاز کی جگہ لے سکے گا جسے ہندستان نے برطانیہ سے خریدا تھا۔ دونو فریقین نے باہمی تعاون کا پتہ لگانے کے لئے ایک مشترکہ ورکنگ گروپ بھی قائم کیا ہے جس کی میٹنگیں امریکہ میں ہوا کریں گی۔ وزیراعظم نریندر مودی نے امید ظاہر کی ہے کہ امریکی کمپنیاں بشمول دفاعی ساز وسامان تیار کرنے والی کمپنیاں، میک ان انڈیا پہل میں سرگرمی سے شامل ہوں گی اور ہندستان میں مینوفیکچرنگ یونٹیں لگائیں گی، ٹکنالوجی کی منتقلی کریں گی اور عالمی سپلائی چین قائم کریں گی۔

ہند۔فرانس دفاعی تعاون اور رفائیل معاہدہ

دفاع کے نقطہ نظر سے وزیراعظم نریندر مودی کے دوروں میں سے سب سے اہم دورہ فرانس کا تھا۔ وزیر اعظم مودی نے فرانسیسی صدر فرانکوئیس ہولاندے کے ساتھ مختلف امور پر تبادلہ خیال کے بعد ہندستان اور فرانس نے ڈیفنس اور سیکورٹی سے متعلق معاہدوں پر دستخط کئے جن میں مہاراشٹر کے جیتاپور میں تعطل کا شکار نیوکلیائی پروجیکٹ بھی شامل ہے۔ لارسن اینڈ ٹیوبرا اور اریوا کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جس کا مقصد مقامی اشیاء کا استعمال کرکے لاگت کو کم کرنا اور جیتاپور پروجیکٹ کو مالی لحاظ سے قابل عمل بنانا ہے۔ اس معاہدہ سے ٹکنالوجی کی منتقلی اور ہندستان میں سودیشی نیوکلیائی توانائی کا فروغ بھی ہوسکے گا۔ این پی سی آئی ایل اور اریوا کے درمیان پری انجینئرنگ معاہدوں پر دستخط کئے گئے جس کا مقصد پلانٹ کے تمام پہلوں میں تکنیکی شفافیت لانا ہے تاکہ تمام متعلقہ فریقین (اریوا، الستوم اور این پی سی آئی ایل) اپنی قیمتیں طے کرسکیں اور پروجیکٹ کی لاگت میں اس مرحلے پر خطرات کے تمام عناصر کو شامل کرسکیں۔ گوکہ یہ معاہدہ سول نیوکلیائی توانائی کے لئے کیا گیا ہے تاہم جو ٹکنالوجی منتقل کی گئی ہے، اس کے دفاع کے شعبے میں بھی استعمال کے وسیع مواقع موجود ہیں اور یہ وزیراعظم مودی کے میک ان انڈیا پروجیکٹ کو تقویت فراہم کریں گے۔

دونوں رہنماؤں نے خلاء کے شعبے میں تعاون کے موضوع پر بھی تفصیلی بات چیت کی۔ انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) اور فرینچ نیشنل سنٹر فار اسپیس اسٹڈیز (سی این ای ایس) کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط کئے گئے جس کی رو سے ہندستان مزید دو سال تک انڈو فرینچ میگھا ٹراپکس سیٹلائٹ سے ڈاٹا حاصل کرسکے گا۔ اس سیارچہ کو 2011 میں ہندستانی خلائی گاڑی پی ایس ایل وی سے داغا گیا تھا۔ اس کے علاوہ دونوں خلائی تنظیموں کے مابین جو اہم معاہدے کئے گئے ان میں سیٹلائٹ ریموٹ سینسنگ، سیٹلائٹ کمیونیکیشن اور سیٹلائٹ میٹریولوجی وغیرہ شامل ہیں۔

تاہم سب سے اہم دفاعی معاہدہ جس پر دونوں ملکوں نے دستخط کئے، وہ ہے فرانس کی طرف سے 36 رفائیل لڑاکو طیاروں کی سپلائی کا معاہدہ۔ فرانس یہ جنگی

طیارے حتی الامکان جلد از جلد فراہم کرے گا۔ ہندستانی فضائیہ نے بہت پہلے ہی اپنی ضروریات کے لئے کثیر مقصدی 126 رفائیل طیاروں کو منتخب کیا تھا۔ ابتدا میں 18 طیارے درآمد کرنے کے بعد ان میں سے بڑی تعداد میں طیارے ایچ اے ایل میں تیار کئے جائیں گے۔ بہر حال اس معاہدہ میں اس وقت اڑچن پیدا ہوگئی جب فرانسیسی کمپنی نے ایچ اے ایل کے تئیں عدم اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ ایچ اے ایل میں تیار ہونے والے طیاروں کی ضمانت دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس اڑچن کی وجہ سے اس معاہدہ پر عمل درآمد نہیں ہوسکا۔ دریں اثنا ہندستانی فضائیہ کی فوری ضرورتوں کے مدنظر فرانس 36 طیارے سپلائی کرے گا، جن کے رکھ رکھاو کی ذمہ داری بھی فرانس کی ہوگی۔ اس دوران حکومت بقیہ طیاروں کے متعلق کوئی فیصلہ کرے گی۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے لئے میک ان انڈیا کی شرط کے ساتھ عالمی بولی لگائی جائے۔

ہند۔روس دفاعی تعاون

پچھلے پانچ دہائیوں کے دوران سوویت یونین اور اس کی تخریب کے بعد روس ہندستان کو دفاعی ساز وسامان سپلائی کرنے والا بنیادی ملک رہا ہے۔ اس لحاظ سے روس کے ساتھ دفاعی تعاون ہندستان کے لئے ہمیشہ اہم رہا ہے، کیوں کہ اس نے مصیبت کے وقت بھی ہمیشہ ہندستان کے ساتھ دیا ہے۔ صدر پوتن 11 دسمبر 2014 کو سالانہ چوٹی کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے، جو وزیراعظم مودی کے عہدہ سنبھالنے کے بعد ان کا پہلا دورہ تھا۔ چوٹی کانفرنس میں وزیراعظم مودی نے روسی ساخت کے طیارہ بردار جہاز آئی این ایس وکرمادتیہ کو دونوں ملکوں کے درمیان ٹھوس تعاون کی مثال قرار دیا اور کہا کہ گوکہ ہندستان کے امکانات وسیع ہوچکے ہیں تاہم روس اب بھی ہندستان کا چوٹی کا دفاعی پارٹنر رہے گا، یہ دونوں ملکوں کے مابین طویل مدتی دفاعی تعلقات کو جاری رکھنے کا اشارہ ہے۔

دونوں فریقین میک ان انڈیا پروگرام کے تحت ہندستان میں ہی روسی ٹکنالوجی سے ایم آئی 17 اور کاموو کے اے 226 ہیلی کاپٹروں کی تیاری پر رضامند ہوگئے ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں ملک ہلکے ٹرانسپورٹ طیاروں کے مشترکہ طور پر ڈیولپمنٹ اور تیاری جیسے زیر التوا پروجیکٹوں کو آگے بڑھا پر بھی رضامند ہوگئے ہیں۔ اسی طرح سخوئی اور ایچ اے ایل کے ذریعہ مشترکہ طور پر پانچویں جنریشن کے جوائنٹ فائٹر پلیٹ فارم بنانے پر بھی بات چیت ہوئی۔ روس نیوکلیائی طاقت سے لیس آکولہ کلاس آبدوز ہندستان کو پٹے پر دینے کے لئے رضامند ہوگیا ہے۔ اس سے پہلے وہ آئی این ایس چکر کو پٹے پر دے چکا ہے جو اس وقت زیر استعمال ہے۔

حال ہی میں پاکستان اور روس کے درمیان دفاع کے شعبے میں اور بالخصوص روسی ایم آئی 35 ہیلی کاپٹرس پاکستان کو فروخت کئے جانے کی خبروں نے ہندستان میں خدشات پیدا کردئے تھے۔ تاہم ہندستان میں روسی سفیر نے ان خدشات کو یہ کہتے ہوئے بے بنیاد قرار دیا کہ روس ایسا کچھ بھی نہیں کرے گا جس سے ہندستان کی سلامتی کو نقصان پہونچے۔ بعد میں خود پوتن نے خبررساں ایجنسی پی ٹی آئی کو دئے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ روس۔پاکستان تعلقات ہندستان کے دیرپا مفاد میں ہے۔

ہند۔آسٹریلیائی دفاعی تعاون

گذشتہ سال کے دوران ہندستان اور آسٹریلیا نے بھی علاقائی سلامتی اور انسداد دہشت گردی سمیت دیگر چیلنجز سے نمٹنے کے لئے دفاعی تعاون کو تیز کرتے ہوئے باہمی سیکورٹی تعاون کے لئے ایک فریم ورک قائم کیا۔ وزیراعظم نریندر مودی اور ان کے آسٹریلوی ہم منصب ٹونی ایبٹ نے باہمی گفتگو کے بعد سیکورٹی تعاون کے لئے ایک ایسا فریم ورک قائم کرنے سے اتفاق کیا جو دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعاون اور سلامتی کے شعبے میں گہرے تعلقات کا عکاس ہو۔ انہوں نے باہمی مفادات کے شعبوں میں تعاون کو تیز کرنے اور صلاح و مشورہ کے لئے ایک فریم ورک قائم کیا۔ اس کا بنیادی مقصد سمندری سیکورٹی کے شعبے میں تعاون کو مرکوز کرنا ہے، جیسا کہ وزیراعظم نے آسٹریلوی پارلیمنٹ سے اپنے خطاب میں کہا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سمندری سیکورٹی کے شعبے میں تعاون کو زیادہ بڑھانا ہوگا۔ ہمیں سمندروں میں مل کر کام کرنا ہوگا اور بین الاقوامی فورموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرنا ہوگا اور ہمیں بین الاقوامی قوانین اور عالمی ضابطوں کے احترام کے لئے کام کرنا ہوگا۔

وزیراعظم نے اس سے قبل اسی طرح کی اپیل میانمار میں منعقدہ مشرقی ایشیا اور آسیان چوٹی کانفرنسوں میں بھی کی تھی۔ اس کے نتیجے میں ہندستانی اور آسٹریلوی وزیراعظم دونوں ہی ایک ایکشن پلان پر متفق ہوگئے۔ اس ایکشن پلان کے مطابق دونوں کے مابین سالانہ چوٹی کانفرنس ہوگی، فارن پالیسی تبادلے ہوں گے اور رابطہ بڑھایا جائے گا۔ اس منصوبہ میں کثیر فریقی میٹنگوں میں ملاقات کے علاوہ وزرائے اعظم کی سالانہ میٹنگیں شامل ہیں۔ اس میں وزرائے دفاع کی سالانہ میٹنگیں، ڈیفنس پالیسی مذاکرات، دونوں افواج کے درمیان رابطہ بشمول اعلی سطحی دورے، فوجی افسران کے سالانہ مذاکرات، مشترکہ تربیت اور مستقل مشقیں نیز مستقل باہمی سمندری مشقیں شامل ہیں۔ اس میں ڈیفنس ریسرچ اور ڈیولپمنٹ میں تعاون کے امکانات تلاش کرنے کی بات بھی کہی گئی ہے۔

اس ایکشن پلان کی سب سے اہم بات انسداد دہشت گردی اور دیگر بین قومی جرائم پر ورکنگ گروپ کی سالانہ میٹنگ، انسداد دہشت گردی کے سلسلے میں تربیت میں تعاون اور دھماکہ خیز مادوں، بموں کے واقعات سے نمٹنے کے لئے تربیت کے لئے ماہرین کے تبادلے اور دیگر متعلقہ پہلو شامل ہیں۔ اس ایکشن پلان کی پیش رفت کا ادارہ جاتی طریقہ کار کے ذریعہ جائزہ لیا جائے گا، جس میں وزرائے خارجہ کے فریم ورک ڈائیلاگ اور وزارت دفاع کی میٹنگیں شامل ہیں۔

دیگر ممالک کے ساتھ دفاعی تعلقات

گذشتہ سال کے دوران ہندستان اور جنوبی کوریا اپنے دفاعی تعلقات کو مزید آگے بڑھانے پر متفق

ہوگئے۔وزیر اعظم نریندر مودی کے جنوبی کوریا کے دورے کے دوران جاری مشترکہ بیان میں دس میں سے سات نکات کا تعلق دفاعی تعاون پر مرکوز تھا۔ان میں جنوبی کوریا اور ہندستانی شپ یارڈوں اوران کی بحریوں کے درمیان تبادلے شامل ہیں۔ان میں پہلے جنوبی کوریا کے شپ یارڈوں میں ہندستانی بحریہ کے لئے جنگی جہازوں کی تیاری اور بعد میں ہندستانی شپ یارڈوں میں باہمی تعاون سے ان کی تیاری شامل ہے۔

اسی طرح گذشتہ سال کے دوران کناڈیائی اور ہندستانی کمپنیوں کے درمیان نیوکلیائی توانائی،ایرواسپیس اورڈیفنس کے شعبے میں متعدد کمرشیل معاہدوں کا اعلان کیا گیا۔ان معاہدوں میں سے ایک کے تحت کناڈیائی کمپنی کیمیکو اگلے پانچ برسوں تک ہندستان کو سات ملین پاؤنڈ یورینیم سپلائی کرے گی۔یہ سودا کناڈا ہند وستان نیوکلیائی تعاون معاہدہ کی وجہ سے ممکن ہوسکا ۔

اسی طرح ماریشس کے ساتھ دفاعی تعاون میں اضافہ کرنے کا معاہدہ ہوا۔ماریشس کے ساتھ ہندستان کے روایتی قریبی دفاعی تعلقات رہے ہیں۔2نومبر 2014 کواپرواسی دیوس تقریبات میں شرکت کے لئے وزیر خارجہ سشما سوراج کے ماریشس کے دورے کے دوران ہندستانی بحریہ اور ماریشس کے کوسٹ گارڈ کے درمیان بحرہند کی سلامتی اورتحفظ بنانے کے اقدامات ان کے ایجنڈے میں سرفہرست رہا۔تقریب کے دوران ہندستانی بحریہ اور ماریشس کوسٹ گارڈ کے درمیان تعاون کو مستحکم کرنے کے لئے ہندستان کی تین اہم جنگی جہاز ماریشس کے سمندروں میں کھڑے رہے۔

ایک اور ملک جس کے ساتھ ہندستان کے قریبی دفاعی تعلقات ہیں،وہ ہے اسرائیل۔دونوں ملک انسداد دہشت گردی کے شعبے میں باہمی تعاون کررہے ہیں۔اسرائیل ہندستان کو جدید ترین دفاعی ساز وسامان سپلائی کررہا ہے ۔ان میں میزائل اور بغیر پائلٹ کے ایریل وہیکلس شامل ہیں۔گذشتہ برس باہمی تعاون میں کافی اضافہ ہوااور وزیراعظم نریندر مودی اگلے برس تک اسرائیل کا دورہ کریں گے،جوکسی بھی ہندستانی وزیراعظم کا اسرائیل کا پہلا دورہ ہوگا۔

خلاصہ

دنیا کے متعدد ملکوں کے ساتھ ہندستان کے دفاعی تعلقات میں قابل ذکر اضافہ ہوا ہے۔یہ بین الاقوامی برادری میں ہندستان کے روشن مستقبل کی علامت ہے۔اس کے علاوہ یہ ہندستان کے دفاعی فورسیز میں ان کے بڑھتے ہوئے اعتماد کا بھی مظہر ہے۔اب زیادہ ممالک اپنی سلامتی کو مستحکم کرنے کے لئے ہندستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔آنے والے دنوں میں یہ تعاون مزید بڑھے گا اور میک ان انڈیا پروگرام،جس میں ہندستان کو بدلنے کی صلاحیت ہے،کے لئے بنیاد کا کام کرے گا۔

(بشکریہ ورشا گپتا)

☆☆☆

آسام کے نلباڑی میں میگا فوڈ پارک

☆اشیائے خوردنی کی قدروقیمت میں اضافہ کرکے نیز خوراک کی بربادی کو کم کرکے اور خوردنی اشیا خصوصا جلد خراب ہونے والی اشیا کی سپلائی چین کے ہرایک مرحلے پر نقصانات کو کم کرکے خوراک کی ڈبہ بندی کے شعبے کو فروغ دینے کا مقصد سے خوراک کی ڈبہ بندی کی صنعتوں کی وزارت 2008 سے ملک میں میگا فوڈ پارک اسکیم پر عمل درآمد کررہی ہے۔کھیت سے صارفین کو تازہ اشیا کی فراہمی کے ساتھ خوراک کی ڈبہ بندی کے لیے جدید ترین بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کی غرض سے میگا فوڈ پارکوں کے قیام کے لیے 50 کروڑ روپے تک کی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ایک میگا فوڈ پارک کم از کم 50 ایکڑ رقبہ میں قائم ہوتا ہے۔مشترکہ سہولیات اور بہتر بنیادی ڈھانچے سینٹرل پروسیسنگ سینٹر میں قائم ہوتے ہیں نیز خوراک کی ابتدائی ڈبہ بندی اور ذخیرے کا بنیادی ڈھانچہ پرائمری پروسیسنگ سینٹر (پی پی سی) اور کلکشن سینٹر کی شکل میں کھیت کے قریب تعمیر ہوتا ہے۔خوراک کی ڈبہ بندی کی صنعتوں کی وزارت نے آسام کے نل باڑی میں میسرز نارتھ ایسٹ میگا فوڈ پارک پرائیویٹ لمٹیڈ کے لیے ایک میگا فوڈ پارک کو منظوری دی تھی۔آسام کے نلباڑی ضلع میں تیہو کے مقام پر پارک کا سینٹرل پروسیسنگ سینٹر کے قیام کا کام مکمل ہوگیا ہے اور آسام کے وزیراعلیٰ جناب ترون گوگوئی اور خوراک کی ڈبہ بندی کی صنعتوں کی وزیر مملکت محترمہ ہرسمرت کور بادل نے 28 مئی 2015 کو اس سینٹر کا افتتاح کیا۔اس موقع پر امور داخلہ کے وزیر مملکت جناب کرن ریجی جو بھی موجود تھے۔نارتھ ایسٹ میگا فوڈ پارک 76 کروڑ روپے کی لاگت سے 50 ایکڑ رقبہ میں قائم کیا گیا ہے۔اس پروجیکٹ میں چھوٹی اور درمیانی صنعتوں (ایس ایم ای) کے لیے پوری طرح فعال صنعتی شیڈز کی سہولیات،فوڈ پروسیسنگ اکائیوں کو پٹے پر دینے کے لیے صنعتی پلاٹس،10000 میٹرک ٹن (ایم ٹی) کے ذرائع میئر ہاؤس،3000 ایم ٹی کولڈ اسٹوریج،گندے پانی کا مشترکہ ٹریٹمنٹ پلانٹ،کوالٹی کنٹرول لیبس وغیرہ کی سہولیات موجود ہیں۔پارک میں صنعت کاروں کے دفاتر اور دوسرے استعمال کے لیے ایک مشترکہ انتظامی عمارت بھی ہے۔نگاؤں،بدرپور،تنسکیا،باراپانی،کرشنائی اور کاجل گاؤں میں 6 پی پی سی کے قیام کی بھی تجویز ہے جس میں کھیتوں کے قریب ابتدائی پروسیسنگ اور ذخیرے کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔اس موقع پر امور داخلہ کے وزیر مملکت جناب کرن ریجی جو نے کہا کہ میگا فوڈ پارک شمالی مشرق کے کسانوں کی کافی مدد ہوگی۔انہوں نے کہا کہ شمال مشرقی خطہ میں خوراک کی ڈبہ بندی کی کافی صلاحیت موجود ہے اور حکومت نے یہاں خوراک کی ڈبہ بندی کے شعبے کے علاوہ خطہ میں نامیاتی کاشت کے فروغ کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔

☆☆☆

دلیپ سنہا

کیا علاقائی تعاون بہتر متبادل ہے؟

قدرتی وسائل کے حد سے زیادہ استعمال کی وجہ سے برباد ہوتی دنیا میں ہندستان کی قدرت کے ساتھ رہنے کی قدیم فلاسفی کے نوجوان نسل اور جدید ذہن والے افراد کو یکساں ورفوری طور پر متاثر کیا ہے۔اگرچہ ابھی یہ بتانا قبل از وقت ہوگا کہ مذکورہ بالا اقدامات میں سے کتنے کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ نتیجہ اخذ کرنا نامناسب نہیں ہے کہ یہ جنگ عظیم کے بعد کثیر جہتی اداروں کے کردار اور مقاصد سے کچھ منفرد ہے۔ اب یہ ذمہ داری مغرب اور ایسے اداروں میں شامل طاقتور عناصر کی ہے کہ وہ اپنے کثیر فریم ورک کی تجدید کریں تاکہ نئے بین اقوامی حقائق اور تقاضوں کی صحیح عکاسی کی جاسکے۔

مضمون نگار اقوام متحدہ اوریونان کے سفیر رہ چکے ہیں۔

مشرق ۔مغرب تعلقات میں دوبارہ سے راہ پاتی کشیدگی اور مسلسل عالمی بحران سے بین الاقوامی تعلقات میں ابتری آرہی ہے اور کثیر جہتی تنظیموں کی راہ مسدود ہورہی ہے۔ 1990 کے اوائل میں عالم گیریت اور جمہوریت سے پیدا ہونے ولولہ اور خوشی کافور ہوتی جارہی ہے۔ بڑھتی بے روزگاری، عدم مساوات کی چوڑی ہوتی خلیج اور مذہبی تنازعات نے عالم گیریت کے گن گان کرنے والے علم برداروں کی ہوا نکال کر رکھ دی ہے۔

حوصلہ مند منصوبوں کے باوجود افغانستان، عراق، لیبیا اور جنوبی سوڈان جیسے ممالک میں استحکام قائم کرنے میں بین اقوامی برداری کی ناکامی سے مداخلت آمیز پالیسیوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔اگر اس کا کچھ اثر ہوا ہے تو وہ یہ کہ ترقی پذیر ممالک' مغربی ممالک کے ان اقدامات کو ملک کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں۔ان اور دیگر ممالک میں پھیلی بدنظمی ، انسانی تباہی اور وسیع پیمانے پر ہجرت اور ترک وطن کا باعث بنی ہے۔

طاقتور بین اقوامی دہشت گرد تنظیموں کے عروج سے جن میں علاقوں پر قبضہ کرنے ، بین براعظمی سطح پر فوج میں بھرتی کرنے اور چندہ جمع کرنے کی صلاحیت ہے' عالمی نظام کو ایک نئی طرح کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔موجود کثیر جہتی تنظیمیں دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی نظام کے ایک حصے کے طور پر معرض وجود میں آئی ہیں۔انہوں نے سرد جنگ اور مخالف فوجی اتحادیوں اور اقتصادی تنظیموں کے مابین چپقلش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔لیکن کیا آج کی مشرق۔مغرب کے نفاق نے ان کو ایک بڑے خطرے سے روبرو نہیں کردیا ہے؟ اور کیا موجودہ کثیر جہتی فریم ورک اس خطرہ سے نبرد آزما ہو سکے گی۔

مشرق۔مغرب کشیدگی کا احیا:

مشرق۔مغرب کے مابین کشیدگی نے عجیب اور تکلیف دہ احساس کو دوبارہ زندہ کردیا ہے۔سرد جنگ کا خاتمہ اور مختصر مدت کے لئے محسوس ہوتا تھا۔ جرمنی کے شلوس ایسماؤ (Schloss Elmass) 7 اور 8 جون کو منعقد ہونے والی جی 7 چوٹی کانفرنس میں مغربی ممالک کے رہنماؤں نے یوکرین سے متعلق روس کو ایک سخت پیغام بھیجا تھا۔وہ کریمیا پر اس کا قبضہ قبول کرنے کو تیار نہیں تھے اور 'روس پر دباؤ بڑھانے کی غرض سے اس پر مزید پابندیاں عائد کرنے کے حق میں تھے''۔البتہ صدر پوتن کا کریمیا سے دست برداری کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اس علاقہ میں روس نژاد افراد آباد ہیں جنہوں نے یوکرین سے علاحدگی کا فیصلہ کرلیا ہے اور مارچ 2014 میں رائے دہی کے ذریعے روس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پوتن مشرقی یوکرین میں روس نژاد افراد کو فراہم کی جارہی امداد کو بھی روکنے کو تیار نہیں ہیں۔روس مغرب سے بھی اس لئے ناخوش ہے کیوں کہ وہ اپنے فوجی اتحاد ناٹو کو اس کی ناک کے نیچے وسعت دے رہا ہے۔پہلے کے وارسا معاہدہ کے کم از کم دس ارکان نے ناٹو کی رکنیت اختیار کرلی ہے۔ روس کو خطرے کا احساس ہے اور وہ سیاسی مدد اور تجارتی مفادات کی خاطر چین سے اپنے تعلقات مستحکم کررہا ہے۔

روس پر عائد پابندیوں سے یوروپی یونین پر بھی اثر پڑا ہے۔روس اس کا تیسرا سب سے بڑا اتحادی رفیق ہے اور اس کی ایک تہائی توانائی درآمدات کا وسیلہ بھی۔ یوروپ نے متزلزل مشرق سے وسطی پر اپنے انحصار کو کم

کرنے کے لئے روس سے تیل اور گیس کی درآمدات میں بتدریج اضافہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کو اپنی مصنوعات کے لئے روس کی خوش حال منڈی بھی حاصل ہوگئی ہے۔ 2012 میں دونوں ممالک کے مابین تجارت اپنے عروج پر تھی۔ اگرچہ یوروپی یونین توانائی کی ضروریات کے لئے روس پر اپنا انحصار کم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن مقابلہ جاتی متبادل کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس سمت میں کارروائی کافی سست ہے۔

چین۔ روس تقسیم سے پہلے سرد جنگ کے اوائل کی صورت حال کی وجہ سے مغرب چین پر بھی نشانہ سادھ رہا ہے۔ اگرچہ جی 7 مالک نے نام نہیں لیا ہے لیکن اعلانیہ میں کئے گئے ذکر سے یہ صاف ظاہر ہے ''مشرق اور جنوبی چینی سمندر میں کشیدگی ہمارے لئے باعث تشویش ہے۔ ہم تنازعات سے پرامن حل کے خواہاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ دنیا میں سمندروں کا استعمال قانون کے مطابق آزاد اور بلاروک ٹوک ہو، ہم ڈرانے، دھمکانے، زور زبردستی کرنے کے سخت مخالف ہیں اور ہر اس یکطرفہ کارروائی کی بھی مخالفت کرتے ہیں جو موجودہ صورت حال میں کسی تبدیلی کی متحمل ہو۔ مثال کے طور پر وسیع پیمانے پر زمین کی بازیابی''۔

کیا سرد جنگ واپس آ گئی ہے؟ ماہرین ایسا نہیں کہتے اور اس کی معقول وجہ بھی ہے۔ دنیا میں ابھی اس طرح کی کشیدگی صورت حال نہیں ہے جس طرح کی دوسری جنگ عظیم کے بعد پیدا ہوئی تھی اور جس نے دنیا کو تیسری جنگ کے دہانے پر لاکھڑا دیا تھا۔ آج ہم زیادہ مربوط اور متحد ہیں۔ متعدد مشترکہ مفادات کی خاطر آپسی چپقلش اور محاذ آرائی سے گریز کیا جاتا ہے۔ ممالک اپنے مسائل پر بات چیت کے لئے بین اقوامی تنظیموں سے رجوع کرتے ہیں۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ درجہ حرارت میں واضح کمی واقع ہوئی ہے اور ساتھ ہی ان تنظیموں کے عزم میں بھی جن کو بڑی طاقتوں کے مابین سرد اور معاندانہ لہروں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔ ان کو فیصلے کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں اور اس وجہ سے ممالک تعاون کے لئے اپنے علاقائی گروپوں کے پاس واپس جارہے ہیں۔

جی۔ 20: 1999 میں عالمی بحران پر بات چیت کیلئے درجن بھر ممالک کا اجتماع جی۔20 کے وجود کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ 2008 کے عالمی مالی بحران سے نبرد آزما ہونے میں اس گروپ کی کارکردگی کارآمد رہی۔ وقتاً فوقتاً اس کی میٹنگیں ہوتی رہی تھیں۔ فی الوقت ایسے کسی عالمی عمل کے لئے فورم تصور نہیں کیا جاتا۔ گزشتہ برس نومبر برسبین میں جی20 کے اعلامیہ میں شامل باتوں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اس کی اہم اپیلوں میں سے ایک کا تعلق بین اقوامی مالی فنڈ میں کوٹوں اور حکمرانی میں اصلاحات سے تھا جس کا ذکر کوٹوں کے بارے میں پندرہویں جائزے میں کیا گیا ہے اور جس کو بیس فی صد منظور کیا جاچکا تھا'' اور اگر یہ سال کے آخر تک نہیں ہو پاتا تو ہم آئی ایم ایف سے کہیں گے کہ وہ اپنے موجودہ کام کو جاری رکھے اور متبادل کے طور پر اگلے اقدامات کے لئے تیار رہے''۔ یہ بات اعلامیہ میں کہی گئی تھی۔ یہ ابھی بھی معرض التوا میں ہے حالاں کہ اس تبدیلی کی منظوری میں شامل اہم ممالک جی20 کے ارکان ہیں۔

اقوام متحدہ کے سلامتی کونسل: اقوام متحدہ میں سرد جنگ کے بعد سلامتی کونسل کی سرگرمیاں تھم گئی ہیں اور وہ انسانیت پر مبنی اپیلوں کے ذریعے معمولات کو سلجھانے کی اپنی پرانی روش پر واپس پہنچ گئی ہے۔ ادھر تنازعات اب بھی بلاروک ٹوک سر ابھارتے رہتے ہیں۔ اس کا آخری امن بحالی مشن جنوبی سوڈان میں 2011 میں بھیجا گیا تھا۔ وہ آخری مرتبہ تھا جب اس نے لیبیا میں فوجی کارروائی کی اجازت دی تھی، چاہے وہ سوالوں کے گھیر میں گھر گئی ہو۔ مغرب کی رہنمائی میں اتحادیوں کی طرف سے لیبیا پر بمباری کی وجہ سے سلامتی کونسل کے پانچ مستقبل ارکان کے درمیان بیس برسوں سے چلا آرہا تعاون ختم ہوگیا تھا۔ روس اور چین نے ایسی قرارداد کو پاس نہیں ہونے دیا۔ گزشتہ مارچ میں انہوں نے شام کے خلاف ایک قرارداد کو ویٹو کردیا اور اس کے خلاف فوجی کارروائی کو منظور نہیں ہونے دیا۔

سلامتی کونسل میں اصلاحات پر مذاکرات بھی نظر انداز کردیئے گئے۔ اقوام متحدہ سکریٹری جنرل پطرس غالی کی رپورٹ ''ایجنڈا برائے امن'' جون 1992 میں سلامتی کونسل کو سونپی گئی تھی۔ اس رپورٹ میں اصلاحات شروع کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ اس موضوع پر 2005 میں مذاکرات اپنے عروج کو پہنچے۔ اگرچہ بیشتر اراکین نے جن میں چند مستقل اراکین بھی شامل ہیں، اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا لیکن اس کی نوعیت پر کوئی اتفاق رائے پیدا نہیں ہوسکا اور اس طرح سلامتی کونسل منقسم اور عالمی سطح پر اپنے اختیارات کے حصول کے لئے آج بھی سرگرداں ہے۔

جی۔ 7(G-2)کا احیا: مغربی ممالک دوبارہ سے جی۔7 کی پناہ میں چلے گئے جو ایک ایسا مشاورتی کلب ہے جس کی تشکیل 1975 میں داخلی اصلاح کے لئے کی گئی تھی۔ روس کو شامل کرکے جی 8 کا خیال شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکا تھا۔ اس کا اثر اس کے اعلامیوں میں جمع کئے گئے مواد اور لہجے پر پڑا۔ روس کی عدم شمولیت کی وجہ سے لہجے کی نرمی غائب ہوگئی اور روس کو نکال دیا گیا اور سربراہ کانفرنس کی جگہ تبدیل کرکے سوچی (Suchi) سے برسلز (Brussels) کردی گئی ہے۔ اب جی۔7 کے اعلامیوں میں روس اور چین کو نشانہ ہی نہیں بتایا جاتا ہے بلکہ ترقی پذیر ممالک کے مطالبات کے تئیں موقف میں سختی آ گئی ہے۔

الماؤ (Elmau) میں منعقد جی۔7 کے اعلامیہ میں دنیا کے لئے مغرب کے ایجنڈا افشاں کیا ہے حالاں کہ اس کے کثیر جہتی نفاذ کی مغرب کی صلاحیت سوالوں کے گھیرے میں ہے۔ تجارتی مذاکرات اس کی ایک عمدہ مثال ہیں۔ پندرہ برس پہلے دوحہ میں منعقد عالمی تجارتی مذاکرات جن کو دوحہ ترقیاتی راؤنڈ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، مغرب کے تجارتی سہولیات معاہدے کے اخراج کے بعد سے اپنی سمت کے متلاشی ہیں۔ جی۔7 نے اس معاہدے کی جلد تصدیق کا مطالبہ کیا ہے تاکہ دسمبر میں

نیروبی میں منعقد ہونے والی ڈبلیوٹی او وزارتی کانفرنس تک اس کو نافذ کیا جاسکے۔اس راؤنڈ میں شامل دیگر امور کے لئے جن کی بدولت ان کو ترقیاتی راؤنڈ کا نام دیا گیا، کسی جلدی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا ہے۔

الماؤ اعلامیہ میں اس مجموعی معاہدوں پر زور دیا گیا ہے جو ملکوں کے چنندہ گروپ آپس میں طے کرسکتے ہیں۔ عالمی تجارتی نظام کی حیثیت کم کرنے کی عمومی طور پر تردید کی جارہی ہے۔''کثیر جہتی تجارتی نظام کی مضبوطی ترجیحات میں شامل ہے، ہم اعلی معیار کے نئے علاقائی آزاد تجارتی معاہدوں کی کوششوں کا بھی خیر مقدم کرتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ مجموعی مذاکرات بشمول خدمات کی تجارت (ٹی آئی ایس اے)، اطلاعاتی تکنالوجی معاہدے کی وسعت (آئی ٹی اے) اور ماحولیاتی اشیا معاہدہ (ای جی اے) پر بھی تیزی سے اقدامات کئے جائیں گے''۔ یہ بات اعلامیہ میں کہی گئی ہے۔اس کے علاوہ بین بحرالکاہل شراکت (ٹی اینڈ پی) اور بین اوقیانوسی سرمایہ کاری شراکت (ٹی ٹی آئی پی) جن میں کچھ مغربی ممالک کی دلچسپی ہے بھی، ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ اعلامیہ میں یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ یہ معاہدے شفاف، اعلی معیار کے (مخدوش) اور مربوط ہوں گے'' اور عالمی تجارتی تنظیم کے فریم ورک کے مطابق ہوں گے''۔ عالمی تجارتی تنظیم بیس برس پہلے اس خیال سے کیا گیا تھا کہ کہیں عالمی تجارتی نظام نوڈلس کا پیالہ بن کر نہ رہ جائے۔

آب و ہوا کی تبدیلی: اس سال پیرس میں منعقد ہونے والی آب وہوا کی تبدیلی سے متعلق اقوام متحدہ فریم ورک کی کنونشن کے تحت پارٹنر (Co P-21) کی اکیسویں کانفرنس سے آب وہوا کی تبدیلی سے متعلق مذاکرات ایک نئے دور میں داخل ہورہے ہیں۔ پیرس میں ایک نئے معاہدے کو حتمی شکل دینے کا امکان ہے جس سے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں ہر ملک کے قومی سطح پر متعلق کئے گئے تعاون کو یقینی بنایا جائے گا۔اس کا مقصد عالمی عمومی درجہ حرارت میں اضافہ کو 2050 تک دو ڈگری سیلیس سے کم رکھنا ہے۔لیکن ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ یہ رضا کارانہ تعاون عالمی اخراج کی مطلوبہ تخفیف میں کس طرح معاون ثابت ہوگا۔آئی پی سی سی کا اندازہ ہے کہ 2010 کے بعد سے 2050 تک دو ڈگری کے نشانہ کو حاصل کرنے کے لئے 40 سے 70 فی صد تک تخفیف کرنی ہوگی۔

یہ بات اب واضح ہوچکی ہے کہ 1992 کے یو این ایف سی سی ایل میں مذکور ''مشترکہ لیکن مختلف ذمہ داری'' کے اصول کو طاق نسیاں کردیا جائے گا۔اس طرح 1997 میں کیوٹو پروٹوکول میں طے کئے گئے زیادہ سے کم اخراج میں تخفیف کے نشانوں کے تصور کو بھی نظر انداز کردیا جائے گا۔ترقی یافتہ ممالک جن کا مجموعی کاربن اخراج عالمی حرارت کا موجب ہے۔نو واردوں کو جگہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔نو واردین کو کاربن اخراج کے لئے دستیاب قلیل فضائی جگہ سے کام چلانا پڑے گا۔ان کو ماحول دوستانہ تکنالوجی کی منتقلی میں رعایتوں کی امید نہیں کرنی چاہئے۔ان کو یہ تکنالوجی بازار سے خریدنی پڑے گی۔یہ دیکھنا ابھی باقی ہے کہ آیا 2009 میں کوپن ہیگن کی سربراہ کانفرنس میں مغربی ممالک نے نئے معاہدے کے لئے جو وعدے کئے ہیں، وہ وفا ہوئے ہیں کہ نہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ ترقی پذیر ممالک کو اخراج کے مشکل قواعد وضوابط کی پیروی کرتے ہوئے ہی اپنے ترقیاتی اہداف حاصل کرنے ہوں گے۔

اس طرح کے عالمی ماحول میں ترقیاتی تعاون کو فروغ دینے میں مدد ملنا مشکل ہے۔ ہندستان جیسے ممالک جن کو معاشی نمو کے لئے بیرونی سرمایہ کاری اور برآمدات کے لئے بازار کی ضرورت ہے۔مشکلات کا سامنا ہے۔ترقی یافتہ ممالک جو اپنی کمزور نمو اور غیر مقابلہ جاتی معیشتوں سے جوجھ رہے ہیں۔ان کوششوں میں روڑے اٹکاتے ہیں۔یہ ممالک نہ صرف امداد دینے میں نہ فکر کرتے ہیں بلکہ اپنے بازاروں خاص طور پر زرعی مصنوعات کے بازاروں کو کھولنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ اپنی کمپنیوں کو بیرونی مقابلہ سے محفوظ رکھنے کے لئے نت نئے اور جدید حربے اپناتے ہیں اور ان کو مزید مستحکم کرنے کے لئے ماحولیاتی اور مزدوری معیارات طے کرنے اور دانشورانہ املاک سے متعلق معاملات اٹھاتے ہیں۔

پڑوسیوں کے ساتھ ہندستان کی حکمت عملی: کثیر جہتی تنظیموں کی اصلاح کے لئے یہ مناسب وقت نہیں ہے۔ اپنے سیاسی اور اقتصادی مفادات کے تحفظ کے لئے ممالک اپنے علاقائی گروپوں کو رجوع کررہے ہیں۔ایسی صورت حال میں ہندستان کی کارکردگی قابل ستائش ہے۔اس نے ہمسایوں پر دھیان دیا ہے۔ان سے تعلقات استوار کئے ہیں اور ان کے ساتھ اقتصادی تعاون کو فروغ دیا ہے۔اس کی خارجہ پالیسی مشکل حالات میں دوستوں اور ہمسایوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے لئے اس کے عزم کی عکاس ہے۔ بنگلہ دیش کے ساتھ دیرینہ سرحدی تنازعہ کے حل کے لئے کی گئی دوطرفہ کوششوں کے علاوہ اس نے بنگلہ دیش، بھوٹان، ہندستان اور نیپال پر مشتمل چار ملکوں کے مابین گاڑیوں کی آمد ورفت سے ایک کثیر جہتی معاہدے کے لئے پہل کی ہے۔

اپنے قریبی ہمسایوں کے علاوہ ہندستان اس سال کے اواخر میں 54 افریقی ممالک کی ہند-افریقہ سربراہ کانفرنس کی میزبانی کررہا ہے۔1983 میں این اے ایم (نام) سربراہ کانفرنس کے بعد ہندستان میں غیر ملکی سربراہوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوگا۔ یہ اس حقیقت کے باوجود ہے کہ ہندستان ان ممالک کو چین کی طرح مالی امداد دینے سے قاصر ہے اور بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹوں کی چین کی کمپنیوں کی صلاحیت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ہندستان کی طاقت اس کے انسانی وسائل کی ترقی اور اس کی اطلاعاتی تکنالوجی میں مضمر ہے اور اس کو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا ہوگا۔

برکس: جہاں تک بین اقوامی مالیہ کا تعلق ہے، ہندستان برکس میں ایک نہایت فعال کردار ادا کررہا ہے۔ برکس ترقیاتی بینک کے قیام کی اس کی تجویز تنظیم نے منظور کرلی ہے اور نیو ڈیولپمنٹ بینک کے نام سے موسوم نیا بینک اگلے سال سے کام کرنا شروع کردے گا۔جیسا کہ طے پایا ہے، اس کا پہلا صدر ہندستان ہوگا۔ یہ بینک پچاس بلین امریکن ڈالر کے سرمایہ سے شروع ہوگا اور ترقیاتی پروجیکٹوں کو رقوم فراہم کرے گا۔مختلف ملکوں کو ادائیگی کے توازن سے متعلق مطالبات کے پیش نظر کرنسی ریزرو کا انتظام بھی کیا جارہا ہے۔دیگر ممالک ان کے معاشی سائز کے مطابق موجودہ عالمی تجارتی اداروں میں

اختیارات سہولیات دینے سے مغرب کے انکار سے برکس کے قیام کی ضرورت پڑی۔ ان اداروں کی طرف سے غیر منصفانہ اور ستم گرانہ ماحولیاتی اور انسانی حقوق کی شرائط نے ترقی پذیر ممالک کو پریشان کررکھا ہے' نئے برکس اداروں کا قیام اس سمت میں خوش آئند قدم ہے۔

علاقائی تعاون کے فروغ میں صرف ہندستان ہی کوشاں نہیں ہے۔ چین اپنی اقتصادی طاقت کی بنیاد پر اپنا خود کا ترقیاتی بینک ایشین انفرااسٹرکچر انوسٹمنٹ بینک قائم کرنا چاہتا ہے جو سوبلین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری سے شروع کیا جائے گا۔ ہندستان سمیت 57 ممالک پہلے بھی اس سے رجوع کرچکے ہیں۔ عالمی تجارتی تنظیم کی قیمت پر اپنے امریکی اوشنیالیہ اشیا کی چنندہ ممالک کے مابین قریبی اقتصادی تعلقات قائم کرنے کی غرض سے بین بحرالکاہل شراکت اور تجارتی سرمایہ کاری معاہدے کی تگ ودو میں مصروف ہے۔

بین اقوامی یوم یوگ : ہندستان کی پرانی اور پائیدار روایات اور کثیر جہتی نظام کے تئیں اس کے حوصلے خصوصاً اقوام متحدہ کے لحاظ سے اس کے ولولے نے اس کو ان کوششوں کے لئے مجبور کردیا جس کے دنیا بھر کے لوگوں ایسی کارکردگی کے لئے ایک ساتھ جمع کیا جاسکے جو انفرادی بھی ہو اور اتنی ہی سماجی بھی۔

بڑے عالمی سیاسی' اقتصادی اور ماحولیاتی مسائل کا حل تلاش کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اس کی ذمہ داری جتنی کثیر جہتی تنظیموں اور ممالک پر عائد ہوتی ہے' اتنی ہی افراد پر۔ ہر ایک اس میں کیا کردار ادا کرسکتا ہے۔ اس کے لئے بیداری کی ضرورت ہے جو آغاز کی پہلی کڑی ہے۔ بین اقوامی یوم یوگ کی پہل ہندستان کی طرف سے اٹھایا گیا ایک چھوٹا قدم ضرور ہے' ساتھ ہی یہ بین اقوامی اتفاق رائے پیدا کرنے اور کثیر جہتی نظام کے ذریعے ایک قومی تجویز کو فروغ دینے کی ہندستان کی اس تجویز کو 175 ممالک کی ریکارڈ تعداد کی حمایت حاصل تھی اور اس کو اقوام متحدہ جنرل اسمبلی میں اتفاق رائے سے منظور کرلیا گیا۔

یہ ایک ایسے ملک کی نرم حکمت عملی کی منجھی ہوئی شاندار مثال ہے جو دسیوں برسوں سے اقوام متحدہ کی تجدید اور بہتری کے لئے کوشاں ہے تاکہ وہ جنگ عظیم کے مابعد دنیا میں صورت حال کو برقرار رکھنے کی بجائے تبدیلی کے ایجنٹ کے طور پر کام کرے اور آبادیاتی نظام نسلی امتیاز کے خلاف ترقی کی حمایت میں اپنا کردار ادا کرے۔

قدرتی وسائل کے حد سے زیادہ استعمال کی وجہ سے برباد ہوتی دنیا میں ہندستان کی قدرت کے ساتھ رہنے کی قدیم فلاسفی کے نوجوان نسل اور جدید ذہن والے افراد کو یکساں اور فوری طور پر متاثر کیا ہے۔ اگرچہ ابھی یہ بتانا قبل از وقت ہوگا کہ مذکورہ بالا اقدامات میں سے کتنے کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ نتیجہ اخذ کرنا مناسب نہیں ہے کہ یہ جنگ عظیم کے بعد کثیر جہتی اداروں کے کردار اور مقاصد سے کچھ منفرد ہے۔ اب یہ ذمہ داری مغرب اور ایسے اداروں میں شامل طاقتور عناصر کی ہے کہ وہ اپنے کثیر فریم ورک کی تجدید کریں تاکہ نئے بین اقوامی حقائق اور تقاضوں کی صحیح عکاسی کی جاسکے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو کثیر جہتی اور متعلقہ اداروں کو لاحق خطرہ ان کو ناکارہ بنا سکتا ہے۔

☆☆☆

عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر وزیر اعظم نے کدمب کا پودا لگایا

☆ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر ریس کورس روڈ کے لان میں کدمب (Neolamarckia Cadamba) کا پودا لگایا۔ اس موقع پر بولتے ہوئے وزیر اعظم نے ملک کے ہر کنبے سے زور دے کر کہا کہ آنے والے بیساکھ کے موسم میں ہر کنبے کو کم از کم ایک پودا ضرور لگانا چاہئے اور کنبے کے ذریعہ اگائے گئے درختوں کی تعداد میں اضافے کا افتخار حاصل کرنا چاہئے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح ایک عام آدمی کو دنیاوی چیزوں کی ملکیت سے فخر کا احساس ہوتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دھرتی ماں پر تباہ کن حالات سے محفوظ رہ کر زندگی گزارنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ فطرت سے ہم آہنگ رہتے ہوئے زندگی گزاری جائے۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے اس پودے کے قریب ہی ایک مٹی کا مٹکا بھی رکھا جو پانی کی بچت کرنے اور پودے کو باقاعدہ طور سے سینچے جانے کا روایتی طریقہ رہا ہے۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے ہندی کی معروف شاعرہ سبھدرا کماری چوہان کی ایک نظم کے یہ دو مصرعے بھی سنائے۔ یہ کدمب کا پیڑ اگر ماں ہوتا یمنا تیرے میں بھی اُس پر بیٹھ کنہیا بنتا دھیرے دھیرے

ایک دیگر پروگرام میں ماحولیات اور تبدیلی آب و ہوا کے محکمے کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب پرکاش جاوڈیکر نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ وسائل کے استعمال کا ایک ایسا طریقہ وضع کیا جائے، جس کے ذریعہ کم سے کم وسائل کے استعمال سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ انہوں نے ملک و قوم سے زور دے کر کہا ہے کہ وسائل کے زیادہ سے زیادہ ذمہ دارانہ استعمال کے لئے اپنی زندگیوں میں کم از کم ایک تبدیلی ضرور پیدا کی جائے۔ اس تبدیلی کی عکاسی آپ کے روزمرہ کے کام کاج اور طریقۂ عمل سے ہونی چاہئے۔ وزیر موصوف نے زور دے کر یہ بات بھی کہی کہ ماحولیات کے تحفظ اور قدرتی وسائل کے زیاں کو روکنے کی سمت میں سماج اور معاشرے کے ہر فرد کی کلیدی ذمہ داری ہے۔ جناب جاوڈیکر نے مزید کہا کہ سبھی لوگوں کو ماحولیاتی نتائج سے باخبر رہتے ہوئے تبدیلیوں کے ایک نمائندے کی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ 2050 تک دنیا کی آبادی 9 ارب ساٹھ کروڑ ہوجانے کا امکان ہے اور اس آبادی کو بسانے کے لئے تین سیاروں کی ضرورت ہوگی تاکہ زندگی اور وسائل کا معقول استعمال جاری رکھا جاسکے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال عالمی یوم ماحولیات کا پیغام ہے، سات ارب خواب اور ایک سیارہ۔ وسائل کا محتاط استعمال۔ جناب جاوڈیکر نے صنعتوں اور معاشرے سے بھی زور دے کر یہ بات کہی کہ ماحولیاتی ذمہ داری کی ادائیگی میں، اشیاء کے کم سے کم استعمال، ان کا دوبارہ استعمال اور انہیں بدل کر پھر سے قابل استعمال بنانے سے متعلق تین آر (اصولوں) کو ملحوظ خاطر رکھا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آج جہاں دنیا میں پانی کی مجموعی مقدار کا محض تین فیصد ہی پینے کے لائق ہے، وہیں دنیا کے ہر سات میں سے ایک فرد کو پینے کا پانی دستیاب نہیں ہے۔ جناب جاوڈیکر نے کہا کہ ہمارے کھانے پینے کے طریقے ماحولیات کو یقینی طور سے متاثر کرتے ہیں۔ ہر سال تقریباً ایک اعشاریہ تین ارب ٹن کھانا ضائع ہوجاتا ہے۔ جبکہ دنیا کے تقریباً ایک ارب لوگوں کو کھانے پینے کے لئے ناقص غذائی اشیاء ہی میسر آتی ہیں اور مزید ایک ارب لوگوں کو فاقہ کشی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دنیا کی مجموعی توانائی کے شعبے کا تقریباً 30 فیصد حصہ غذائی شعبے کے زیر استعمال آتا ہے اور یہی شعبہ گیسوں کے مجموعی اخراج کے 22 فیصد تک کے لئے بھی ذمہ دار ہے۔

☆☆☆

شِشی ترپاٹھی

غیر مقیم ہندوستانی: اعتماد سازی

مسٹر مودی کو کسی قدر ایک نجات دھندہ کے طور پر دیکھا گیا تھا۔ ان کی امیدیں ہیں کہ ان کے محرک الفاظ اور عملی نظریات کو حقیقت کا جامہ پہنایا جائے گا جس کے معنی تمام ہندستانیوں کے لئے شمولیت پر مبنی خوش حالی ہوں گے نیز جس سے ہندستان کو عالمی امور میں اس کی صحیح حیثیت اوراعلی میز پر اس کی مقدر کردہ جگہ ملے گی۔

ہندستانی لوگ قدیم زمانہ سے ہی دنیا کے مختلف حصوں میں جاتے رہے ہیں لیکن غیر ملکی سرزمینوں کے لئے ہندستانی نقل وطن کا سلسلہ شروع ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا ہے۔ ڈیڑھ سو سال قبل انہیں برطانوی نوآبادکاروں کے ذریعے افریقہ کے غیر ملکی ساحلوں، ویسٹ انڈیز اور بحر ہند کی جزیرائی ریاستوں میں لے جایا گیا تھا کیوں کہ ان نوآبادکاروں نے سخت محنت اور دانش مندانہ مشغلے کی ان کی صلاحیت کا بخوبی اندازہ لگا لیا تھا۔ آگے چل کر وہ معاشی بہتری کے اسباب ۲ سے شمالی امریکہی، یوروپ، جنوبی مشرقی ایشیا اور مشرق وسطی گئے تھے اور پھر تعلیم اور اعلی مطالعات کی وجوہات سے مغرب کے ملکوں میں گئے تھے۔ آج اطلاعاتی تکنالوجی کی ان ہنرمندیوں نیز ان کی تیز فہم مالی جبلتوں کی وجہ سے دنیا بھر میں ان کی بڑی قدر کی جاتی ہے۔

اقرارنامے سے پابند کردہ محنت و مزدوری کے ابتدائی سال، وطن سے دور، لامتناہی، سخت دستی محنت، اجنبیت اور تنہائی کی ایک المناک کہانی سناتے ہیں۔ ان برسوں تک تاریک راتوں میں جس چیز نے انہیں حوصلہ و ہمت دی تھی، وہ ان کا یقین اور ان کی لنگرگاہیں تھیں۔ اس پستی کی انتہا سے بلند ہوکر وہ اپنی سخت محنت، اقدام اور ہمت کے بل بوتے پر اپنائے گئے ملکوں میں انتظامی، مالی اور سیاسی شعبوں میں اعلی ترین حیثیتوں پر پہنچے ہیں۔ ان میں سے متعدد ملکوں میں مملکت اور حکومت کے سربراہ ہندستانی نژاد لوگ رہے ہیں۔

آج ہندستانی لوگ جن کی تعداد بیس ملین سے بھی زیادہ ہے، پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کرۂ ارض پر مشکل سے ہی کوئی جگہ ایسی ہوگی جہاں ہندستانی لوگ نہیں پائے جاتے ہوں۔ شمالی کناڈا کی برفانی بنجر اور غیر آباد زمینوں تک میں بھی ایسی ایک زمین پر ایک ہندستانی نژاد شخص موجود تھا جو مشرقی افریقہ سے نقل مکانی کرکے وہاں گیا تھا جس نے ایک اِنّیوٹ عورت سے شادی کی تھی اور جو سیاحوں کے لئے ایک کامیاب مہمان خانہ چلا رہا تھا۔

ہندستان غیر ممالک میں مقیم ہندستان نژاد لوگوں کی صلاحیت اور پہنچ سے زائد از ایک دہے پہلے واقف ہوا ہے نیز اس نے اس بات کو پوری طرح سمجھا ہے کہ ان کے بندھن اور رابطے ان کی نسلی اور ثقافتی جڑوں کے ساتھ کتنے مضبوط ہیں۔ ہندستان اور ہندستانی ثقافت میں کچھ ایسی کشش ہے جو دل کو کھینچتی ہے۔ ایک ہندستانی ہمیشہ ہندستانی ہی رہتا ہے۔ کھانا، موسیقی، رقص، زبان، تہوار، فلسفہ، اقداری نظام، ان سب کی پاسبانی اور حفاظت غیر ممالک میں مقیم ہندستان لوگ شوق اور جوش سے کرتے ہیں۔ توسیع شدہ کنبے کا ایک احساس ان جڑوں کو مزید مستحکم اور مضبوط کرتا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ایک کثیر ثقافتی، کثیر نسلی، کثیر مذہبی سماج سے تعلق ہونے کی وجہ سے جس کا مقولہ اور اصول عمل ''پوری دنیا ایک کنبہ ہے'' رہا ہے، وہ جس کسی بھی ماحول یا ملک میں رہتے ہیں، اسے اپنا لیتے ہیں۔

آج امریکہ میں ہندستانی برادری کو سب سے زیادہ پابند قانون، تعلیم یافتہ اور متمول گروپوں میں سے ایک گروپ کے طور پر سراہا جاتا ہے۔ یہ سب سے زیادہ آمدنی والے کنبوں کے گروپوں میں سرفہرست ہے۔ اس نے بحرانوں اور قدرتی آفات کے زمانے میں ہندستان کی مدد کی ہے۔ 2001 میں گجرات میں آئے زلزلے

مضمون نگار سابق سفارت کار اور متعدد ممالک میں اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں۔

کے دوران امریکہ میں مقیم ہندستانی نژاد لوگ نقد اور جنس کی شکل میں مدد کرنے کے لئے غول درغول آگئے تھے۔ غیرممالک میں مقیم ہندستانی نژاد اعلی حیثیتی لوگوں کا ایک اور مقام ماریشش ہے جہاں وزیراعظم سمیت تقریباً 60فی صد آبادی ہندستانی نژاد ہے نیز اس ملک کی سیاست اور انتظام نہایت کامیابی سے چلاتی ہے۔ وہاں حسب جوش و خروش اور شوق کے ساتھ مذہبی تہوار خاص طور سے شیوراتری منائے جاتے ہیں، وہ خاص طور سے قابل دید ہے۔

تقریباً ایک دہائی قبل پرواسی بھارتیہ دیوس کا نظریہ سامنے آیا تھا۔ یہ نظریہ یہ تھا کہ ایک ایسا پلیٹ فارم قائم کیا جائے جہاں غیر مقیم ہندستانی لوگ (این آر آئی) اور ہندستانی نژاد لوگ (پی آئی او) باہمی مفاد کے لئے اپنے اپنے تجربات کا تبادلہ کرنے کی غرض سے ایک جگہ جمع ہوسکیں۔ نتیجے کے طور پر براعظموں میں بہت سے مفید تعلقات ایک حقیقت بن گئے تھے۔ اس نے ایک ایسا موقع بھی فراہم کیا تھا جہاں ہندستان اپنی ترقی اور پیش رفت کا مظاہرہ کرسکا تھا نیز اپنے عرصے سے بچھڑے ہوئے اہل خاندان کو اس بات کے لئے مدعو کرسکا تھا کہ وہ اس کی ترقی کی کہانی میں شرکت کریں۔ سبھی کے لئے یہ ہر طرح سے ایک جیت والی صورت حال تھی۔

غیرممالک میں رہنے والے ہندستان کے بچے کچھ مضائقہ نہیں کہ وہ کتنے کامیاب ہوسکتے ہیں بہت زیادہ اس بچے کی مانند، اپنے وطن سے قدر شناس اور اعتراف کی تمنا کرتے ہیں جو اپنے والدین سے پسندیدگی کا خواہاں ہے۔ این آر آئیوں اور پی آئی اوز کے لئے قائم کردہ ایوارڈس نیز انہیں عطا کردہ اعزازات سے پتہ چلتا ہے کہ مادر وطن کو ان کی حصولیابیوں اور کامیابیوں پر کتنا فخر ہے۔ غیر ممالک کا دورہ کرنے والے ہندستانی لیڈران نے غیر متغیر طور پر اس امر کو نہایت اہم اور ضروری خیال کیا ہے کہ وہ غیر ممالک میں مقیم ہندستانی نژاد لوگوں سے ملاقات کریں۔ وزیراعظم نے اس پچھلے ایک سال کے دوران اس روایت کو برقرار رکھا ہے۔ نیز غیر ممالک میں ہندستانیوں کے ساتھ ان کی بات چیت کو باہمی لحاظ اور تحسین کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ اب اس برادری پر توجہ دینے کی اہمیت کو بہت زیادہ تسلیم کیا جاچکا ہے۔ وہ

ایک سے زیادہ کئی اسباب سے ملک کی قسمت سنوارنے کے سلسلے میں اہم ساجھے دار ہیں۔ خاص طور سے برطانیہ، امریکہ، کناڈا اور مغربی ایشیا سے ایک زبردست اکثریت اصل وطن میں بیویوں، بچوں اور بوڑھے والدین کی شکل میں کنبے کی حامل ہے جن کے لئے وہ پیسہ بھیجتی ہے۔ حالیہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ عالمی طور سے سب سے زیادہ پیسہ ہندستانیوں کے ذریعہ اپنے مادرِ وطن بھیجا جاتا ہے اور اس سلسلے میں وہ چینیوں سے بھی سبقت لے گئے ہیں جو برسوں سے اس شعبے میں سب سے آگے تھے۔

اسی طرح سے ترک وطن کرنے والے ہندستانی لوگ ایف ڈی آئی کا ایک ذریعہ ہیں۔ آج ان میں سے کافی تعداد میں ہندستانی لوگ کارپوریٹوں اور کثیر قومی کمپنیوں کے سربراہ ہیں نیز ہندستان میں اشیا سازی کرنے یا ہندستان سے باہر آپریٹ کرنے یا معیشت کے شعبوں میں سرمایہ کاری کرنے کے حق میں فیصلوں پر اثر ڈالنے کی حیثیت میں ہیں جسے سرمایے کی آمد کی اشد ضرورت ہے۔

سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وہ خیر سگالی کا ایک ذریعہ بنتے ہیں جس سے ہندستان اور ان کے اختیار کردہ ملک کے درمیان تعلقات مستحکم ہوسکتے ہیں۔ چوں کہ وہ ایک اعلی پروفائل برادری کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لئے وہ ہندستان کے اہم مفادات کو اثر انداز کرنے والے امور کے سلسلے میں اپنی متعلقہ حکومتوں کو بات چیت کرنے کے لئے آمادہ کرنے والے امور کے سلسلے میں اپنی متعلقہ حکومتوں کو بات چیت کرنے کے لئے آمادہ کرنے کی غرض سے دباؤ ڈالنے والے گروپوں کے طور پر کام کرنے کی حیثیت میں ہیں۔ گزشتہ برسوں میں وہ اپنی اہمیت سے واقف ہوگئے ہیں۔ نیوکلیائی معاہدے کے بارے میں بات چیت کے دوران امریکہ میں ہندستانی برادری نے ہمارے ملک کے لئے بداندیش مفاد پرستوں کے ذریعے پھیلائے گئے ہندستان مخالف پروپیگنڈے کو بے اثر کرنے کے لئے ایک مہم شروع کی تھی۔ اس بات کے اشارے ملے ہیں کہ وہ سیاسی طور سے پختہ کار سے پختہ کار ہوتے جارہے ہیں نیز ان اغراض کا تحفظ کرنا سیکھ رہے ہیں جو انہیں عزیز ہیں۔ اس سلسلے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان موثر یہودی لابیوں سے ہدایات لے رہے ہیں جو امریکی طاقت کی راہداریوں میں اسرائیل کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی کو ان حقائق کا گہرا ادراک ہے۔ گزشتہ سال ستمبر میں امریکہ کے اپنے دورے کے دوران نیویارک کے میڈیسن اسکوائر گارڈنس میں ہندستانی برادری سے ان کے خطاب سے وہاں مقیم ہندستانی نژاد لوگوں کے لئے ان کے لحاظ اور عزت کا اظہار ہوا تھا جنہیں انہوں نے ان کے وطن میں

ہونے والی تازہ ترین ترقیات کے علاوہ کل کے ہندستان کے لئے اپنے نظریات اور تصور کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کے جواب میں ہندستانی برادری نے ان کا زبردست خیر مقدم کیا تھا جو ابھی تک بڑے استادوں کے لئے مخصوص تھا۔ مشہور تھیئٹر تقریباً بیس ہزار لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور باہر سڑکوں پر بھی لوگ کثرت سے موجود تھے۔ مودی' مودی کے نعرے فضا میں گونج رہے تھے۔ یہ ایک بے مثل نظارہ تھا۔ عام امریکی لوگ' مفکر اور ذرائع ابلاغ یکساں طور سے حیرت زدہ تھے اور یقین نہیں کر رہے تھے۔

لیکن اس کی ایک سادہ سی وجہ تھی غیر ملکوں میں مقیم ہندستانی نژاد لوگوں نے ہندستان میں گزشتہ سال کے عام انتخابات کی بڑے شوق کے ساتھ پیروی کی تھی۔ موجودہ حکومت کو ملی زبردست اکثریت سے اچھی حکمرانی اور ترقی کے ان دو امور کی عوامی منظوری کا مظاہرہ ہوا تھا جو مسٹر مودی کی انتخابی مہم کا مرحلہ بنے تھے۔ غیر ملکیوں میں مقیم ہندستانیوں کا تعلق بھی ان امور سے ہے جو انہیں براہ راست طور سے یا غیر براہ راست طور سے اثر انداز کرتے ہیں۔ اس میں ہندستان میں نئے سیاسی نظم میں ان کے یقین اور ان کی اس امید کی وضاحت ہوتی ہے کہ ہندستان کی ترقی کا خط حرکت ایک بار پھر اوپر کی طرف بڑھنا شروع ہوجائے گا نیز وطن میں ان کے عزیزوں کا معیار زندگی بہتر ہوگا۔ اس لحاظ سے گو وہ غیر ملکوں میں رہتے اور کام کرتے ہیں نیز ان کے پاس ایک مختلف ملک کا پاسپورٹ بھی ہوسکتا ہے تاہم ہندستان کے لئے ان کی آرزوئیں اور تمنائیں ویسی ہیں جیسی کہ اس ملک کے شہری رکھتے ہیں۔

مسٹر مودی کو کسی قدر ایک نجات دہندہ کے طور پر دیکھا گیا تھا۔ ان کی امیدیں ہیں کہ ان کے محرک الفاظ اور عملی نظریات کو حقیقت کا جامہ پہنایا جائے گا جس کے معنی تمام ہندستانیوں کے لئے شمولیت پر مبنی خوش حالی ہوں گے نیز جس سے ہندستان کو عالمی امور میں اس کی صحیح حیثیت اور اعلی میز پر اس کی مقدر کردہ جگہ ملے گی۔

جیسا کہ امریکہ میں ہوا تھا' کناڈا میں بھی ہندستانی نژاد لوگوں نے اسی طرح وزیر اعظم کو ایک شاندار استقبالیہ دیا تھا۔ کناڈا میں ہندستانی لوگ ایک اہم برادری ہیں جو گزشتہ تقریباً ایک سو سال سے شمالی امریکہ کے ملک میں رہ رہے ہیں۔ ''کاما گاتا مارو' کے وہ مشکل دن اب ماضی کی ایک چیز ہیں جب وہ عملی طور سے اپنے دلوں میں ہمت و حوصلے کے ساتھ اور اپنے ہونٹوں پر دعا لئے ہوئے کناڈا کے مغربی ساحل پر اترے تھے۔ آج انہیں دل اور

یہ کہنا مبالغہ آرائی نہیں ہے کہ آپ ایک ہندستانی کو ہندستان سے باہر لے جاسکتے ہیں لیکن آپ ہندستانی کے دل سے باہر نہیں نکال سکتے ہیں۔ غیر ممالک میں مقیم ہندستانی لوگ اپنے مادر وطن کے لئے ایک شدید اور دائمی محبت کے حامل ہیں۔ اپنی جڑیوں کے ساتھ ان کی جذباتی وابستگی صریحی' قابل محسوس اور حقیقی ہے۔

دماغ کی ان کی خوبیوں کی وجہ سے تسلیم کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے وہ ایک بہت محترم گروپ بن گئے ہیں۔ ان کی تعداد تقریباً ایک ملین ہونے کی وجہ سے وہ وہاں کی آبادی کا تقریبا تین فی صد حصہ ہیں۔ اسی طرح سے وہ وزارتی اور دیگر اہم انتظامی عہدوں کے حامل ہوتے ہوئے ملک کی سیاست میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس سال ٹورنٹو میں وزیر اعظم کے ساتھ ان کی ملاقات نیز وہ زبردست استقبالیہ جو انہوں نے دیا تھا' ان کی پیدائش کے ملک کے لئے حمایت اور مدد کے ایک عہد کی مانند تھا۔

کناڈا کے ساتھ ہندستان کے تعلقات کے پس منظر کے پیش نظر اس کی اہمیت کو ضائع نہیں کیا جاسکتا ہے جو عروج اور زوال سے متصف رہے ہیں۔ انتہائی زوال کا زمانہ اس وقت آیا تھا جب 23 جون 1985 کے اس روز ٹورنٹو سے دہلی جانے والی ایک اڑان پر ایئر انڈیا کے جہاز کنشک کو آئرلینڈ کے ساحل سے دور اڑا دیا گیا تھا جس پر سوار سبھی 329 لوگ مارے گئے تھے۔ دہشت گردوں کا یہ حملہ ہندستان اور کناڈا کے تعلقات کی راہ میں ایک رکاوٹ بنا تھا۔ یہ تعلقات صرف تب ہی سدھرنے شروع ہوئے تھے جب کناڈیائی انتظامیہ نے پریشانی اور رخنہ پیدا کرنے کے لئے ہندستان کے دشمنوں کے ذریعہ استعمال کئے جانے جارہے عناصر کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کے سلسلے میں اپنے ابتدائی تامل کو ختم کردیا تھا۔ وزیر اعظم کے موجودہ انتہائی کامیاب دورے سے ایک ایسے ملک کے ساتھ سفارتی تعلقات مستحکم ہوئے ہیں جس کے ساتھ ہماری بہت سی باتیں ایک جیسی ہیں مثلاً ایک نوآبادیاتی ماضی' پارلیمانی جمہوریت' کثیر ثقافت اور بلاشبہ انگریزی زبان۔ اس دورے کے دوران متعدد اہم معاہدوں پر دستخط کئے گئے تھے جن میں سے سب سے اہم معاہدہ پانچ سال کی مدت میں ہمارے نیوکلیائی بجلی پلانٹوں کے لئے 3000 میٹرک ٹن یورینیم فراہم کرنے کے سلسلے میں کناڈا کا وعدہ تھا۔ اس بات کے پیش نظر کہ کناڈا ہمارے نیوکلیائی پروگرام کے سخت ترین ناقدین میں سے ایک تھا' یہ ایک حقیقی کامیابی تھی۔

اختتام میں یہ کہنا مبالغہ آرائی نہیں ہے کہ آپ ایک ہندستانی کو ہندستان سے باہر لے جاسکتے ہیں لیکن آپ ہندستانی کے دل سے باہر نہیں نکال سکتے ہیں۔ غیر ممالک میں مقیم ہندستانی لوگ اپنے مادر وطن کے لئے ایک شدید اور دائمی محبت کے حامل ہیں۔ اپنی جڑیوں کے ساتھ ان کی جذباتی وابستگی صریحی' قابل محسوس اور حقیقی ہے۔ گزشتہ ایک سال کے واقعات نے ان کے تخیل کو جلا دی ہے نیز ان میں ایک نیا جوش و خروش پیدا کردیا ہے۔ سب کی اور باہمی بھلائی کے لئے ان توانائیوں کو بروئے کار لانے کی غرض سے خاص طور سے اقتصادی اور سماجی شعبوں میں ہندستان میں ترقیات مثبت ذرائع کے ساتھ ساتھ کرنی ہوں گی تاکہ وہ امیدیں جو پیدا کردی گی ہیں' نیز وہ آرزوئیں اور تمنائیں جو جگا دی گئی ہیں' ان کے متعلق مغالطہ یا غلط خیال پیدا نہ کیا جائے۔

☆☆☆

ڈاکٹر اے سوریہ پرکاش

اچھی حکمرانی - انداز اور حقیقت

جب سے 1989 میں ہندستانی قومی سیاست میں اتحادی دور کا آغاز ہوا ہے‘ تب سے یہ عام خیال رہا تھا کہ ملک کو مقصد کے ایک احساس سے محروم کردیا گیا ہے نیز وہ توجہ کھوتا جارہا تھا۔ یہ خیال زندگی کے تمام شعبوں میں سرایت کرگیا تھا نیز خواہ سماجی امور ہوں یا اقتصادی‘ اس کا اظہار حکمرانی کے سلسلے میں یکساں طور سے ہوا تھا۔ یہ رجحان اور الجھن بقیہ دنیا کے ساتھ ہندستان کے تعلقات اور معاملات کے سلسلے میں زیادہ عیاں تھی۔ بین اقوامی برادری نے یہ سوچنا شروع کردیا تھا کہ ایک لیڈر ہونا تو دور کی بات ہے‘ ہندستان بے لیڈر رہے۔

اس صورت حال میں مئی 2014 میں اس وقت ڈرامائی طور سے تبدیلی آئی جب عوام نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوان زیریں کے لئے ایک واضح اکثریت کے ساتھ نریندر مودی کی قیادت والے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کو ووٹ دیا تھا۔ ان میں سے بیشتر لوگ جنہوں نے گزشتہ بارہ مہینوں میں اس وزیراعظم کو کام کرتے ہوئے دیکھا ہے‘ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ عزم مصمم کے حقیقی طور سے پابند جذبے اور احساس کے ساتھ وہ نہ صرف قیادت کررہے ہیں بلکہ اپنے ان لاکھوں ہم وطنوں کو ترغیب عمل بھی دے رہے ہیں جو جدید خطوط پر ہندستان کی تعمیر کے کام میں شرکت کرنے کے مشتاق اور متمنی ہیں۔

اس بات پر بخوبی بحث کی جاسکتی ہے کہ انتخابی وعدوں اور فراہمی کے درمیان زبان زد عام فرق صاف نظر آرہا ہے یا یہ کہ این ڈی اے کی حکومت وہ بہت زیادہ بلند کردہ توقعات پوری کرنے میں ناکام رہی ہے جو اس نے گزشتہ سال لوک سبھا کے انتخابات میں تیزی سے آگے بڑھنے کے سلسلے میں بیدار کی تھیں۔ لیکن اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا ہے کہ مایوسی اور ناامیدی کا احساس اب ماضی کی ایک چیز بن گیا ہے نیز موجودہ حکومت ایک ایک کرکے اپنے وعدے پورے کررہی ہے اور وہ بھی محسوس نتائج کے ساتھ ایک موثر رفتار سے۔

اس کے علاوہ بھی دیگر حصولیابیاں ہیں۔ جہاں تک مختلف محاذوں پر حکومت کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا تعلق ہے‘ ہمیں این ڈی اے کی بیلنس شیٹ کے مختلف حصوں پر نظر ڈالنے اور پھر پوری صورت حال کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ایک پرجوش اور ہنگامہ خیز پہلا سال رہا ہے جس کے دوران حکومت نے حکمرانی کے ان شعبوں پر توجہ دی ہے جن پر ابھی تک توجہ نہیں دی گئی تھی۔ مذکورہ سال کے دوران ان بہت سے پرانے مسائل سے نمٹنے کے لئے قومی پروگراموں کے ایک سلسلے کی شروعات دیکھنے میں آئی ہے جن میں صنفی عدم مساوات‘ صفائی ستھرائی بینکنگ کے شعبے سے لاکھوں لوگوں کا اخراج‘ بجلی کی پیداوار‘ ریلوے‘ شاہراہوں کی تعمیر وغیرہ سمیت بنیادی ڈھانچے کی ترقی و فروغ کے شعبے میں زیادہ مرکوز اور نشانے پر مبنی کام‘ غیر ملکی امور کے سلسلے میں ایک جامع مہم نیز بحران اور آفات سے نمٹنے کے لئے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا‘ وہ طریقہ شامل ہے جو مرکزی وزرا کے ذریعے براہ راست نگرانی سے مشروط ہے۔ جب آپ ان میں سے ایک شعبے میں عمل میں لائی گئی تبدیلی کا جائزہ لیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ انداز میں تبدیلی فی الواقع قابل محسوس ہے۔ ایک سال کی مدت میں شروع کردہ غریب‘ کسان‘ سرمایہ کاری اور روزگار حامی اسکیموں کا ایک سلسلہ درحقیقت آزاد ہندستان کی تاریخ میں ایک خوش گوار اور خوش کن حیرت آئند انگیز بات ہے۔

غیر ملکی پالیسی کے سلسلے میں ایک تیز رفتار مہم

غیر ملکی امور کے سلسلے میں وزیراعظم کی مہم پہلے دن ہی

پرسار بھارتی کے چیرمین اور معروف کالم نگار ہیں۔

اس وقت سے شروع ہوگئی تھی جب انہوں نے حلف برداری لینے کی تقریب میں شرکت کرنے کے لئے تمام سارک ممالک کے لیڈروں کو مدعو کیا تھا۔

اس وقت سے یہ سرکاری دوروں اور امریکی صدر براک اوباما، روسی صدر ولادیمیر پوتن، چینی صدر زی جن پنگ، جرمن چانسلر انجیلا مارکیل، فرانسیسی صدر فرینکوائس ہولانڈے، جاپانی وزیر اعظم مسٹر شینزو ایبے اور کناڈیائی وزیر اعظم مسٹر اسٹیفن ہارپر جیسے عالمی رہنماؤں کے ساتھ ملاقاتوں پر مشتمل ایک فی الواقع تیز رفتار مہم رہی ہے۔ ملک کے پڑوس کے سلسلے میں مسٹر مودی نے بھوٹان کو اپنے پہلے غیر ملکی دورے کا مقام بنا کر پڑوسی ملکوں کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کے سلسلے میں اپنے اشتیاق کا اشارہ دیا تھا۔ انہوں نے ہندستان کے بین اقوامی تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے اس کے بعد دوبارہ نیپال کا دورہ بھی کیا ہے۔ ایک سال کی مختصر مدت میں وزیر اعظم نے 19 ملکوں کا دورہ کیا ہے۔ عالمی لیڈروں کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنے کے علاوہ مسٹر مودی نیویارک کے میڈیسن اسکوائر میں نیز فرانس، جرمنی اور کناڈا میں اپنے عوامی جلسوں کے لئے ہزاروں لوگوں کو راغب کیا ہے۔ ان ملکوں میں ہندستانی وزیر اعظم کے دورے کے دوران ہندستانی عوام کے ذریعے اس طرح کا بلا ارادہ ردعمل اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔

ایک مختلف انداز کی حکمرانی

ایک اور قابل ذکر شعبہ بحران سے نمٹنے اور انسان دوست امور کے سلسلے میں موجودہ حکومت کا طریقہ کار ہے۔ اس کا سلسلہ عراق سے نرسوں کے انخلا سے شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد یمن میں بحران کا معاملہ سامنے آیا تھا نیز ہندستانی دفتر خارجہ، ہندستانی فضائیہ اور بحریہ نے مل کر قدرے مشکل حالات میں بڑی تعداد میں غیر ملکی باشندوں سمیت ہزاروں لوگوں کو وہاں سے نکالا تھا۔ اس نئے انداز کے ایک حصے کے طور پر وزیر اعظم نے امور خارجہ کے وزیر مملکت جنرل وی کے سنگھ کو اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ڈیجی بوٹی بھیجا تھا کہ تمام ہندستانی وہاں سے نکل آئیں۔ لڑائی والے اس علاقے سے لوگوں کو باہر نکالنے کے سلسلے میں ہندستان کی مربوط کوشش کو دنیا بھر کے ملکوں کے ذریعے سراہا گیا کیوں کہ ہندستانیوں کے علاوہ نکالے گئے 5600 لوگوں میں 41 ملکوں سے تعلق رکھنے والے 960 شہری بھی شامل تھے۔

حکومت نے مہلک زلزلے کے بعد اسی رفتار اور عزم کے ساتھ نیپال کی بھی مدد کی تھی۔ اس طرح کا عزم اور سرعت ہندستانیوں یا بقیہ دنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وزیر اعظم کی

مخصوص ہدایت پر آفات کے موقع پر کارروائی کرنے والی قومی فورس (این ڈی آر ایف) یہ المیہ ہونے کے چند گھنٹوں کے اندر اندر نیپال بھیجی گئی تھی اور اس نے چوبیس گھنٹے راحت اور بچاؤ کے کام شروع کر دیئے تھے۔

گھریلو محاذ پر قدرتی آفات سے نمٹنے کے سلسلے میں اسی طرح کا المیہ جموں وکشمیر میں سیلاب یا بہار میں زلزلے کی صورت میں پیش آیا تھا۔ ان کسانوں سے ملنے کے لئے جن کی فصلیں بے موسم بارش کی وجہ سے تباہ و برباد ہوگئی تھیں، بہت سے مرکزی وزرا نے پورے اتر پردیش، راجستھان، ہریانہ اور پنجاب کا سفر کیا تھا۔

وزیر اعظم کے ذریعے کی گئی ایک اور پہل عوام سے براہ راست ربط پیدا کرنے کے لئے ایک ریڈیو ٹاک شو ''من کی بات'' شروع کرنے کا ان کا فیصلہ تھی۔ آل انڈیا ریڈیو پر اس ماہانہ پروگرام نے سامعین کو ریڈیو کی طرف واپس کھینچا ہے نیز اس شو کو براہ راست دکھانے کے لئے درجنوں نئے چینلوں کے ساتھ ٹیلی ویژن پر بھی اس پروگرام کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

حکمرانی کے اس نئے نمونے کی بہترین مثالوں میں ایک مثال وزیر خارجہ محترمہ سشما سوراج کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔ کئی برسوں سے، غیر ملکوں کے لئے سفر کرنے والے ہندستانی عوام اور شہری ہندستانی سفارت خانوں اور وزارت خارجہ کی بے حسی کے بارے میں مسلسل شکایت کر رہے تھے، اب ماضی کی ایک بات ہوگئی ہے۔ آج ایک ایسی صورت حال ہے جس میں ہندستان کی وزیر خارجہ دنیا بھر میں رہنے والے ہندستانیوں کی پریشانیاں دور کرنے کے سلسلے میں کارروائی کرتی ہیں (بعض اوقات صبح دو بجے) قریب ترین سفارت خانے کو ہوشیار کرتی ہیں۔ یہ ہندستانی کارکنوں کے گروپ ہو سکتے ہیں جنہیں پریشانی والی جگہوں سے نکالے جانے کی ضرورت ہو، یا یہ انفرادی معاملات ہو سکتے ہیں مثلاً کوئی خاتون جو گھریلو تشدد کا شکار ہو یا کوئی شہری جس کا پاسپورٹ کھو گیا ہو، ان سب کو مدد کے لئے اپنی وزیر خارجہ کو صرف ٹوئیٹ کرنا ہوتا ہے نیز یہ کہ واحد ٹوئیٹ ہندستانی مملکت کو سرگرم کر دیتا ہے اور تھوڑی ہی دیر میں مدد پہنچ جاتی ہے۔ ہندستان میں اس طرح کا کوئی وزیر خارجہ یا وزارت خارجہ کبھی بھی نہیں رہی ہے۔ محترمہ سوراج کا نظریہ اور طریقہ کار دیگر جمہوریتوں میں وزرائے خارجہ کے لئے بخوبی ایک مثال بن سکتا ہے۔

معیشت کو صحیح فروغ

ایک اور شعبہ جو حکومت کے لئے بڑی تشویش کا ایک معاملہ تھا، ہندستانی معیشت کی صورت حال تھا۔ گھوٹالوں کے ایک سلسلے اور حکمرانی کی حالت سقیم ہو جانے کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاروں نے ہندستانی کہانی میں یقین کھونا شروع کر دیا تھا۔ حکومت کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ ملک

کی جی ڈی پی کی شرح اضافہ مستقبل قریب میں آگے بڑھتی ہے یا نہیں۔ چناں چہ دنیا بھر کے کاروباری اور صنعتی لیڈروں سے ملاقات کرنا اور انہیں یہ باور کرانا کہ ہندستان سرمایہ کاری کے لئے مثالی مقام ہے' نہایت عجلت اور فکر کا معاملہ تھا۔

نتیجتاً وزیر خزانہ مسٹر ارون جیٹلی کے ذریعے پیش کردہ پہلے بجٹ میں کافی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ اس کا کافی فائدہ ہوا ہے کیوں کہ بزنس اور صنعت نے سرمایہ کاریوں کو راغب کرنے کے لئے اس کے ٹھوس مضمر پیغام کا کافی خیر مقدم کیا ہے اور ایک اقتصادی تبدیلی صاف طور سے قابل دید ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وزارت نے ان گرہوں کو کھولنا شروع کر دیا ہے جن سے سرمایہ کار خوف زدہ ہیں نیز وہ کاروبار کرنے کے پیمانے کو آسان بنانے کے سلسلے میں ملک کی حیثیت میں اضافہ کرنے کے لئے رکاوٹوں کو دور کرنے کا عزم مصمم کئے ہوئے ہے۔ وزیر موصوف نے تین برسوں میں جی ڈی پی کے 3 فی صد کا مالی خسارہ حاصل کرنے کے لئے ایک رہنمایانہ خاکہ بھی بنایا ہے۔

ان تمام اقدامات سے سرمایہ کاری کے ماحول میں کافی بہتری آئی ہے اور موجودہ تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہندستان کی جی ڈی پی کی شرح اضافہ 9 فی صد سالانہ تک پہنچ سکتی ہے' جو مستقبل قریب میں چین کی مذکورہ شرح اضافہ سے تجاوز کر جائے گی۔ اس کے علاوہ ملک کے غیر ملکی زر مبادلہ کے ذخائر 350 ارب امریکن ڈالر ہیں جو کہ ایک زبردست رقم ہے۔

اتنی ہی اہم یہ حقیقت ہے کہ اب بدعنوانی سے پاک ایک حکومت قائم ہے جو اس حقیقت کے پیش نظر ایک غیر معمولی حصولیابی ہے کہ ہم ماضی حال میں گھوٹالوں کے ذریعے غرق کر دیئے گئے تھے۔ جب کہ سابق حکومت نے ان گھوٹالوں کے لئے بھاری قیمت چکائی ہے۔ موجودہ حکومت نے اسپیکٹرم اور کوئلے کے بلاکوں کی تخصیص کرنے کے لئے شفاف طریقے اختیار کر کے نئے معیارات قائم کئے ہیں۔ نتیجتاً ایک ذرا سے بھی اسکنڈل کے بغیر نیلامیاں آسانی سے عمل میں آئی ہیں نیز مرکزی حکومت نے ایک بڑا مالیہ حاصل کیا ہے۔

حکمرانی سے متعلق حکومت کا ایک اور بڑا فیصلہ منصوبہ بندی کمیشن کو ختم کرنے کا اس کا فیصلہ تھا جو کہ ذہنی قابلیت کے لحاظ سے خاتمہ ہونے کے قریب ایک ایسی تنظیم تھی جو ہندستان کے لئے ترقی کا ایک نقشہ پیش کرنے سے قاصر رہی تھی۔ یہ اشتراکیت کے دور کی ایک نشانی تھا اور آج کے دور میں بھی اسی انداز سے کام کر رہا تھا' جو ملک کو اپنے تصوراتی ڈی این اے کی یاد دلاتا تھا۔ اسی وجہ سے اس وقت کوئی افسوس نہیں کیا گیا تھا جب وزیر اعظم نے اس کمیشن کو ختم کرنے اور اس کی جگہ ہندستان کی شکل وصورت کو بدل دینے کے لئے قومی ادارے (نیتی) آیوگ قائم کرنے کے فیصلے کا اعلان کیا تھا۔ نیتی آیوگ (پالیسی کمیشن) پالیسی کے بارے میں غور وفکر کرنے والا ایک ادارہ ہے نیز ایک ترسیل کا حامل ہے جسے جدید ہندستان کی ضروریات کے لحاظ سے بہتر طور سے ہم آہنگ بنایا گیا ہے۔

نریندر مودی نے مرکزی حکومت چلانے کے اپنے انداز سے اپنے حامیوں اور نقادوں دونوں کو چکرا دیا ہے۔ ان کے ناقدین پریشان اور شرمندہ ہیں کیوں کہ مسٹر مودی نے سابق حکومت کے ذریعے کی گئی ہر ایک چیز کو ختم کرنے کا ایک ناعاقبت اندیشانہ نظریہ اختیار نہیں کیا ہے۔ اس کا مطلب حکمرانی کے لئے ایک مستحکم اور ذمہ دار نظریہ ہے۔ مکمل طور سے از سر نو تشکیل کردہ موقف سے حکمرانی' قومی سلامتی اور غیر ملکی پالیسی کے تئیں نظریے میں پہلے ہی کافی فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔

سماجی اور اقتصادی امور کے بارے میں حکومت کو مشورہ دینے کے علاوہ یہ اقتصادی پالیسی سازی کے سلسلے میں ریاستوں کو شامل کرے گا۔ لیکن یہ تبدیلی اس ادارے کی وجہ تسمیہ سے بھی ماوریٰ ہے۔ حکومت نے اس کے وائس چیرپرسن کے طور پر کولمبیا یونیورسٹی میں اقتصادیات کے پروفیسر ڈاکٹر اروند پن گڑیا نیز دیگر اراکین کا انتخاب کیا جو اس کمیشن کو ذہنی فہم وفراست فراہم کریں گے۔ اس سب کے علاوہ مرکزی حکومت اور ریاستوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے نیز حقیقی وفاقیت لانے کے لئے صحیح اقدامات کئے گئے ہیں۔

چودھویں مالیاتی کمیشن نے یہ بنیادی سفارش کی تھی کہ مرکزی ٹیکسوں میں ریاستوں کا حصہ 32 فی صد سے بڑھا کر 42 فی صد کر دیا جائے۔ وزیر اعظم اور وزیر خزانہ نے بلا توقف ان سفارشات کی منظوری کا اعلان کیا ہے جن سے ریاستوں کو 16-2015 میں اضافی 1.78 کروڑ روپے ملیں گے۔ مسٹر جیٹلی نے کہا تھا کہ ریاستوں کا حصہ بڑھا کر 42 فی صد کرنا ''تفویض کے فی صد میں اب تک کی سب سے بڑی تبدیلی ہے''۔ ان سفارشات کی منظوری سے امداد باہمی والی وفاقیت کے تئیں حکومت کے عہد کا پتہ چلتا ہے۔

بنیادی ڈھانچے کی ترقی وفروغ پر زور

زیادہ ترقی کی راہ پر جو آنے والے برسوں میں ہندستان کے لئے روبرو رکھی گئی ہے' اس وقت تک نہیں چلا سکتا ہے جب تک کہ اس طرح کی کوشش کے سلسلے میں مدد کرنے کے لئے ملک کے پاس بنیادی ڈھانچہ نہ ہو۔ یہ بات غیر ملکی سرمایہ کاروں میں تشویش کا ایک بڑا نکتہ رہی ہے نیز وزیر اعظم عالمی راجدھانیوں میں کاروبار اور صنعت کے کپتانوں کو یہ یقین دلاتے رہے ہیں کہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی وفروغ کو ان کی حکومت میں اعلیٰ ترجیح حاصل ہے۔ اسی وجہ سے ان کا دفتر بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹوں کی قریبی طور سے نگرانی کرتا رہا ہے نیز کوئلے' بجلی' شاہراہوں' ریلوے اور بندرگاہوں سمیت مختلف وزارتوں کے لئے سخت نشانے مقرر کرتا رہا ہے۔

اسی طرح سے بجلی کی پیداوار کے لئے پی ایم او کے ذریعے مقرر کردہ سخت نشانوں سے فائدہ حاصل ہونا شروع ہو گیا ہے اور ملک میں بجلی کی قلت 10 فی صد سے کم ہو کر 3.6 فی صد رہ گئی ہے۔ حکومت قومی راجدھانی دہلی' راجستھان اور آندھرا پردیش سے شروعات کرتے ہوئے بہت سی ریاستوں کے لئے چوبیس گھنٹے بجلی کو یقینی بنانے کی آرزومند ہے۔ بجلی کے وزیر بھی اپنی وزارت سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ بجلی کی پیداوار کے لئے بارہویں منصوبے کے نشانے سے تجاوز کرے۔

اسی طرح کا زورقومی شاہراہوں کی تعمیر پر دیا جارہا ہے جس پر متحدہ ترقی پسند اتحاد کی دس سالہ حکومت کے دوران زیادہ زورنہیں دیا گیا تھا۔ پرمعنی انداز سے تمام وزارتوں اور

وزرا کے پاس حاصل کرنے کے لئے مخصوص مقررہ مدتی نشانے ہیں اوراس طرح کوئی بھی وزیر ایک سست رفتار طریقہ کار کی گنجائش نہیں نکال سکتا ہے۔

اردگرد کی صورت حال کو بدلنے کے لئے پرترغیب مہمیں

گھریلو محاذ پر صفائی پسندی کی مہم' سوچھ بھارت اور صفائی ستھرائی کے پروگرام کے نام سے متعدد مہمیں شروع کی گئی ہیں۔ سوچھ بھارت کی مہم مہاتما گاندھی کے یوم پیدائش کے موقع پر شروع کی گئی تھی۔ وزیراعظم نے ہندستان کے 70فی صد گھروں میں بیت الخلاؤں کی عدم موجودگی نیز خواتین کے وقار اور تحفظ پر اس کے اثر جیسے ناخوشگوار امور پر عوامی طور سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے حوصلے کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔ بیت الخلا بنانے کی مہم بڑے پیمانے پر چل رہی ہے نیز حکومت بھی بیت الخلا بنانے کے سلسلے میں غریب کنبوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے سبسڈی فراہم کررہی ہے۔ حکومت کا نشانہ 60ملین بیت الخلا تعمیر کرنے کا ہے۔

ایک اور پروگرام جسے زبردست کامیابی ملی ہے' پردھان منتری جن دھن یوجنا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد بینک کھاتے کھولنے کے لئے غریب لوگوں کی مالی شمولیت حاصل کرنا اور انہیں بااختیار بنانا نیز مالی خدمات تک رسائی فراہم کرنا ہے۔ اس سے وہ بینکنگ کے نظام کا حصہ بننے کا تجربہ کرنے کے قابل ہوتے ہیں جسے اب تک غریبوں کی حد سے باہر سمجھا جاتا تھا۔ اس پروگرام کو قابل دید کامیابی ملی ہے اوراس کے تحت 150 ملین نئے بینک کھاتے کھولے گئے ہیں جو اس اسکیم کے آغاز کے کچھ مہینوں میں ہی ہندستان کے غریب لوگوں نے کھولے ہیں۔ اتنی ہی قابل ذکر یہ بات کہ ہندستان کے غریب لوگوں نے ان بینک کھاتوں میں مجموعی طور سے 15800 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم جمع کرائی ہے۔ ان میں سے ہرایک کھاتے دار کو اضافی طور سے ایک ''روپے ڈیبٹ کارڈ'' ملے گا جو چھ مہینوں کے لئے کھاتے کے اطمینان بخش عمل کے بعد ایک لاکھ روپے کے بیمے کے احاطے نیز 5000 روپے تک کے اوورڈرافٹ کی سہولت کا حامل ہے۔

جن دھن یوجنا کی کامیابی کے بعد حکومت خاص طور سے غریب لوگوں کو راحت فراہم کرنے کے مقصد سے تین مزید اسکیموں کی شروعات سے سماجی تحفظ کے معاملے کو ایک نئی سطح تک لے گئی ہے۔ یہ اسکیمیں ہیں پردھان منتری سرکشا بیمہ یوجنا' جو سالانہ 12 روپے کا پریمیم دینے والے کسی بھی شخص کو دو لاکھ روپے کی مالیت کا حادثہ جاتی بیمہ فراہم کرتی ہے؟ پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ یوجنا جو سالانہ 330 روپے کا پریمیم دینے والے لوگوں کو زندگی بیمے کا احاطہ فراہم کرتی ہے اور اٹل پنشن یوجنا جو سینئر شہریوں کو 1000 تا 5000 روپے کی ماہانہ پنشن فراہم کرنے کے لئے ایک کم پریمیم والی اسکیم ہے جس کا انحصار ان کے کام کرنے کے برسوں میں اسکیم کے لئے ان کے تعاون پر ہے۔ ہنرمند ہندستان اور ہندستان میں بناؤ دو دیگر اختراعی نظریات ہیں جو حکومت نے نوجوانوں کی 'ملازمت کے قابل ہونے کی صلاحیت میں اضافہ کرنے نیز انہیں روزگار فراہم کرنے کے لئے سوچے ہیں۔ ایک اور نظریہ جسے مسٹر مودی نافذ کرنے کی کوشش کررہے ہیں- ''کم حکومت زیادہ حکمرانی'' ہے۔ فی الواقع اس کا مطلب سرکاری طریقوں کو آسان بنانا' پروگراموں پر عمل درآمد کرنے کے کام میں مکمل شفافیت اور نوکرشاہی میں جواب دہی اور ذمہ داری کا ایک احساس ہے۔

مرکزی کابینہ- کچھ اہم اصلاحات

کابینہ کے محاذ پر ہم نے کچھ مہینے پہلے اس وقت ایک اہم اصلاح دیکھی ہے' جب وزیراعظم نے ریلوے کے وزیر کے طور پر مسٹر سریش پربھو اور وزیر دفاع کے طور پر مسٹر منوہر پاریکر کو شامل کیا تھا۔ اپنے پہلے ریلوے بجٹ میں مسٹر پربھو نے بھی گھسی پٹی ڈگر سے انحراف کیا تھا نیز اراکین پارلیمنٹ سے محض کچھ مخفی نکات حاصل کرنے کے لئے نمائشی چیزوں سے کام لینے کی بجائے ریلوے کے مالیے کا ایک بڑا جائزہ لینے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا تھا۔ اس طویل مدتی تصور کا وسیع طور سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔

اختتام

کچھ واضح نتائج اس مرحلے پر نکالے جاسکتے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ مسٹر نریندر مودی نے مرکزی حکومت چلانے کے اپنے انداز سے اپنے حامیوں اور نقادوں دونوں کو چکرادیا ہے۔ ان کے ناقدین پریشان اور شرمندہ ہیں کیوں کہ مسٹر مودی نے سابق حکومت کے ذریعے کی گئی ہرایک چیز کو ختم کرنے کا ایک ناعاقبت اندیشانہ نظریہ اختیار نہیں کیا ہے۔ اس کا مطلب حکمرانی کے لئے ایک مستحکم اور ذمہ دار نظریہ ہے۔ مکمل طور سے از سرنو تشکیل کردہ موقف سے حکمرانی' قومی سلامتی اور غیرملکی پالیسی کے تئیں نظریے میں پہلے ہی کافی فائدہ حاصل ہورہا ہے۔

لیکن ناقدین کے لئے یہ سب کافی نہیں ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ پہلے سال کے اختتام پر حکومت کی ایک خراب بیلنس شیٹ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ یہ بھول گئے ہیں کہ یہ ایک ٹی-20 کرکٹ میچ نہیں ہے۔ ایک وزیراعظم' جو پارلیمانی انتخابات میں ایک بھرپور اکثریت کے ساتھ منتخب ہوا ہے' ایک

پانچ روزہ ٹیسٹ میچ کھیلنے والی ایک ٹیم کے کپتان کی مانند ہے۔ پہلا سال پہلے دن کے کھیل کی مانند ہے جب چوتھے یا پانچویں دن ہونے والی چیزوں کے لئے بساط بچھائی جاتی ہے۔ اسی طرح مسٹر مودی کے پاس اپنے وعدے پورے کرنے کے لئے پانچ سال ہیں۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ملک کو ایک ایسا لیڈر ملا ہے جس نے امید بحال کی ہے نیز جس نے نوجوانوں کو ترغیب دی ہے اور انہیں ان مہموں میں شامل ہونے کے لئے چیلنج کیا ہے۔ جن سے چاروں طرف ہندستان کی صورت حال بدل سکتی ہے۔ جب پہلے سال کے اختتام پر آپ کی بیلنس شیٹ میں آپ کے کریڈٹ کے لئے آپ کے پاس اتنی بڑی چیزیں ہوں تو چھوٹے موٹے ڈیبٹ فی الواقع کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ ☆☆

وزیراعظم کا بنگلہ دیش کی وزیراعظم کے ساتھ مشترکہ پریس بیان

وزیراعظم شیخ حسینہ، میڈیا کے اراکین، استقبالیہ الفاظ کے لیے آپ کا شکریہ۔ آج کی ہماری ملاقات اور دوستی سے متعلق آپ کے خیالات کے لیے بھی شکریہ۔ اپنے دورے میں آپ کی خصوصی مہمان نوازی سے میں کافی متاثر ہوا ہوں۔ ہر وہ چیز جو آج میں نے محسوس کی ہے وہ بنگلہ دیش کے عوام کی گرم جوشی اور فرخ دلی کو ظاہر کرتی ہے اور میرے لیے قریب ترین پڑوسی ملک کے دورے کا ایک شاندار احساس ہے۔ آج صبح میں نے اپنے عہد کے عظیم رہنما بنگ بندھو کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ان کے خواب اور ان کی قیادت، انسانیت اور قربانیوں نے سونار بنگلہ کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا ہے۔ آج وہ خواب وزیراعظم شیخ حسینہ کی قیادت اور بنگلہ دیش کے عوام کی کڑی محنت سے پھل پھول رہا ہے۔ آج صبح ہی ہم نے دو بس سروسیز شروع کی ہیں جو دونوں ملکوں کے شہریوں کے لیے مزید آسانیاں پیدا کریں گی اور دونوں ملکوں کو مزید قریب لائیں گی۔ ہمارے ساتھ مغربی بنگال کی وزیراعلیٰ بھی یہاں آئی ہیں۔ یہ دونوں واقعات ہماری مشترکہ قدروں اور ہماری باہم جڑی قسمت کو ظاہر کرتے ہیں۔ میرا پہلا دورہ بنگلہ دیش، میرے لیے خاص لمحہ ہے۔ میرے سفر میں بے پناہ لوگوں کی نیک خواہشات شامل رہی ہیں۔ ہم صرف پڑوسی ہی نہیں ہیں ہم دو ملک بھی ہیں جو تاریخ، مذہب، تہذیب و ثقافت، زبان اور برادری کے دھاگے سے جڑے ہوئے ہیں اور بلاشبہ کرکٹ کے جنون سے بھی جڑے ہوئے ہیں۔ ہم جدوجہد اور قربانیوں کے مشترکہ جذباتی بندھن میں بندھے ہیں جس نے ہمیں آزاد اور برابر کا ملک بنایا ہے۔ اب ہم ترقی کے راہ کے کامیاب مسافر ہیں۔ پڑوسی کی خوشحالی میں ہماری خوشحالی ہے کہ جذبے کے پس منظر میں ہمارا تعاون بڑھ رہا ہے' اسی لیے میں ہندستان کے مستقبل کا خواب، بنگلہ دیش کے خوشحال مستقبل میں دیکھتا ہوں۔ ہمارے سیاسی رشتے بہتر ہوتے ہیں اور اپنی مالا مال وراثت کا جشن مناتے ہیں تو ہماری معیشت زیادہ مضبوط ہوتی ہے ہمارے عوام بہتر طریقے سے آپس میں ملتے ہیں اور اس طرح ہمارے ملک زیادہ خوشحال بنیں گے۔ اس سے ہندستان کی شمال مشرقی خطے کے لیے نئے اقتصادی راستے بھی کھلیں گے اور اس سے ہمارے دونوں ملک جنوب ایشیا کو جوڑیں گے اور فعال مشرق کے ساتھ جڑیں گے۔ سارک کا خواب بنگلہ دیش کی دین ہے۔ ہم اقوام متحدہ کی قیام امن فورس میں سب سے زیادہ تعاون کرنے والوں میں سے بھی ہیں۔ ہم اپنے خطے کو زیادہ محفوظ اور زیادہ خوشحال اور اپنے سمندر کو زیادہ محفوظ بنا سکتے ہیں۔ یہ رشتہ ہمارے لیے اور ہمارے خطے کے لیے کافی اہم ہے۔ یہ دورہ ایک تاریخی لمحہ ہے۔ ہم نے ایک مسئلے کا حل ڈھونڈا ہے جو آزادی کے بعد سے لٹکا ہوا تھا۔ دونوں ملکوں نے سرحد کا مسئلہ حل کرلیا ہے اس سے ہماری سرحدیں زیادہ محفوظ ہوں گی اور ہمارے لوگوں کی زندگی زیادہ مستحکم ہوگی۔ ماری پارلیمنٹ نے زمینی سرحدی معاہدے کو منظوری دی ہے جو بنگلہ دیش کے ساتھ رشتوں سے متعلق ہندستان میں اتفاق رائے کو ظاہر کرتا ہے۔ ہم نے گذشتہ سال آبی سرحد کی بندوبستی کو تسلیم کرلیا تھا۔ یہ ہمارے معاہدوں کی پختگی اور بین الاقوامی ضوابطے کے تئیں ہمارے مشترکہ عزم کا ثبوت ہے۔ اس لیے آج ہم اپنے رشتوں میں وسیع مواقع کی جگہ پہ کھڑے ہیں۔ وزیراعظم اور میں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ہمیں اپنے رشتوں کی وسیع صلاحتوں کو بروئے کار لانے کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا اور دوستی کے جذبے سے نیز باہمی اعتماد کے ماحول میں اپنے چیلنجوں کا مقابلہ کریں گے۔ ہمارے معاہدے اس خواب اور عزم کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہم نے موجودہ تجارتی اور نقل وحمل سے متعلق معاہدوں کی تجدید کی ہے۔ ہم نے اقتصادی معاہدوں میں نئی جہتوں کا اضافہ کیا ہے۔ ساحلی جہازرانی معاہدے سے باہمی تجارت کو فروغ ملے گا۔ ہندستان کا اقتصادی زون بنگلہ دیش میں ہندستانی سرمایہ کاری کو فروغ دے گا۔ کملا ساگر کی نئی سرحدی ہاٹ ہمارے روایتی معاشی رابطوں کو پھر سے جاری کرے گی اور بلیو اکونامی نیز سمندری تعاون سے متعلق معاہدے اقتصادی امکانات کے نئے مواقع پیدا کریں گے۔ ہمیں تعاون کے نئے محاذ کھولنے چاہیے۔ مجھے ہندستان میں بنگلہ دیش کو تمام 25 آئٹموں میں ڈیوٹی فری اور کوٹہ فری رسائی حاصل ہونے کے باوجود تجارت میں وسیع عدم توازن کا احساس ہے۔ میں نے وزیراعظم کو یقین دلایا ہے کہ اس کمی کو دور کرنے کے لیے ہم ہر وہ کام کریں گے جو کر سکتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں ہندستان کی سرمایہ کاری ہوگی۔ میں سرحد سمیت تجارت کو سہل اور آسان بنانے کی بھی کوشش کروں گا۔ معیارات اور جانچ سے متعلق معاہدہ اس سمت میں ایک قدم ہے۔ ہندستان سے بنگلہ دیش کو بجلی کی فراہمی آئندہ دو برسوں کے دوران 500 میگاواٹ سے بڑھا کر 1100 میگاواٹ کردی جائے گی۔ 1320 میگاواٹ کی صلاحیت کے رام پال بجلی پروجیکٹ میں آپ کے قوانین اور ضابطے کے مطابق پیش رفت ہورہی ہے۔ ہم یہاں اور ہندستان میں بجلی کے سیکٹر میں مل کر مزید کام کرسکتے ہیں۔ قریبی رابطوں میں کنکٹیویٹی محرک ہوتی ہے۔ شمال مشرقی علاقوں کو بجلی کے آلات اور اناج کے ٹرانزٹ کی اجازت دینے کا بنگلہ دیش کا فیصلہ آپ کی انسانی قدروں اور ہمارے مشترکہ اقتصادی مواقع کا مظہر۔ اس سے سڑک، ریل، ندیاں، سمندر کے ذریعے رابطے، ترسیلی لائینیں، پیٹرولیم پائپ لائنس اور ڈیجیٹل لنکس بڑھیں گے۔ ہم نے اس سلسلے میں مستقبل کے لیے آج کچھ راستے تلاش کیے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ہم علاقائی رابطے اور بنگلہ دیش، بھوٹان، ہندستان اور نیپال کے درمیان تعاون کو مزید گہرا کریں گے۔ اس قسم کے انتظام کی ایک فطری منطق ہے۔ ہماری ترقیاتی شراکت داری نئی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ 800 ملین امریکی ڈالر کے لائن آف کریڈٹ کے فوری عمل درآمد اور 200 ملین ڈالر کے گرانٹ کی مکمل ادائیگی ہمارے تعاون کو خراج عقیدت ہے۔ ہمیں بنگلہ دیش میں بنیادی ڈھانچہ جاتی مدد اور اور دوسری ترقیاتی سرگرمیوں کے لیے مزید دو ارب امریکی ڈالر کے بقدر قرض کا اعلان کرتے ہوئے خوشی ہورہی ہے۔ انسانوں کی غیر قانونی تجارت، جعلی ہندستانی کرنسی اور سمندری سلامتی سے متعلق تین معاہدے ہمارے سیکورٹی سے متعلق بڑھتے تعاون کو ظاہر کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم دونوں میں غیر قانونی سرگرمیوں، غیر قانونی تجارت اور نقل وحمل کی روک تھام کے تعلق سے سرحدی بندوبست اور تال میل کو مزید بہتر بنانے کے لیے سیاسی قوت ارادی اور باہمی اعتماد موجود ہے۔ ہماری ندیوں کو، ہمارے رشتوں کو بہتر بنانا چاہیے نا کہ وہ محرومی کا سبب بنیں۔ پانی کی تقسیم سب سے بڑھ کر انسانی مسئلہ ہے۔ یہ سرحد کے دونوں طرف انسانی زندگی اور ذریعہ معاش کو متاثر کرتا ہے۔ ہم نے زمینی سرحدی معاہدے سے اپنے سیاسی عزم اور باہمی خیر سگالی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہندستان میں ریاستی حکومتوں کی مدد سے ہم تیستا اور فینی ندیوں سے متعلق منصفانہ حل تلاش کرسکتے ہیں۔ ہمیں اپنی ندیوں کی صفائی اور رکھ رکھاؤ کے لیے بھی مل کر کام کرنا چاہیے۔ محترمہ! کئی چیلنجوں کے باوجود ہندستان کے عوام آپ کے ملک کی ترقی کے خواہش مند ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنے مشن 2021 اور 2041 میں کامیاب ہوں۔ بنگلہ دیش کی کامیابی خطے اور دنیا کے لیے اہم ہے۔ اس لیے ہماری شراکت داری کی کامیابی کے لیے بھی ضروری ہے۔ ہم دو ملک ہیں جن کی نوجوان ملک کے طور پر وضاحت کی گئی ہے۔ ہم اس کا سہرا ان کے سر دیتے ہیں جنھوں نے ہمارے رشتوں کو نئی سمت دی اور نئی بلندیاں حاصل کی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آج میں نے وہ کام کیا ہے اور میں ایک بار پھر آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆☆☆

کیا آپ جانتے ہیں

ٹرپس (TRIPS): ٹرپس، حقوق املاک دانش کی تجارت سے متعلق پہلو (Trade Related Aspects of Intellectual Property Rights) کا مخفف ہے۔ یہ ایک بین اقوامی معاہدہ ہے جو دنیا کے حقوق املاک دانش سسٹم کو ایک مشترکہ اور قابل قبول بین اقوامی ضابطوں اور قوانین کے تحت لاتا ہے تاکہ ان کے استعمال، دستیابی، حقوق املاک دانش کے امکانات اور پیٹنٹ کے تحفظ کے سلسلے میں بین اقوامی قذاقی اور خلاف ورزیوں سے متعلق مسائل کو حل کیا جاسکے۔ ان میعارات کو عالمی تجارت تنظیم کے تمام رکن ممالک کے قوانین میں شامل کیا جائے گا اور انتہائی مراعات یافتہ ملک کے اصولوں سے بھی وابستہ کیا جائے گا۔

اس معاہدہ کے اہم نکات ہیں، میعار، انفورسمنٹ اور تنازعات کا حل۔ اس معاہدہ میں سبجکٹ میٹر، جس کا تحفظ کیا جانا ہے، حقوق، جو دئے جانے ہیں اور ان حقوق کے استعمال کی حد اور تحفظ کے لئے کم از کم مدت کے سلسلے میں ایک مخصوص میعار مقرر کئے گئے ہیں۔ انہیں پیرس انفورسمنٹ کے تازہ ترین متن کے مطابق حل کیا جاتا ہے، جو تمام رکن ممالک پر نافذ العمل ہوتا ہے۔ سول اور ایڈمنسٹریٹیو طریقہ کار، سرحدی اقدامات، مجرمانہ اقدامات وغیرہ کے متعلق التزامات کو حق داروں کے حق میں سختی سے نافذ کیا جاتا ہے۔

اس کا ایک اور اہم پہلو تنازع کا حل ہے، جس کے تحت ڈبلیو ٹی او کے رکن ممالک ٹرپس کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان تنازعات کو حل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے ضابطے بھی ہیں جن میں اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ حقوق املاک دانش کے حصول اور انہیں برقرار رکھنے کے سلسلے میں پیدا ہونے والی پیچیدگیاں اور مشکلات معاہدے سے استفادہ کی راہ میں حائل نہ ہونے پائیں۔ رکن ممالک اپنے قانونی نظام میں اس معاہدہ کے التزامات کو نافذ کرنے کے لئے مناسب طریقہ کار اختیار کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ ہر زمرے کے لئے حقوق املاک کے تحفظ کے لئے کم از کم میعارات مقرر ہیں۔ ان میں کاپی رائٹ اور (پرفارمرس، ساونڈ اور ریکارڈنگ کے پروڈیوسرس، براڈ کاسٹنگ آرگنائزیشن کے) متعلقہ حقوق، ٹریڈ مارکس، جس میں سروس مارکس شامل ہے، انڈسٹریل ڈیزائن، جیوگرافیکل اشارے، پودوں کے نئے اقسام کے پیٹنٹ، انٹیگریٹیڈ سرکٹوں کے لے آوٹ ڈیزائن اور حتی کہ پرائیوٹ اور ایسے اعلانات جو ظاہر نہیں کئے گئے ہیں بشمول ٹسٹ ڈاٹا اور تجارتی راز شامل ہیں۔ البتہ ٹرپس کے سب سے زیادہ اثرات بالخصوص ترقی پزیر ملکوں میں ادویات کی تیاری اور استعمال پر پڑتے ہیں۔ حقوق املاک دانش کی مدت بالعموم، جس دن اسے پیٹنٹ کرایا گیا ہے اس تاریخ سے 20 برس تک کے لئے توسیع کی جاسکتی ہے۔ لیکن کم ترقی یافتہ ممالک کو اس سے زیادہ طویل مدت کے لئے بھی اجازت دی جاتی ہے۔

مرکوسر (MERCOSUR): مرکوسر یا مرکوسل، لاطینی امریکہ میں ایک تجارتی بلاک ہے، جس میں برازیل، ارجنٹینا، یوروگوئے اور پراگوئے اور وینیز ویلا شامل ہیں۔ (پیراگوئے کی معطّلی کے بعد وینیز ویلا اس بلاک میں شامل ہونے والا سب سے نیا رکن ہے)۔ انہیں مکمل ووٹنگ کا حق اور مرکوسر کے رکن ممالک کے بازار میں مکمل رسائل تو حاصل نہیں ہے تاہم انہیں تخفیف شدہ ٹیکس کا فائدہ حاصل ہے۔ یہ 1991 میں قائم کیا گیا تھا اور اس کا مقصد اس کے رکن ممالک کے درمیان اشیاء، خدمات، سرمایہ اور عوام کے آزادانہ آمدورفت اور ترسیل میں مدد کرنا ہے۔ مرکوسر کے پانچ ایسوسی ایٹ ممبرس ہیں۔ چلی، بولویا، کولمبیا، ایکواڈور اور پیرو۔ پیراگوئے میں ہندستان اور مرکوسر کے درمیان ایک فریم ورک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس فریم ورک معاہدہ کا مقصد پہلے مرحلے میں ایک دوسرے کو محصولات میں ترجیح دے کر بات چیت کے لئے حالات اور میکانزم تیار کرنا اور دوسرے مرحلے میں عالمی تجارت تنظیم کے ضابطوں کے مطابق دونوں فریق کے درمیان آزادانہ تجارت کے لئے بات چیت کرنا ہے۔ اس کے بعد 2004 میں نئی دہلی میں ایک ترجیحی تجارتی معاہدہ (پی ٹی اے) پر دستخط کئے گئے۔ اس پی ٹی اے کا مقصد مرکیوسر ممالک اور ہندستان کے درمیان موجودہ تعلقات کو توسیع اور مستحکم کرنا اور تجارت کو وسعت دینا نیز فریقین کے مابین ایک آزاد تجارتی خطہ قائم کرنا ہے۔ ہندستان۔ مرکیوسر پی ٹی اے کے پانچ ضمیمے ہیں، جنہیں 2005 میں نئی دہلی میں جی 20 کی میٹنگ کے بعد چھٹے راونڈ کی بات چیت میں حتمی شکل دی گئی تھی۔ مالی سال 13-2012 میں ہندستان اور لاطینی امریکہ کا تجارتی حجم 46.7 بلین ڈالر رہا۔ ہندستانی کی عالمی تجات کا تقریباً چھ فی صد اس خطے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس میں 60 فی صد حصہ مرکیوسر کے ساتھ ہے (ارجینٹینا 1.7 بلین ڈالر، برازیل 10.9 بلین ڈالر، پراگوئے 0.9 بلین ڈالر، یوروگوئے 0.17 بلین ڈالر، وینیز ویلا 14.35 بلین ڈالر)۔

مرکیوسر میں جن اہم مصنوعات کا احاطہ کیا گیا ہے ان میں اناج کی تیاری، آرگینک کیمیکلس، فارماسیوٹیکلس، ضروری تیل، پلاسٹک، ربر اور ربر مصنوعات، آلات، مشنری کے سامان، آرگینک اوران آرگینک کیمیکلس، ڈائی اور پگمنٹس، خام چمڑے اور چمڑے، چمڑے کی مصنوعات، گوشت اور گوشت کی مصنوعات، اون، سوتی دھاگے، الیکٹریکل مشنری اور آلات، لوہا اور اسٹیل کے سامان، فوٹوگرافی اور سنیماٹوگرافی کے آلات، مشنری آلات، چشمے کے سامان اور شیشہ اور شیشہ کے سامان، وہ اشیاء جو ہندستان مرکیوسر ممالک کو پیش کرتا ہے۔

(مرتب: **واٹیکا چندرا**، سب ایڈیٹر یوجنا انگریزی)

چندرانی بنرجی

ترقی کے لئے لائحہ عمل

حکومت نے ملک بھر میں خواتین کے بہتر روزگار کے لئے اسٹیپ (خواتین کے لئے تربیت اور روزگار کے پروگرام کے سلسلے میں مدد) اسکیم پر نظر ثانی بھی کی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد چھوٹے چھوٹے گروپوں میں خواتین کو یکجا کرنا نیز تربیت اور قرضے تک رسائی کے ذریعے سہولیات دستیاب کرنا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ہنر کو بہتر بنانے کی تربیت دی جائے گی نیز خواتین کے گروپوں کو رابطے فراہم کرکے روزگار اور آمدنی پیدا کرنے والے پروگرام شروع کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔ اس کا مقصد خواتین کی تربیت اور روزگار کے حالات کو مزید بہتر بنانے کے لئے امدادی خدمات فراہم کرنا ہے۔

مصنفہ دہلی میں مقیم سینئر صحافی ہیں۔ انہیں 30سال کا تجربہ ہے۔

مجموعی فلاح و بہبود کے لئے شروع کی گئیں اسکیموں کے ساتھ حکومت نے ان مسائل کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے جو سماج میں خواتین کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔

گو یہ اقدامات اس سمت میں خوش آئند اقدامات ہیں، تاہم آنے والے دنوں میں کافی زیادہ اقدامات کئے جانے کی توقع کی جاتی ہے۔ کلنک سے پاک سماج میں پیدا ہونے والی بچی کی حوصلہ افزائی کرنے کی غرض سے مادہ جنین کشی کے مسئلے کو ختم کرنے کا احاطہ اہم پروگراموں کے ذریعے کیا گیا ہے۔ تاہم حکومت کو اس بات کو یقینی بنانے کے لئے روک تھام کرنے اور توازن پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ان اسکیموں سے ایک حقیقی تبدیلی آئے نیز اسکیمیں محض فائلوں میں ہی نہ رہ جائیں۔ ان تمام اسکیموں کو کامیاب بنانے کے لئے تعلیم، صحت، ماں اور بچے کی پیدائش سے قبل اور بعد میں دیکھ بھال کے سلسلے میں لوگوں کی سوچ میں تبدیلی لانے کی غرض سے ہوش مندانہ کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ایسی اسکیم چلائی جارہی ہے جو ریلوے اسٹیشنوں پر کمزور بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ کو یقینی بناتی ہے۔

وزارت نے ایسے اقدامات کئے ہیں جن سے تشویش کے ان شعبوں میں دور کرنے کے لئے خواتین کی فلاح و بہبود کی اسکیموں کے سلسلے میں مدد ملے گی۔ خواتین پر تشدد جیسے مسائل میں مدد ملے گی۔ خواتین پر تشدد جیسے مسائل ایک بہتر انداز میں حل کرنے کے لئے ایک ہی جگہ تمام کاموں کے لئے ایک مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اب دوسرا قدم اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اس اسکیم کا فائدہ نشانہ شدہ لوگوں کو پہنچے۔ دور دراز گاؤں میں معلومات کو پھیلانے کی ضرورت ہے تاکہ استفادہ کرنے والے لوگ اس تک رسائی حاصل کرسکیں۔

اس سال حکومت نے ایک ایسی اسکیم بھی شروع کی ہے جس کے تحت ہر ایک ضلع سے ایک خاتون کو ضلع سمان ایوارڈ دیا جائے گا نیز ریاستی سطح پر ایک خاتون کو راجیہ سمان سے نوازا جائے گا۔ یہ ایوارڈس موجودہ حکومت نے جون 2014 میں قائم کئے تھے تاکہ خواتین کے مسائل اور عملی کام کے سلسلے میں نچلی سطح پر خواتین کے تعاون کا اعتراف کیا جائے۔ ایوارڈ کی اس اسکیم پر پہلے ہی عمل درآمد کیا جارہا ہے۔ حکومت کی اہم اسکیم 'بیٹی بچاؤ' بیٹی پڑھاؤ' مادہ جنین کشی کے رواج کو ختم کرنے کے لئے سخت الفاظ کے ساتھ اس سال شروع کی گئی تھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے یہ کہنے کا مثبت اثر ہوا ہے کہ صنفی امتیاز ''ذہنی بیماری'' کو منعکس کرتا ہے نیز اس سے ''اٹھارہویں صدی میں لوگوں کی سوچ سے بھی بدتر'' سوچ کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس اسکیم کی ایک معقول رفتار سے پیش رفت جاری ہے۔

پر معنی انداز میں یہ اسکیم ہریانہ سے شروع کی گئی تھی' جہاں جہاں ملک میں بدترین صنفی تناسب میں سے ایک ہے۔ سب سے کم تناسب مہیندر گڑھ میں ہے جہاں فی ایک ہزار لڑکوں پر صرف 775 لڑکیاں ہیں۔ یہ اسکیم ملک بھر میں تیزی سے چل رہی ہے۔

اس طرح کے رواجوں کو روکنے کے فوائد کو اجاگر کرتے ہوئے ہریانہ کی ریاستی حکومت نے ایسی اسکیمیں شروع کی ہیں جن کے مالی فوائد ہیں۔ حکومت نے مادہ جنین کشی کی لعنت سے نمٹنے کے لئے اس مہینے ایک اقدام شروع کیا ہے۔ حکومت ہریانہ نے نقد انعام کی رقم دگنی کرنے نیز اس نفرت انگیز رواج میں ملوث کسی بھی شخص کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرنے والے مخبروں کو ایک لاکھ روپے دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

’’بیٹی بچاؤ‘ بیٹی پڑھاؤ‘‘ اسکیم ابتدائی طور سے ہریانہ کے بارہ اضلاع سمیت ملک بھر کے سو اضلاع میں عمل درآمد کیا جائے گا۔ان میں وہ 87 اضلاع شامل ہیں‘ بچوں کا صنفی تناسب قومی اوسط سے کم ہے‘ آٹھ اضلاع جہاں یہ قومی اوسط سے زیادہ ہے‘ لیکن اس میں کمی کا رجحان دیکھنے میں آرہا ہے نیز پانچ اضلاع جہاں یہ قومی اوسط سے زیادہ ہے نیز مزید بہتر ہورہا ہے۔

مزید برآں ایک ہی جگہ پر تمام کاموں کے لئے مراکز کے سلسلے میں رہنما خطوط وضع کئے جاچکے ہیں۔ یہ مراکز ملک بھر میں قائم کئے جائیں گے تاکہ تشدد سے متاثرہ خواتین کو مکمل اور مربوط مدد اور تعاون فراہم کیا جائے۔ مذکورہ مراکز (او ایس سی) کی اسکیم کے پہلے مرحلے میں جس پر نربھئے فنڈ استعمال کرکے عمل درآمد کیا جارہا ہے۔اس طرح کا ایک مرکز ہر ایک ریاست اور مرکز کے زیر انتظام ہر ایک علاقے میں قائم کیا جائے گا تاکہ طبی‘ قانونی اور نفسیاتی صلاح مشورے سمیت خدمات کے ایک مربوط سلسلے کے لئے صنف پر مبنی تشدد سے متاثرہ خواتین تک رسائی کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچائی جائے۔ ان او ایس سی کو 181 اور دیگر موجودہ ہیلپ لائنوں سے مربوط کیا جائے گا۔ اس اسکیم پر عمل درآمد کرنے کے لئے خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزارت نے معاون ایجنسیوں نیز ریاستی‘ ضلعی اور نچلی سطح کے عہدے داروں کے لئے رہنما خطوط پالیسی کے سلسلے میں رہنمائی اور نگرانی کے لئے قومی‘ ریاستی اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی سطحوں پر عہدیداروں کے لئے ایک حوالہ جاتی دستی کتابچے کا کام کریں گے۔ یہ مراکز مرحلے وار انداز میں ملک بھر میں قائم کئے جائیں گے تاکہ نجی اور سرکاری دونوں جگہوں پر تشدد سے متاثرہ خواتین کو ایک ہی جگہ مکمل اور مربوط امداد اور تعاون فراہم کیا جائے۔ان رہنما خطوط میں مختلف اہم محکموں کے کردار اور ذمہ داریوں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔اس میں نگرانی کرنے اور اطلاع دینے کے سلسلے میں مختلف سطحوں پر استعمال کئے جانے والے خاکے بھی فراہم کئے گئے ہیں۔ کمسنوں کے ساتھ انصاف (بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ) سے متعلق بل 2014 میں ترمیم بھی کی جاچکی ہے۔حکومت کا مقصد گود لینے کے تکلیف دہ اور حوصلہ شکن عمل کا جائزہ لینا ہے۔ حکومت نے ان لوگوں کے لئے جو بچوں کو گود لینا نہیں چاہتے ہیں‘ ملک میں متبنیٰ بچے کی دیکھ بھال کا نظریہ متعارف کیا ہے۔

اس سے متبنیٰ کرنے والے تمام مسکنوں کا خاتمہ ہوگا نیز ان لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوگی جو بچوں کو اپنے گھروں پر رکھنا اور انہیں گود لیے بغیر انہیں شفقت اور محبت دینا چاہتے ہیں۔ اس کا مقصد بچوں کی دیکھ بھال کرنے والے مسکنوں سے بچوں کو باہر لے جانا اور گود نہ لئے جانے کے قابل ان بچوں کو لے جانا جن کی عمر آٹھ یا دس سال ہے نیز انہیں مناسب دیکھ بھال فراہم کرنا ہے۔ یہ اس قانون کی کچھ نمایاں خصوصیات ہیں۔

اس قانون میں کسی بھی طرح کی نئی دفعات کا اضافہ کرنے سے پہلے‘ مذکورہ وزارت نے ہزاروں لوگوں سے ان کی آراء طلب کی تھیں۔ یہ آراء 2000 صفحات پر مشتمل تھیں۔ ماہرین نے اس بات پر غور کرنے کے لئے کہ کیا ممکن ہے‘ تین ہفتوں تک روزانہ میٹنگیں کی تھیں۔

عمر کم کرنے کے بارے میں تین مکاتب فکر تھے۔ ایک کا کہنا تھا کہ عمر میں کمی نہ کی جائے‘ دوسرے کا کہنا تھا کہ عمر میں کمی کی جانی چاہئے لیکن فوراً بچے کو قصور وار ٹھہرانے کے سلسلے میں حکومت کو اختیارات نہیں دیئے جانے چاہئیں اور تیسرے کا کہنا تھا جو بھرپور اکثریت پر بھی مشتمل تھا‘ کہ کمسنوں کے ساتھ انصاف (جے جے) سے متعلق بورڈ کو نظر انداز کرتے ہوئے عدالتی نظام کے ذریعے بچے کو فوراً جیل بھیج دیا جانا چاہئے۔

فی الواقع یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ درمیانہ راستہ اختیار کیا جائے اور حکومت کو مداخلت کرنے کا موقع نہیں دیا جائے۔ایک کمسن کے ذریعے کئے گئے نفرت انگیز جرم کا ہر ایک معاملے میں کی اس سلسلے میں جانچ پڑتال کی جائے گی کہ آیا مقدمہ کمسنوں سے متعلق عدالت میں یا پھر بالغوں سے متعلق عدالت میں چلایا جانا چاہئے۔ جے جے بورڈ فیصلہ کرنے کے سلسلے میں ایک مجاز اتھارٹی ہے کیوں کہ یہ ماہرین نفسیات اور دیگر ماہرین پر مشتمل ہے۔

مذکورہ وزارت ملک میں ریمانڈ ہومز کا جائزہ بھی لے رہی ہے جن کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ جرائم کے ریکارڈ سے متعلق قومی بیورو کے مطابق بچوں کی دیکھ بھال کی سہولیات کے بارے میں 2001 اور 2013 کے درمیان 2333 شکایات درج کی گئی تھیں۔ مذکورہ وزارتوں کے تحت ہومز کا جائزہ لیا جائے گا اور رودادوں کی تفصیلات کا جائزہ لینے کے لئے ٹیمیں بھیجی جائیں گی۔ وزارت چائلڈ لائن کی توسیع کرنے پر بھی غور کررہی ہے جو اس وقت صرف دس شہروں میں موجود ہیں۔ اسے ایک شہروں کے لئے کرنے کا منصوبہ ہے۔

حکومت نے ملک بھر میں خواتین کے بہتر روزگار کے لئے اسٹیپ (خواتین کے لئے تربیت اور روزگار کے پروگرام کے سلسلے میں مدد) اسکیم پر نظر ثانی بھی کی ہے۔

اس اسکیم کا مقصد چھوٹے چھوٹے گروپوں میں خواتین کو یکجا کرنا نیز تربیت اور قرضے تک رسائی کے ذریعے سہولیات دستیاب کرنا ہے۔ اس اسکیم کے تحت نہر کو بہتر بنانے کی تربیت دی جائے گی نیز خواتین کے گروپوں کو پیداواری مراکز نیز تربیت کے لئے خام ساز وسامان بھی فراہم کیا جائے گا۔ امداد باہمی انجمنوں کی تشکیل کے لئے اراکین' پیداوار کنندگان' کارکنان کی امداد باہمی انجمنوں کو امداد فراہم کی جائے گی۔

پچھلے اور اگلے رابطے فراہم کرکے روزگار اور آمدنی پیدا کرنے والے پروگرام شروع کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔ اس کا مقصد خواتین کی تربیت اور روزگار کے حالات کو مزید بہتر بنانے کے لئے امدادی خدمات فراہم کرنا ہے۔

اس اسکیم پر سوسائٹیوں کے اندراج سے متعلق قانون 1890 کے تحت یا یکساں ریاستی قوانین کے تحت اندراج شدہ امداد باہمی اور رضا کار تنظیموں' فیڈ ریشنوں' ضلعی دیہی ترقیاتی ایجنسیوں اور سرکاری شعبے کی تنظیموں کے ذریعے عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اسٹیپ کے تحت مالی امداد کے وصول کنندگان کو دیہی علاقوں میں کام کرنے والے ادارے' تنظیمیں یا ایجنسیاں ہونا چاہئے' گوان کا صدر دفتر ایک شہری علاقے میں واقع ہوسکتا ہے۔

اسٹیپ پروگرام کے تحت احاطہ کئے جانے والے نشانہ شدہ گروپ میں نظرانداز کردہ' بغیر اثاثے والی دیہی خواتین اور شہری غربا شامل ہیں۔ اس میں اجرتی مزدور' غیر ادائیگی والے روزانہ کارکنان' خاتون کی سربراہی والے کنبے' نقل مکانی کرنے والے مزدور' ایس سی/ ایس ٹی کنبوں اور غریبی کی سطح سے نیچے والے کنبوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ قبائلی اور دیگر محروم گروپ شامل ہیں۔ امداد کا طریقہ صدفی صد ہوگا۔ اس کے تحت پروجیکٹ عملے اور انتظام کے اخراجات' تربیت' وظیفہ' تربیت دہندگان کو تربیت' ہنرمندی کی بہتری کو از سرنو استحکام' تربیتی اور

عمل درآمد کرنے والی ایجنسیوں کے لئے اہلیت کی شرط یہ ہے کہ ان کا اندراج کم سے کم تین سال کے لئے ہونا چاہئے نیز متعلقہ شعبے میں ان کا تجربہ اور وجود ہونا چاہئے۔ ایجنسی کے پاس ایسی رابطہ ایجنسیوں کی نشاندہی کرنے اور انہیں قائم کرنے کے سلسلے میں ذرائع بھی ہونے چاہئیں جو اپنی مہارت' وسائل اور تجربے کے ذریعے پروجیکٹ پر عمل درآمد کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچائیں گی۔ ایک عمل درآمدی ایجنسی کے طور پر ایک غیر سرکاری تنظیم کا انتخاب کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ منتخبہ تنظیم کے پاس متعلقہ شعبے میں کافی بنیادی ڈھانچہ اور تکنیکی مہارت ہو۔

عمل درآمدی ایجنسی کی مالی حیثیت ٹھوس ہونی چاہئے نیز اس کے پاس پروجیکٹ شروع کرنے کے لئے سہولیات' وسائل' تجربہ اور انتظامی صلاحیتیں ہونی چاہئیں۔ پروجیکٹ کی مدت دو سے چار سال ہوگی جس کا انحصار اس کی نوعیت' سرگرمیوں کی قسم اور مستفیدین کی تعداد پر ہوگا۔

اسکیم کے سلسلے میں درخواست دینے کا طریقہ ایک مقررہ خاکے میں ایک تجویز ہے جو ریاست کے توسط سے وزارت کو بھیجی جانی چاہئے۔ اسے خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزارت کے ڈائریکٹر کے نام خطاب کیا جانا چاہئے۔ عمل درآمدی ایجنسیوں کے لئے تائیدی دستاویزات تنظیم کے اندراج کے سرٹی فیکیٹ کی ایک نقل نیز تنظیم کے آئینی اور ایسوسی ایشن کا ایک آرٹیکل ہوگا۔ ایگزیکٹو کمیٹی کے اراکین کی فہرست جس میں ان کا پیشہ اور پس منظر بھی دیا گیا ہو' بھیجنا ضروری ہے۔ گزشتہ تین برسوں کے حسابات' وصولیابیوں اور ادائیگیوں' بیلنس شیٹ کے ساتھ آمدنی اور اخراجات کا محاسبہ کردہ گوشوارہ بھی بھیجا جانا چاہئے۔ عمل درآمدی ایجنسی کو پچھلے تین برسوں کے لئے تنظیم کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹ نیز متعلقہ ریاستی حکومت کی سفارش کے ساتھ پروجیکٹ علاقے کا ایک مجمل نقشہ بھی فراہم کرنا ہوگا۔

مذکورہ وزارت نے وزارت ریلوے کے ساتھ خصوصی آپریٹنگ طریقے (ایس او پی) بھی تشکیل دیئے ہیں جن پر ریلوے کے توسط سے بھاگ جانے والے' چھوڑ دیئے گئے' اغوا کئے گئے' فروخت کئے گئے بچوں کے لئے ریلوے کے ذریعے عمل درآمد کیا جائے گا۔ ریلوے اسٹیشن غیر سرکاری تنظیموں اور بچوں کی مدد کرنے والے گروپوں کے حامل ہوں گے جو ان کے ساتھ کام کریں گے نیز جو بچوں کو ان کے والدین یا ان کی عدم موجودگی میں ان کے سرپرستوں کے سپرد کریں گے تاکہ ان کی بازآبادکاری ہوسکے۔

یہ توقع کی جاتی ہے کہ کھوئے ہوئے بچوں کی تعداد میں کافی کمی آئے گی۔ خواتین اور بچوں کی ترقی کی مرکزی وزیر کی سرپرستی میں بچوں کے حقوق کے تحفظ سے متعلق ریلوے کے قومی کمیشن کے اشتراک عمل سے اس کے آٹھویں یوم تاسیس پر کمزور بچوں کے حقوق کے تحفظ کے موضوع پر ایک حالیہ کانفرنس میں شریمتی مینکا بنجے گاندھی نے کہا تھا کہ کم سے کم پانچ سے چھ لاکھ بچے ایسے ہیں جو ریلوے کا استعمال کرتے ہیں یا ریلوے اسٹیشنوں پر آتے ہیں۔ وزیر موصوفہ نے مزید کہا تھا کہ یہ بچے یا تو بھاگے ہوئے یا چھوڑ دیئے گئے یا پھر فروخت کردیئے گئے ہوتے ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے۔ خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزارت اور وزارت ریلوے نے خصوصی آپریٹنگ طریقے (ایس او پی) وضع کئے ہیں جن پر ریلوے عمل درآمد کرے گا تاکہ ریلوے کے ساتھ تعلق میں اس طرح کے بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ ریلوے اسٹیشنوں نے ان ایس او پی پر عمل درآمد کرنے کا کام پہلے ہی شروع کردیا ہے۔ شریمتی مینکا

گاندھی نے ان ایس او پی کے نفاذ کو بچوں کی بہبود کے شعبے میں ایک تاریخی لمحہ قرار دیا تھا۔وزیر موصوفہ نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ریلوے اسٹیشن ان کے ساتھ کام کرنے والے این جی اوز بچوں کی مدد کرنے والے گروپوں کے حامل ہوں گے۔ان بچوں کو ان کے والدین یا سرپرستوں کے سپرد کرنے کے لئے کام کریں گے تا کہ ان کی بازآبادکاری ہو سکے۔

یہ اسٹیشن بچوں کی مدد کرنے والے ڈیسک' دکانوں' بوتھوں کی بھی مدد کریں گے جن میں ٹیلی فون کی سہولت ہوگی تا کہ بچوں کی ہیلپ لائن 109 پر ٹیلی فون کیا جا سکے۔

این جی اوز سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بچوں کی سپردگی اور بازآبادکاری کے لئے اس طرح کے زیادہ سے زیادہ ریلوے اسٹیشنوں کے ساتھ ساجھی ہونے کے سلسلے میں آگے آئیں۔وزیر موصوفہ نے ریل گاڑیوں کے مسافروں اور دیگر لوگوں پر بھی اس بات کے لئے زور دیا تھا کہ اگر ان کے علم میں کوئی بھی ایسا بچہ آئے جسے مدد کی ضرورت ہے تو وہ حکام کو آگاہ کریں کردیں۔اس کے لئے این سی پی سی آر کے ذریعے بیداری کی ایک بڑی مہم شروع کی جارہی ہے جو ریل ڈبوں میں علاقوں' اعلانات اور دیگر سمعی و بصری مواد پر مشتمل ہے۔وزیر موصوفہ نے مزید کہا تھا کہ اس طرح کی ایک لاکھ علامتیں ریل ڈبوں میں لگائی جائیں گی۔

وزارت نے بھی این سی پی سی آر سے اپیل کی ہے کہ وہ اسٹیپ (خواتین کے لئے) کے خطوط پر ان بچوں کی تربیت کا ایک مشترکہ پروگرام وضع کرے جنہیں ان کے والدین کے سپرد نہیں کیا جاتا ہے تا کہ انہیں ہنر حاصل کرنے کے قابل بنایا جائے جس سے وہ رفتہ رفتہ اپنی روزی روٹی کمانے کے قابل ہوسکیں۔

لیکن جو چیلنج حکومت کو درپیش ہے' وہ ان اسکیموں کی صحیح عمل آوری کا ہے۔اس کے لئے ایک ایسا نظام شروع کرنے کی ضرورت ہے جس سے ان پروگراموں پر موثر طور سے عمل درآمد کیا جاسکے۔سب سے بڑا مسئلہ ایسا عملہ تلاش کرنے کا ہے' جو نشانہ شدہ گروپوں کی ضروریات کے تئیں بہت حساس ہوتے ہوئے پیشہ ورانہ طور سے یہ کام کر سکے۔

اس کے لئے اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ان کے فوائد ایسی مثالوں کی بجائے مستفید کئے جانے والے آخری شخص تک پہنچیں جو کہ ماضی میں دیکھنے میں آئی ہیں جہاں بورڈ روم کی پیش کش کے لحاظ سے ہر ایک چیز عمدہ تھی لیکن حقیقی طور سے بہت کم دیکھنے میں آیا تھا۔اصلاح کے لئے گنجائش نکالنے کی بھی ضرورت ہے۔اگر ایک اسکیم وضع کردہ رہنمایانہ خاکے کے مطابق کام نہیں کررہی ہے تو عمل درآمد کرنے والی ٹیم کو یہ گنجائش فراہم ہونی چاہئے کہ وہ تازہ تازہ اختراعات کرے۔ہندستان جیسے ممالک میں جو کہ جغرافیہ اور ثقافت کے لحاظ سے بے انتہا گوناگوں ہے' یہ ضروری نہیں ہے کہ آسام کے لئے اختیار کردہ نمونہ کیرالہ میں یا اوپری شمال میں لازمی طور سے کام کرے گا۔

اچھی بات یہ ہے کہ ایک نئی شروعات کردی گئی ہے لیکن یہ چیلنج باقی ہے کہ اس شروعات کو اس کے منطقی انجام تک کیسے پہنچایا جائے گا۔

☆☆☆

صدر جمہوریہ نے ہند۔بیلا روس تجارت میں اضافے پر زور دیا

☆صدر جمہوریہ جناب پرنب مکھرجی نے ہندستان اور بیلاروس کی کمپنیوں سے دونوں ملکوں کی تجارت میں اضافے پر زور دیا ہے۔صدر جمہوریہ، بیلا روس کے شہر منسک میں فیڈریشن آف انڈین چیمبرس آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایف آئی سی سی آئی) اور سی آئی آئی کے اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔اس اجلاس کا اہتمام ہند۔بیلاروس فورم کی جانب سے کیا گیا تھا۔اس موقع پر ہند اور بیلا روس کے سرکردہ تاجروں کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ تجارت، سرمایہ کاری اور معاشی تعاون معاصر ہند۔بیلاروس مراسم کے حوالے سے انتہائی اہم عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔آج جہاں ہم دونوں ملکوں کی باہمی تجارت میں اضافے کی کوشش کررہے ہیں، وہیں ہماری وسیع تر امکانات کی حامل کاروباری برادریاں دونوں ملکوں کے تعلقات کو مزید توانا بنا رہی ہیں۔صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہند۔بیلا روس باہمی تعاون کو مزید توانائی دینے کے لئے ہند۔بیلاروس شراکت داری پر ایک جامع اور مکمل روڈ میپ جاری کیا جاچکا ہے۔اس روڈ میپ میں ہمارے مستقبل کے باہمی تعاون کے کلیدی شعبوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں روایتی اور چھوٹے پیمانے کی بجلی پیداوار، نئی اور قابل تجدید توانائی، معدنیات سے متعلق شعبے، کانکنی، دفاع، خودکار اور زرعی انجینئرنگ، فارماسیوٹیکل، ٹیکسٹائل، زراعت اور فوڈ پراسیسنگ کے شعبے شامل ہیں۔ان سبھی شعبوں میں سرمایہ کاری کے روشن امکانات موجود ہیں۔یہ کوئی بہت لمبی چوڑی فہرست نہیں ہے۔لیکن اس سے یہ اشارہ ضرور ملتا ہے کہ اس میں باہمی توانائی کے لئے فوری اور روشن توقعات موجود ہیں۔صدر جمہوریہ نے بتایا کہ ہندستان، شناخت شدہ باہمی شعبوں کے مشترکہ پروجیکٹ کی حوصلہ افزائی کے لئے بیلاروس کو 100 ملین امریکی ڈالر کا قرض فراہم کرے گا۔اس موقع پر صدر جمہوریہ نے ہند اور بیلا روس کی کمپنیوں پر زور دے کر کہا کہ اپنے کاروباری میلوں اور قومی اور بین اقوامی نیز علاقائی سطحوں پر دونوں ملکوں کے شہروں میں اہتمام کی جانے والی نمائشوں میں اپنی دلچسپی بڑھائیں۔انہوں نے کہا کہ ان کمپنیوں کو دونوں ملکوں کی سرکاروں کے بین اقوامی ٹینڈروں میں عملی طور سے حصہ لینا چاہئے کیوں کہ دونوں ملکوں کی سرکاری ایجنسیاں اس خواب کی تعبیر کو یقینی بنانے کے لئے باہمی سطح پر معلومات کا تبادلہ کررہی ہیں۔

مدھیہ پردیش میں قومی شاہراہ-3 کے گونا بایورا اور بایورا دیواس سیکشن پر چار گلیاروں کی تعمیر

☆وزیراعظم جناب نریندر مودی کی صدارت میں معاشی امور سے متعلق کابینہ کمیٹی نے مدھیہ پردیش میں قومی شاہراہ تین کے گونا بایورا اور بایورا دیواس سیکشن پر چار گلیاروں کے بنانے کے کام کو اپنی منظوری دے دی ہے۔اس پر 2,815.69 کروڑ روپے کی لاگت آنے کا تخمینہ ہے۔یہ کام نیشنل ہائی ویز ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (این ایچ ڈی پی) فیز-iv کے تحت ہوگا۔زمین کی حصولی، دوبارہ بسانے اور بازآبادکاری کے علاوہ تعمیر سے پہلے کی دیگر سرگرمیوں کی لاگت سمیت گونا بایورا کیلئے 1081.9 کروڑ روپے کی لاگت آنے کا تخمینہ ہے۔اس سڑک کی کل لمبائی تقریباً 93.5 کلومیٹر ہوگی۔اس پروجیکٹ کا اہم مقصد مدھیہ پردیش میں بنیادی ڈھانچے میں بہتری لانے کے کام کو تیز کرنا ہے اور گونا-بایورا-دیواس پر چلنے والے بھاری ٹریفک کے لئے وقت اور لاگت کو کم کرنا ہے۔یہ مدھیہ پردیش کے اہم شہر ہیں۔اس پٹی پر سڑک کی تعمیر سے ریاست کے متعلقہ علاقوں کی سماجی، اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

افضل رانا

اچھی حکمرانی کی پہل

دستاویزات اور ریکارڈوں کے ڈیجیٹائزیشن کا کام ابتدائی سطح پر ہو رہا ہے اور اب تک 700 سے زائد فائلوں کو انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے کے ذریعہ ڈیجیٹائز کیا جاچکا ہے۔

حلف ناموں کے خاتمہ اور ذاتی تصدیق کی جانب ڈی اے آر پی جی انتظامی عمل کو آسان بنانے اور اچھی حکمرانی کو شہری مرکوز بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔اس سلسلے میں مرکزی وزارتوں/محکموں اور ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے گزیٹیڈ افسروں کے ذریعہ تصدیق کی جانے والی دستاویزات یا مختلف طرح کے حلف ناموں کی ضرورتوں پر جہاں تک ممکن ہو، مرحلہ وار طریقے سے دوبارہ غور کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔اسے ذاتی تصدیق یا سیلف سرٹیفکیشن میں تبدیل کیا جائے گا۔

اس طرح، محکمے کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں 24 ریاستی سرکاروں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور 41 وزارتوں اور محکموں نے دعویٰ کیا ہے کہ انھوں نے اس پر کام شروع کر دیا ہے۔انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے اور اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام کے اشتراکی پروجیکٹ ''سرکاری انتظامیہ اور اچھی حکمرانی'' کی پہل۔

(i) انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کا محکمہ، اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام کے اشتراک سے کنٹری پروگرام ایکشن پلان (سی پی اے پی) کے تحت 2013 تا 2017 کے عرصے کے لئے ایک مشترکہ پروجیکٹ سرکاری انتظامیہ کا استحکام اور اچھی حکمرانی کو نافذ کر رہی ہے۔اس پروجیکٹ کا مقصد درج ذیل ترقیاتی چیلنجوں اور خلاؤں کو ختم کرنا ہے۔

(اے) بدلتا ماحول، لوگوں کی بڑھتی ہوئی امیدیں اور خواہشات، زیادہ سے زیادہ جوابدہی اور بہتر صلاحیت کی مانگ اور حکومت کے بدلتے ہوئے رول اس بات کی ضرورت پر زور دیتے ہیں کہ ملک میں تیزی سے ہو رہی ترقی کے مطابق ہی انتظامی سدھار بھی کئے جائیں۔اس کے ساتھ ہی اس بات کی ضرورت بھی محسوس کی جا رہی ہے کہ اصول وضوابط کے ساتھ طریقہ کار کو آسان بنایا جائے اور کاروباری عمل اور انتظام پر دوبارہ غور کیا جائے۔

(بی) حالانکہ ہندستانی ریاستوں اور ضلع انتظامیہ نے اس سمت میں اختراعی اقدام کئے ہیں اور سرکاری خدمات کی فراہمی اور سرکاری انتظامیہ میں آئی سی ٹی اور ای-گورنینس کے استعمال کے ذریعہ بہترین طریقوں اور عملوں کو نافذ کیا ہے، تاہم ان تجربات کو منظم طریقہ سے درج نہیں کیا گیا ہے۔نتیجتاً ان تجربات سے دوسری ریاستیں مستفید نہیں ہوتیں اور سیکھنے کی حالت میں نہیں رہتیں۔

(سی) فی الحال، شاید ہی کوئی ایسا تجزیاتی مطالعہ ہو جو خراب خدمات کی دستیابی کے اسباب کے بارے میں بتاتا ہو، جن کی وجہ سے آج ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور حاشیے پر درج لوگوں کے سماجی اشاریہ کو برقرار رکھے ہوئے ہو، اسی طرح اس بات کی بھی کوئی دستاویز موجود نہیں یا تجزیہ نہیں کیا گیا ہے کہ جن سے پتہ چل سکے کہ کیوں وہ بہترین مشقیں (پریکٹس) غائب ہوگئیں یا آہستہ آہستہ ختم ہوگئیں، جنہیں کچھ سال قبل تک بہتر سمجھا جاتا تھا یا جنہیں بہترین یا اچھی پریکٹس کا انعام ملا تھا۔

(ii) مذکورہ بالا چیلنجوں اور کمیوں کے حل کے لئے یہ پروجیکٹ مندرجہ ذیل حکمت عملی کو عمل میں لانا چاہتا ہے:.لوگوں کے نظریات میں تبدیلی لانے کی کوشش اور عوامی بیداری اور دیگر ذرائع سے فیصلہ لینے کے عمل میں رسائی کو ترغیب دینا۔

قومی تجزیے، پالیسیوں، منصوبوں اور بجٹ کی معرفت پالیسیوں، منصوبوں، بجٹ اور قانونی عمل میں تبدیلی۔شمولیاتی ترقیاتی پروگراموں کے ذریعہ لوگوں اور معاشروں کی زندگی میں تبدیلی۔(iii) ان اہداف کو حاصل کرنے کے لئے اپنائی جانے والی خصوصی حکمت عملیاں اس طرح ہیں:

.سرکاری پروگراموں کے مقررہ اہداف کو حاصل کرنے کے لئے بین شعبہ جاتی اور بین علاقائی مطالعہ تاکہ نتیجوں کو بہتر بنایا جاسکے اور ایسے اقدام کئے جاسکیں جن سے خصوصی طور سے اقوام متحدہ مرکزیت والے

محلہ کنگر پٹی، گاؤں سوجڑو، مظفر نگر ہیں۔

پروگراموں کے اہداف کو حاصل کیا جاسکے۔ سرکاری انتظامیہ اور حکمرانی کے استحکام کیلئے ریاستی حکومتوں اور حکومت ہند کے پاس بہترین مصدقہ قومی اور بین الاقوامی پریکٹس/مشقیں دستیاب ہیں۔ ریاست کے اندر اور دیگر ریاستوں میں اچھی مشقوں کو اپنانا۔

. ای-حکمرانی اور ایم- حکمرانی جیسے اختراعی پہلوؤں کا مظاہرہ تاکہ سرکاری انتظامیہ اور انتظام کی صلاحیت کو بہتر بنایا جاسکے۔ (iv) اس اسکیم کے نتیجے میں اداروں، لوگوں اور نظاموں کی صلاحیت میں حاصل ہونے والے ممکنہ سدھار درج ذیل ہیں:

.سرکاری انتظامیہ اور حکمرانی کے لئے ذمہ دار لوگوں اور اداروں کی صلاحیت میں سدھار۔

.سرکاری اسکیموں کی خدمات کی دستیابی میں کامیابی اور ناکامی کے اسباب کے بارے میں منتظمین کی گہری سمجھ کو فروغ دینا۔

.عالمی پیمانے پر جنوب- جنوب پس منظر میں سرکاری انتظامیہ کے میدان میں زیادہ سے زیادہ تعاون کو فروغ۔

(v) اس اسکیم یا پروجیکٹ کے ایک حصے کے طور پر دلّی میں 7 سے 9 اکتوبر 2014 کو سرکاری خدمت/سرکاری انتظامیہ میں مہارت پر بین الاقوامی سمپوزیم کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس سمپوزیم کے اہم مقاصد تھے:

(i) سرکاری انتظامیہ میں مہارت کے جذبے کو بڑھانا،

(ii) سرکاری انتظامیہ اور حکمرانی کو بہتر بنانے کی غرض سے اختراعی مشقوں اور غیر معمولی کامیابیوں کو پہچاننا، ان سے سیکھنا اور انہیں لوگوں کو بھی سکھانا۔ اس پروگرام میں 23 ممالک کے لوگوں نے حصہ لیا۔ انھوں نے بین الاقوامی سطح پر سرکاری انتظامیہ اور حکمرانی کی بہترین روایتوں/مشقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ ان میں ای-حکمرانی اور ایم-حکمرانی کے طریقے بھی شامل تھے۔ اس سمپوزیم میں تقریباً دو سو ہندستانیوں نے حصہ لیا۔

(vi) 21 سے 23 اگست 2014 کے دوران ایک کیس اسٹڈی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس کا اختتامی اجلاس 31 اکتوبر اور یکم نومبر 2014 کو ہوا۔ اس ورکشاپ کا مقصد بین الاقوامی درجے کی کیس اسٹڈیز تیار کرنا اور ہندستان کی بہترین مشقوں پر کیس اسٹڈیز تیار کرنا تھا تاکہ ان سے مستقبل میں بنیاد تیار کرنے میں مدد مل سکے۔ سرکاری پالیسی اور حکمرانی کے معروف عالم پروفیسر آرکینٹ ویور جو جارج کینٹ ٹاؤن یونیورسٹی میں کام کرتے ہیں، کو اس کام میں شامل کیا گیا۔

(vii) سالانہ کام کاج (ورک پلان) کے منصوبے کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔

عوامی شکایات: عوامی شکایات کے پورٹل پر اور زیادہ متبادل دیئے جانے کے علاوہ اسے بہتر اور سہل بنایا گیا ہے۔ اب عوامی شکایات کے محکمے سے متعلق شکایات کو پی جی پورٹل کی معرفت سیدھے انہیں کے پاس بھیجا جاسکتا ہے، اگر شکایت کرنے والے کو یہ پتہ نہیں ہے کہ اپنی شکایت کو کس اتھارٹی پر لاگ کرے یا بھیجے تو وہ ''نہیں معلوم'' کا متبادل چن سکتا ہے، وہ شکایت سیدھے عوامی شکایات کے محکمے کو چلی جائے گی۔

ای آفس موڈ اسکیم:

(1) تعارف

انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے (ڈی اے آر اینڈ پی جی) کو مکمل طور پر قومی مقاصد اور ترجیحات کے مدنظر ای گورنینس سرگرمیوں کو بڑھاوا دینے کا کام سونپا گیا ہے۔ یہ کام حکمرانی سے متعلق معاملات کے لئے خصوصی طور پر تصور اور مجموعی اشتراک ہے۔ اس کی تکنیکی خاصیت یا مہارت کے لئے الیکٹرانکس اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے محکمے سے تعاون حاصل کیا جارہا ہے۔

ڈی اے پی آر جی نے ای-حکمرانی منصوبے/پروجیکٹ اور کاروباری عمل اور انتظام کی تشکیل نو (ری-انجینئرنگ) کے لئے بدلاؤ مینجمنٹ سے متعلق رپورٹ بناکر سبھی مرکزی وزارتوں کو بھیج دی ہے۔

انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے (ڈی اے آر اینڈ پی جی) نے کاروباری عمل کی ری انجینئرنگ پر ایک بنیادی دستاویز کی تشکیل کی ہے جس کا نام جی پی اے ایف ہے، اس نظریے یا تخیل پر قومی ای-حکمرانی پروجیکٹ اور دوسرے اے آر سی کی گیارہویں رپورٹ میں کی گئی تھی۔ گورنمنٹ پروسیس آرکٹیکچر نگ فریم ورک، مرکزی حکومت کی تنظیموں میں بہتر کام کے لئے بزنس پروسیسنگ ری انجینئرنگ کو چلانے کے لئے ایک وسیع، منظم گائیڈ (رہنما خطوط) فراہم کرتا ہے۔

انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے نے سرکاری ویب سائٹوں کے لئے ہندستانی حکومت کے رہنما خطوط جاری کئے ہیں۔ یہ رہنما خطوط 2009 میں جاری کئے گئے۔ نئی صورتحال (ڈیولپمنٹ) کے ساتھ ہی ڈی اے آر پی جی اسے اپ ڈیٹ بھی کرتا رہتا ہے۔

این ای جی پی (جسے اب ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کے ساتھ ملا دیا گیا ہے) کو مئی 2006 میں کابینہ کی منظوری ملی تھی، ای-آفس مرکزی حکومت کے زمرے کے تحت، این ای جی پی کا ہی ایک مشن موڈ پروجیکٹ ہے جو الیکٹرانکس اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی محکمے اور انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات ڈائریکٹوریٹ کے ذریعہ مشترکہ طور پر تشکیل دیا گیا ہے۔

انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات محکمہ، ای-آفس مشن موڈ پروجیکٹ اسکیم کا نوڈل محکمہ ہے اور این آئی سی اس کا تکنیکی معاون ہے۔

ای آفس کا مقصد ایک ایسا دفتر ماحول بنانا ہے جس میں فائلوں اور کاغذ کا کام کم سے کم رہ جائے اور اس طرح کاموں کو منظم کرنے سے عملی طور پر وقت کو بچایا جاسکے۔ اس کے اہم مقاصد ہیں:

.سرکار کے ردعمل کی صلاحیت، سلسلے اور اثر میں توسیع، سونپنے/ دستیاب (ٹرن اوور) کرانے کے وقت میں کمی اور شہری حقوق کو وقت پر پورا کرنا۔

.انتظامیہ کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے وسائل کا بہتر انتظام، شفافیت اور جوابدہی کو قائم کرنا۔

.کم لاگت والی موثر ای-اسٹوریج سہولت مہیا کرانا۔ آفس کے ماحول کو ماحول دوست (ایکوفرینڈلی) بنانا۔ (ii) این آئی سی کے ذریعہ تیار کئے گئے ای-آفس پروڈکٹس کی خصوصیات: .فائل انتظام نظام (ای فائل)، فائل بنانے اور رسید کے عمل کو خودکار بنانا۔

.نالج مینجمنٹ سسٹم (کے ایم ایس) قانون، پالیسیوں اور رہنما خطوط جیسی مختلف دستاویزات کے مرکزی محفوظ مقام کی طرح کام کرتا ہے۔

تعطیل کے انتظام کا نظام (ای لیو) تعطیل لینے کے عمل کو خود کار بناتا ہے۔ ٹور مینجمنٹ سسٹم (ای-ٹور) ملازمین کے ٹور (گھومنے) کے پروگرام کو خود کار بناتا ہے۔ عملے سے متعلق اطلاعات کا نظام (پی آئی ایس) ملازمین کے ریکارڈز کے انتظام کا نظام

اشتراک اور پیغام خدمات (سی اے ایم ایس) اور پیغام اندرونی اشتراک/تعاون اور پیغام (میسج) بھیجنے کے لئے۔

ای آفس پروجیکٹ 2011-12 میں شروع کیا گیا تھا۔ پہلے مرحلے کے تحت اس میں 12 وزارتوں/محکموں کو شامل کیا گیا۔ دوسرا مرحلہ 2012-13 میں شروع کیا گیا اور اس کے تحت 5 وزارتوں/شعبوں کو شامل کیا گیا۔ تیسرا مرحلہ 2013-14 میں شروع کیا گیا اور اسے 7 وزارتوں/محکموں پر نافذ کیا گیا۔

انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے نے ایک ماسٹر ای - حکمرانی تربیت (ایم ای ٹی پی) اسکیم شروع کی ہے جسے 2013-14 میں این ای جی پی نافذ کرنے والی وزارتوں/شعبوں یا محکموں میں نافذ کیا گیا ہے۔ ماسٹر ای حکمرانی تربیت اسکیم کا مقصد مرکزی حکومت کے ملازمین کو ای-حکمرانی کے لئے تربیت دینا ہے، اس میں اہم مہارت کے پروگرام ہیں:

تجارتی کاروباری عمل کی ری-انجینئرنگ (بی پی آر)، پروجیکٹ مینجمنٹ، چینج (بدلاؤ) مینجمنٹ وغیرہ۔ اس سلسلے میں مختلف گروہوں کے تربیت پروگرام، گروپ-1 (ایس او/ اسسٹنٹ اور اس کے مساوی)، گروپ۔2 (یو ایس/ ڈی ایس/ ڈائریکٹر اور مساوی) اور گروپ ۔3 (جے ایس اور اس کے مساوی) قومی الیکٹرانک اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی ادارے اور این آئی سی کے ذریعہ کیا جارہا ہے۔

دستاویزات اور ریکارڈوں کے ڈیجیٹائزیشن کا کام ابتدائی سطح پر ہورہا ہے اور اب تک 700 سے زائد فائلوں کو انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے کے ذریعہ ڈیجیٹائز کیا جاچکا ہے۔ عملے، عوامی شکایات اور پنشن کی وزارت پہلے ہی ای-آفس پروگرام شروع کرچکی ہے۔ اس شعبہ نے ای-لیو، ای-جی پی ایف، فائل ٹریکنگ نظام اور نالج مینجمنٹ سسٹم (کے ایم ایس) پر عمل آوری شروع کردی ہے۔

☆☆☆

انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات، عملے، عوامی شکایات اور پنشن کی وزارت اور پنشن محکمے سے موصولہ معلومات کی بنیاد پر۔

وزارت ریلوے کی میکینیکل ڈائرکٹوریٹ کے اقدامات اور ایکشن پلان

☆ ریلوے بورڈ کے ممبر میکینیکل جناب ہیمنت کمار نے وزارت ریلوے کے میکینیکل ڈائرکٹریٹ کے اقدامات اور ایکشن پلان کے بارے میں آج ایک پریس کانفرنس کے دوران معلومات فراہم کرائیں جس کے مطابق انڈین ریلوے کے ذریعہ روزانہ تقریباً دو کروڑ 30 لاکھ مسافر سفر کرتے ہیں۔ یہ تعداد آسٹریلیا کی آبادی کے برابر ہے۔ بی او ایکس این ایچ ایل ویگنوں کی ایک ریک میں تقریباً 4100 میٹرک ٹن سامان آتا ہے جو کہ 20 ٹن اہلیت والے 200 ٹرکوں کی کل اہلیت سے زیادہ ہے۔ سامان کی ڈھلائی کے لیے ریلوے ٹرکوں سے 6.57 گنا بہتر طریقے سے ڈیزل استعمال کرتا ہے۔ ٹرکوں کے مقابلے میں ریلوے فی ٹن کلومیٹر 84.8 فیصد کم کاربن ڈائی آکسائڈ کا اخراج کرتا ہے۔ ریلوے ہر سال تقریباً ایک ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرتا ہے جو کہ کسی بڑے تھرمل پاور پلانٹ کی اہلیت کے برابر ہے۔ اس میں ٹرانسمیشن اور تقسیم کے دوران بجلی کا کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا کیونکہ بجلی جہاں پر پیدا کی جاتی ہے وہیں استعمال ہوجاتی ہے۔ بجلی پیدا کرنے کے لیے کسی اضافی بنیادی ڈھانچے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ انڈین ریلوے کی چھ پروڈکشن یونیٹیں ہیں۔ جو ہر سال 600 سے زیادہ ڈیزل اور الیکٹرک لوکو اور 3000 سے زیادہ کوچ تیار کرتی ہیں۔ پروڈکشن یونٹوں اور ورکشاپ میں ہر سال مختلف انجینئرنگ ٹریڈس میں 4000 سے زیادہ اپرینٹسز کو تربیت دی جاتی ہے۔ آلودگی پر قابو پانے کے اقدامات کے طور پر جولائی 2014 میں ریل کوچ فیکٹری رائے بریلی میں دو میگاواٹ کا شمسی پلانٹ شروع کیا گیا۔ آئی سی ایف کے پاس ڈیڑھ میگاواٹ ہر ایک کی صلاحیت والے 7 ہوا سے بجلی بنانے والی پون چکیاں ہیں۔ اس کے علاوہ ایک کوچ پر روشنی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے سولر پینل بھی لگائے گئے ہیں۔ منصوبہ ہے کہ آزمائشی طور پر پندرہ ڈی ای ایم یو کوچز پر شمسی لائٹنگ شروع کی جائے گی۔ سبز توانائی کے اقدامات کے لیے آئی سی ایف بین الاقوامی گولڈن گرین ایوارڈ 2014 جیت چکا ہے۔ **سوچھ بھارت ابھیان** سوچھ بھارت ابھیان کے تحت سبھی کوچز میں ڈسٹ بن کا انتظام کیا گیا ہے جبکہ پہلے خصوصی طور پر اے سی کوچز میں اور کچھ غیر اے سی کوچز میں ہی ڈسٹ بن کا انتظام کیا جاتا تھا۔ وزیر اعظم کے سوچھ بھارت ابھیان کے بعد نئے تعمیر ہونے والے تمام کوچز میں ڈسٹ بن فراہم کرائے جارہے ہیں۔ صفائی ستھرائی کے بارے میں مربوط پالیسی تیار کرنے کا کام جاری ہے۔ ماحولیات اور ہاؤس کیپنگ کے لیے ایک علیحدہ ڈائرکٹوریٹ قائم کیا جاچکا ہے۔ **میک ان انڈیا:** ریل وہیل پلانٹ، بیلا شروع ہوچکا ہے۔ اس پلانٹ میں اگست 2014 سے انجن اور ڈبوں کے لئے پہیئے تیار کرنے کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اس سے پہیوں کو درآمد کرنے کی ضرورت کم ہوگی۔ مدھیہ پردیش کے ودیشہ میں ٹریکشن الٹرنیٹرس کے لیے فیکٹری قایم کی جارہی ہے جو ہائی ہارس پاور لوکو تیار کرے گی۔ ریل اسپرنگ کارخانہ 16 قسم کے ایل ایچ وی کوچ اسپرنگوں میں سے پانچ تیار کرچکا ہے جو کہ برآمد کئے جارہے تھے۔ مسافروں کو سہولتیں مہیا کرانے میں بھی ریلوے نے نمایاں کام انجام دیے ہیں۔ نابینا مسافروں کے آرام کے لیے انڈین ریلوے نے کوچز میں بریل رسم الخط کی ہدایات / معلومات فراہم کرارہا ہے۔ ٹرین کی صفائی کرنے والے اسٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ کے لئے 2014-15 میں چار مزید اسٹیشنوں کو خصوصی مشینوں سے ٹرینوں کی صفائی کے لئے شامل کیا گیا ہے۔ اس سے ایسے اسٹیشنوں کی مجموعی تعداد 33 ہوگئی ہے۔ 2015-16 میں پانچ مزید اسٹیشنوں کا منصوبہ ہے۔ مال کی ڈھلائی کے لیے نئی قسم کے ویگن تیار کرنے کے لیے نجی ساجھیداری کی پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ آر ڈی ایس او اور ریلوے بورڈ کے ذریعہ خاص مقصد کے لیے خصوصی ویگن ڈیزائن کئے جارہے ہیں۔ نئے ڈیزائن کے نمونہ ویگن تیار کرنے کے لیے نجی ساجھیداری کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ ان نئے ڈیزائنوں میں ایک ڈیبل ڈیک آٹو کار ویگن بھی شامل ہے جو جس کے ایک ریک میں 318 کاریں آسکتی ہیں۔ پٹرولیم مصنوعات لے جانے کے لیے ہلکے ویگن بھی تیار کئے جارہے ہیں۔

کوچز میں مسافروں کو فراہم کرائی جانے والی حفاظت میں اضافہ کرنے کے سلسلے کے لیے کوچز میں سی سی ٹی وی کا انتظام کیا جارہا ہے۔ اس کا مقصد خصوصی طور پر خاتون مسافروں کو تحفظ فراہم کرانا ہے۔ اس کے علاوہ آگ بجھانے سے متعلق اقدامات بھی کئے جارہے ہیں جس کے تحت پاور کار اور پینٹری کار میں آٹومیٹک فائر ڈیٹکشن اور آگ بجھانے کے سسٹم لگائے جارہے ہیں۔ پاور کاروں اور پینٹری کاروں میں چونکہ آگ لگنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے خصوصی طور پر ان میں آگ سے حفاظت کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ آٹومیٹک فائر ڈیٹکٹر دھوئیں کی کثافت کے مطابق الارم بجاتا ہے یا آگ بجھانے کا نظام چلا دیتا ہے۔

☆☆☆

شمشاد علی

اقلیتوں کے لئے فلاحی اقدامات

حکومت اقلیتی برادری کی ترقی اور فلاح کے لئے کئی طریقوں سے کام کر رہی ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنانے میں وزارت اقلیتی امور سرگرم ہے۔ وزارت کے ذریعہ شروع کئے گئے پروگراموں میں اقلیتوں کو تعلیمی اعتبار سے با اختیار بنانا، علاقے کی ترقی، اقتصادی طور پر با اختیار بنانا، خواتین کو با اختیار بنانا، کمزور اقلیتی برادریوں کی ترقی اور اقلیتی طبقے کے اداروں کو مستحکم کرنا شامل ہے۔ فلاحی اسکیمیں پوری ترجیح کے ساتھ نافذ کی جارہی ہیں تاکہ ان کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اقلیتوں تک پہنچے۔ نئی حکومت اقلیتی برادری کی مہارت کو فروغ دینے کے لئے نیا ماحول بنانے پر انتہائی زور دے رہی ہے۔

اقلیتی امور کی وزارت اقلیتوں کی فلاح اور ہمہ جہت ترقی کے لئے سرگرداں ہے۔ اس نے تمام سطحوں پر اسکالرشپ کے ذریعہ اقلیتوں کی تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔ وہ 10 ویں سے پہلے اور دسویں کے بعد میرٹ کی بنیاد پر اسکالرشپ اور مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ کے ذریعہ تعلیمی اعتبار سے با اختیار بنانے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ اقلیتوں کو ہنرمند بنانے کے لئے بھی وہ وقتاً فوقتاً کئی اسکیمیں بناتی رہتی ہے۔ اس نے نئی روشنی نامی اسکیم، راست نقد منتقلی اسکیم، پردھان منتری جن دھن یوجنا، نئی منزل، سیکھو اور کماؤ، ہماری دھروہر، سائبر گرام، نیا سویرا، نئی اڑان، پڑھو پردیش، مفت کوچنگ اور استاد جیسی اہم اسکیمیں شروع کی ہیں۔ دستکاروں اور ہنرمندوں کے لئے امکانات کے نئے دروازے کھولنے کے لئے اقلیتی امور کی وزارت نے حال ہی میں ایک مربوط اسکیم 'استاذ' شروع کی ہے۔ اس کا مقصد پشت در پشت چلی آرہی ہنرمندیوں کو بچانا ہے۔ روایتی فنون اور دستکاری کے حق میں امکانات کے نئے دروازے کھولنے کے لئے یہ اسکیم بہت اہم ہے۔ اس کا آغاز قالین اور ساڑیوں کے لئے ہندستان کے مشہور مقام بنارس سے ہوا جو وزیر اعظم نریندر مودی کا پارلیمانی حلقہ انتخاب بھی ہے۔ اس اسکیم کے ذریعہ اقلیتی فرقے کے نوجوانوں اور خاص طور پر لڑکیوں کو بلا امتیاز تعلیم اور روزگار کے حصول کو یقینی بنایا جائے گا اور انہیں کاروباری مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ اقلیتی امور کی وزیر محترمہ نجمہ ہبت اللہ نے اس سلسلے میں کہا کہ ہنر بھی تعلیم و تربیت کا حصہ ہے اور حکومت ہند نے 2014 کے بجٹ میں روایتی خاص فنون میں مہارت اور کاروباری ہنرمندی کے فروغ کے لئے اقلیت رخی اسکیم 'استاذ' شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ 17 کروڑ روپے کی یہ اسکیم بہت اہمیت کی حامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی وزارت اس کوشش کے ذریعہ نہ صرف روایتی فنون کو زندہ رکھنا چاہتی ہے بلکہ وابستگان کے لئے انہیں بہترین ذریعہ آمدنی بھی بنانا چاہتی ہے۔ محترمہ نے کہا کہ بعض حلقوں کی طرف سے خاندانی طور پر ایسی ہنرمندی سے وابستہ بچوں کو بچہ مزدور قرار دینے کی کوشش کی جاتی جو ٹھیک نہیں۔ ہر ہنر ایک علم ہے اور اسے سیکھنا اور اس میں مہارت حاصل کرنا حصول علم کی طرح سودمند ہے۔ اس سے اقلیت بالخصوص مسلمانوں کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ اقلیتی امور کی وزارت نے اس اسکیم کو محتاط طور پر مرتب کیا ہے اور اس کے بجٹ کو تقاضوں سے پوری طرح مربوط رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ محترمہ نے بتایا کہ ایک سے زیادہ وزارتوں اور اداروں کو اس اسکیم سے وابستہ کرنے کا ارادہ ہے تاکہ دستکاروں اور دوسرے ہنرمندوں کے لئے امکانات کے نئے در وا ہوں اور قومی معیشت کے فروغ میں ان کا کردار اور نمایاں ہوسکے۔ ''استاذ' ایک ایسا پلیٹ فارم ہے، جہاں سے ملک کی روایتی آرٹ، کرافٹ کے بہترین ورثے کو فروغ اور محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے ہنرمندوں اور فنکاروں کی صلاحیت کی تعمیر میں ہر ممکن مدد کرنے کا کام ہوگا۔ اس کے علاوہ فنکاروں اور دستکاروں کی طرف سے بنائی گئی نایاب چیزوں کو انٹرنیٹ کی مدد سے دنیا بھر کے بازاروں میں پہنچانے کا کام کرے گا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندستان کے فنکاروں و دستکاروں کے پاس جو ہنر ہے، وہ پوری دنیا میں کہیں بھی دیکھنے کو نہیں ملتا۔ مرکزی حکومت ان کا احترام کرتی ہے اور اسے فروغ دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے جن دھن یوجنا اور تین انشورنس کے منصوبوں کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا کہ غریب کاریگروں کو اس سے کافی مدد ملے گی۔ یہ ملک میں پہلی بار ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مسٹر مودی سے خواتین کے لئے کچھ ایسی منصوبہ بندی شروع کرنے کی اپیل کریں گی، جو انہیں بڑھاپا یا کسی برے وقت میں کام آسکے۔ انہوں نے کہا کہ اب نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہتھیار نہیں، قلم اور ایسی ٹیکنالوجی ہوں گی، جس سے ان کی ہمہ جہت ترقی ہوگی۔

اس کے علاوہ حکومت نے نئی روشنی نامی اسکیم

مضمون نگار صحافی ہیں۔

شروع کی ہے۔ اسکیم کا مقصد اقلیتی خواتین میں اعتماد پیدا کرنا اور انہیں خودمختار بنانا ہے اور اس کیلئے تمام سطحوں پر سرکاری نظاموں، بینکوں اور دیگر اداروں سے رابطے اور بات چیت کے لئے انہیں معلومات اور تکنیک فراہم کی جاتی ہے۔ 2012-13 سے اس اسکیم کا نفاذ غیرسرکاری تنظیموں کی معرفت کیا جارہا ہے۔ مدھیہ پردیش اور اترپردیش جیسی ریاستوں سمیت فزیکل اور مالیاتی حصولیابیوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ 2012-13 کے مالی سال میں زیرتربیت خواتین کی فزیکل تعداد کا ہدف 40,000، حصولیابی 36,950 ہے۔ بجٹ تخمینہ 15.00 کروڑ روپے، نظرثانی شدہ تخمینہ 12.80 کروڑ ہے۔ 10.45 کروڑ فنڈ جاری کیے گئے ہیں۔ 2013-14 کے مالی سال میں زیرتربیت خواتین کی فزیکل تعداد کا ہدف 40,000، حصولیابی 60,875 ہے۔ بجٹ تخمینہ 15.00 کروڑ روپے، نظرثانی شدہ تخمینہ 14.74 کروڑ روپے ہے۔ اس کیلئے 11.96 کروڑ روپے کا فنڈ جاری کیا گیا ہے۔ 2014-15 کے مالی سال میں زیرتربیت خواتین کی فزیکل تعداد کا ہدف 40,000، حصولیابی 68,675 ہے۔ بجٹ تخمینہ 14.00 کروڑ روپے، نظرثانی شدہ تخمینہ 14.00 کروڑ روپے ہے۔ 13.99 کروڑ فنڈ جاری کیا گیا ہے۔ موجودہ رہنما خطوط کے مطابق، اسکیم کا نفاذ گاؤں کی سطح پر گرام پنچایت کے ساتھ اور ضلع سطح پر مقامی شہری اداروں کے ساتھ مل کر کیا جاتا ہے۔ اسکیم کی تشہیر کے لئے وزارت نے ڈائریکٹوریٹ آف ایڈورٹائزنگ اینڈ ویژول پبلسٹی (ڈی اے وی پی) کی معرفت 6 فروری 2012، 8 مارچ 2013، 6 جون 2013 اور 12 مارچ 2014 کو اشتہارات شائع کئے ہیں۔ مزید برآں، 2013-14 میں ملک بھر میں ہندی اور علاقائی زبانوں میں الیکٹرانک میڈیا میں نئی روشنی اسکیم سے متعلق ایک ویڈیو اسپاٹ نشر کیا گیا تھا۔

ایک اور اہم پروگرام جن - وکاس کاریہ کرم (کثیر شعبہ جاتی ترقی کا پروگرام یا ایم ایس ڈی پی) وزارت کا ایک اہم پروگرام ہے۔ یہ پروگرام سماجی واقتصادی ڈھانچے تعمیر کرکے اور بنیادی سہولیات فراہم کرکے ترقی کی راہ میں حائل خامیوں کو دور کرتا ہے۔ اقلیتوں کی کثیر آبادی والے بلاکوں (ایم سی بی) اور اقلیتوں کی کثیر آبادی والے قصبوں (ایم سی ٹی) کی منصوبہ بندی کثیر شعبہ جاتی ترقی کے پروگرام کے تحت کی گئی ہے۔ 12 ویں منصوبہ کے دوران کثیر شعبہ جاتی ترقی کے پروگرام کے تحت عملدرآمد کے لئے 710 اقلیتوں کی کثیر آبادی والے بلاکوں اور 66 اقلیتوں کی کثیر آبادی والے قصبوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مختلف پروجیکٹوں کے لیے کثیر شعبہ جاتی ترقی کے پروگرام کے تحت اب تک ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں کو 2014-15 کے دوران کل 1250 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے 2014-15 کے لئے 677.88 کروڑ روپے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اقلیتی منصوبوں میں ڈگری کالج، اسکول کی عمارت، اضافی کلاس روم، ہاسٹل، اسکولوں میں بیت الخلا، لڑکیوں کو مفت سائیکل، سائبر پروگرام کے تحت ڈیجیٹل خواندگی، آئی ٹی آئی کی بلڈنگ، پولی ٹیکنک، اقلیتی طبقے کے نوجوانوں کے لئے ہنرمندی کی تربیت، صحت کے مراکز، آنگن واڑی، پینے کے پانی کی سہولت وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

کثیر شعبہ جاتی ترقی کے پروگرام کے تحت ہنرمندی کی ترقی کے لئے سالانہ بجٹ میں 10 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں کے ذریعہ 1 لاکھ اقلیتی برادری کے نوجوانوں کو ہنرمندی کی ترقی کے لئے نشانہ بنایا گیا ہے۔ 2014-15 کے دوران وزارت نے پہلے ہی 95,824 اقلیتی نوجوانوں کی ہنرمندی کی ترقی سے متعلق تربیتی پروگرام کو منظوری دے دی ہے۔

رواں سال سے کثیر شعبہ جاتی ترقی کے پروگرام کے تحت اقلیتی سائبر گرام یوجنا شروع کی گئی ہے۔ محکمۂ الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹکنالوجی کی کامن سروس سینٹر (سی ایس سی) اور ای-گورننس سروسز انڈیا لمیٹڈ کے تعاون سے ملک کے 196 اضلاع میں اقلیتوں کی کثیر آبادی والے 710 بلاکوں اور اقلیتوں کی کثیر آبادی والے 66 قصبوں میں اقلیتوں کے لئے ڈیجیٹل خواندگی کی شروعات کی گئی ہے۔ وزارت نے پہلے ہی ریاست مغربی بنگال میں 244 سائبر مدرسہ شروع کیا ہوا ہے۔ اقلیتوں کی کثیر آبادی والے بلاکوں/قصبوں اور آس پاس کے علاقوں کے مدرسوں میں الگ سے سائبر گرام پروگرام شروع کیا جائے گا۔ جن وکاس کاریہ کرم (کثیر شعبہ جاتی ترقی کے پروگرام) کے تحت جن منصوبوں کو منظوری دی گئی ہے، انہیں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ بااختیار کمیٹی انہیں منظوری دیتی ہے اور ان کا جائزہ لیتی ہے۔ وزارت نے اقلیتوں کی ہنرمندی کی ترقی کے لئے ''سیکھو اور کماؤ (لرن اینڈ ارن)'' پروگرام شروع کیا ہے۔ یہ اسکیم تربیت یافتہ اقلیتوں کے کم از کم 75 فیصد روزگار کو یقینی بناتا ہے ان میں سے 50 فیصد منظّم شعبے میں ہیں۔ ایک سال کے لئے تربیت یافتہ نوجوانوں کے لئے پوسٹ پلیسمنٹ سپورٹ لازمی ہے۔

وزارت نے 2013-14 کے دوران اس اسکیم کے تحت 29 ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں میں اقلیتی برادری کے 20,164 نوجوانوں کے لئے ہنرمندی کے فروغ کے پروجیکٹوں کے لئے 17 کروڑ روپے کو منظوری دی ہے۔ اس کے تحت اقلیتوں کے 27016 نوجوانوں کی ہنرمندی کے لئے 34.67 کروڑ روپے کو منظوری دی گئی ہے۔ ''سیکھو اور کماؤ (لرن اینڈ ارن)'' کے تحت اقلیتوں کے لیے ہنرمندی کی ترقی کا پہل کی ای-نگرانی تیار کی جارہی ہے۔ مرکزی سرکاری سیکٹر انٹرپرائز یعنی نیشنل مائنوریٹیز ڈیولپمنٹ اینڈ فینانس کارپوریشن (این ایم ڈی ایف سی) نے اقلیتی برادری کے لوگوں کو ڈرائیونگ کی تربیت دینے کے لئے ماروتی سوزوکی انڈیا لمیٹیڈ کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کیا ہے۔ اب تک اس پروگرام کے تحت 5 ریاستوں دہلی، گجرات، مہاراشٹر، کرناٹک اور اترپردیش میں 2515 امیدواروں کو تربیت دی گئی ہے۔

ہنر مندی کی ترقی کے پروگرام کو وسعت دینے کے لئے، نیشنل مائنوریٹیز ڈیولپمنٹ اینڈ فینانس کارپوریشن (این ایم ڈی ایف سی) کے تحت 10 نومبر 2014 کو ''ایم اے این اے ایس (مولانا آزاد نیشنل اکیڈمی فار اسکلز) نامی ادارہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس کی اہم کام ہندستان کے اندر اور بیرون ملک اقلیتی نوجوانوں کو روزگار دلانے کے لئے ان کی مہارت کو بہتر بنانا ہے۔ ایم اے این اے ایس نے نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این ایس ڈی سی) اور سیکٹر اسکل کونسلز آف ہیلتھ، سیکوریٹی، لیدر، لوجسٹکس اور میڈیا اینڈ انٹرٹمنٹ کے ساتھ ایک مفاہمتی عرضداشت پر دستخط کیا ہے۔ حال ہی میں اس کا ایک علاقائی دفتر چنئی میں کھولا گیا ہے اور جلد ہی ممبئی، کولکاتہ اور گوہاٹی میں مزید علاقائی دفتر کھولے جائیں گے۔

وزارت نے اقلیتوں کی فلاح کے لئے سب سے اہم تعلیمی پروگرام (اسکالرشپ/ فیلوشپ/ مفت کوچنگ) کو اہمیت دی ہے۔ اس نے اس کے لئے (10 ویں سے پہلے دسویں کے بعد اور میرٹ کی بنیاد پر اسکالرشپ) کے دوران اسکالرشپ اسکیم کے تحت اقلیتی برادری کے طالب علموں کے لئے 2033 کروڑ میں روپے میں سے 1244 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں۔ اسکالرشپ اسکیم کے نفاذ کو پوری طرح شفاف بنانے کے لئے آن لائن کا طریقہ اپنایا گیا ہے جس سے تمام شراکت داروں کے رول اور ذمہ داری کو صاف ستھرے ڈھنگ سے بیان کیا جاسکے۔ میٹرک کے بعد اسکالرشپ اسکیم پر آن لائن عملدرآمد کے لئے آن لائن اسکالرشپ مینجمنٹ سسٹم (او ایس ایم ایس) تیار کیا گیا ہے جبکہ میرٹ کم مینس (ایم سی ایم) پر مبنی اسکالرشپ 11-2010 سے طلباء کو دی جارہی ہے۔ میٹرک کے بعد اسکالرشپ، ایم سی ایم اسکالرشپ اسکیموں کے تحت طالب علموں کے بینک اکاؤنٹ میں براہ راست اسکالرشپ کی منتقلی (ڈی بی ٹی) کی جارہی ہے۔ پڑھو پردیس۔ منصوبہ کے تحت بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لئے قرض کے سود میں چھوٹ اور مولانا آزاد نیشنل فیلو شپ بھی دیا جا رہا ہے۔ وزارت میٹرک سے قبل اسکالرشپ اسکیم کے تحت براہ راست اسکالرشپ کی منتقلی کے لیے کوشش کر رہی ہے۔ چونکہ چھوٹے بچوں کا اپنا اکاؤنٹ نہیں ہوتا ہے اس لئے ''جن دھن یوجنا'' کے تحت ان کے والدین کے اکاؤنٹ کو جوڑا جائے گا۔

علاوہ ازیں وزارت کے تحت آنے والا ایک خود مختار ادارہ مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن (ایم اے ای ایف) اقلیتی برادری کی 35000 باصلاحیت لڑکیوں کو ہر سال اسکالرشپ دیتا ہے۔ 12 ویں منصوبہ کے دوران مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا فنڈ 750 کروڑ روپے سے بڑھا کر 1250 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔ مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن نجی تعلیمی اداروں کو تعلیمی ڈھانچے کی ترقی کے لئے مدد بھی فراہم کرتا ہے۔

وزارت کی نئی اسکیم ''پڑھو- پردیس'' کے تحت اقلیتی طلبہ کو بیرون ملک اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دئے جانے والے قرض کے سود میں چھوٹ بھی دی جاتی ہے۔ 15-2014 کے دوران کینرا بینک کے ذریعہ اسے نافذ کیا گیا۔ 19 دسمبر 2014 تک 573 طالب علموں کے لئے 2.28 کروڑ روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔ وزارت اقلیتی برادری کے طالب علموں کے لئے ہائر سروسز اور پیشہ ورانہ کورسوں کے لئے مفت کوچنگ کی تیاری میں مدد فراہم کر رہی ہے۔ 08-2007 سے اب تک مختلف شہرت کے حامل اداروں میں 50853 طالب علموں کو کوچنگ دستیاب کرایا گیا ہے۔

اقلیتی برادری کے طلباء کو یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی)، اسٹاف سیلیکشن کمیشن (ایس ایس سی) اور ریاستی پبلک سروس کمیشن (ایس پی ایس سی) کے ابتدائی امتحانات میں حصہ لینے کے لئے مالی امداد بھی فراہم کی جاتی ہے۔ 2013 میں سول سروسز کے امتحان میں 12 امیدوار منتخب ہوئے جنہیں وزارت نے امداد فراہم کی تھی۔ 15-2014 کے دوران 19 دسمبر 2014 تک، یو پی ایس سی/ ایس ایس سی اور ریاستی سروس کمیشنوں کے ابتدائی امتحانات پاس کرنے کے لئے کل 444 طالب علموں کو مالی امداد دی گئی اور 128.50 لاکھ روپے جاری کئے گئے۔

وزیر خزانہ نے 10 جولائی 2014 کو اپنی بجٹ تقریر میں حکومت کی طرف سے اقلیتوں کو ترجیح دینے کی ایک نئی اسکیم کا اعلان کیا تھا، جسے یو ایس ٹی ٹی اے ڈی (روایتی آرٹس/ دستکاری کی ترقی کے لئے مہارت اور تربیت کو اپ گریڈ کرنا) کا نام دیا گیا۔ اسے حکومت نے 15-2014 میں اقلیتوں کے روایتی آرٹس/ دستکاری اور بیش بہا وراثت کو محفوظ کرنے کے لیے منظوری دے دی ہے۔ اس سے بہتر ذریعہ معاش اور محنت کے وقار کو یقینی بنانے کے لئے روایتی کاریگروں اور دستکاروں کو مدد مل سکتی ہے۔ وزارت ان اقلیتوں کے لئے جو روایتی آرٹس / دستکاری میں لگے ہوئے ہیں ان کی مدد کے لئے ایک ای - بزنس پورٹل بنائے گی۔ اقلیتی امور کی وزارت نے 12 ویں پنچ سالہ منصوبہ کی بچی ہوئی مدت کے لئے وزارت خزانہ سے 95 کروڑ روپے مختص کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ان تمام اقدامات سے اقلیتوں کو ہر سطح پر مدد ملے گی اور ان کی زندگی میں خوش حالی آئے۔ نتیجہ کے طور پر ملک خوش حال ہوگا اور بے روزگاری میں کمی آئے گی۔

☆☆☆

یوجنا
آئندہ شمارہ
اگست 2015
شمولیت پر مبنی ترقی اور سماجی تبدیلی پر خاص ہوگا۔

محمد نوشاد

بجلی پیداوار: مثبت پہل

ہائیڈروکاربن وسائل سے ہندستان کے قدرتی گیس کی پیداوار میں آئندہ تین برسوں میں 52 فی صد اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کے مطابق اس مدت کے دوران بجلی اور کھاد کمپنیوں سے مانگ میں تیزی آنے کا امکان ہے۔ ہندستان کے قدرتی گیس کی پیداوار میں سال 2017-18 تک تقریبا 230 ملین مٹرک اسٹینڈرڈ کیوبک میٹر روزانہ (ایم ایم ایس سی ایم ڈی) اضافہ ہونے کا اندازہ ہے جبکہ سال 2014-15 کے آخر میں اس کی موجودہ سطح 138.33 ایم ایم ایس سی ایم ڈی ہے جو 52 فیصد اضافہ کو ظاہر کرتی ہے۔

وزیر خزانہ نے رواں مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ بنیادی ڈھانچہ کی ترقی کے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ (پی پی پی) ماڈل کا تجزیہ کرکے اس میں نئی جان ڈالی جائے گی۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے بجٹ میں 70 ہزار کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔ حسب ضرورت ہزاروں کروڑ روپے جمع کرنے کا بھی بندوبست کرنے کا عہد کیا گیا تھا۔ بجٹ میں بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے جدید اور قابل تجدید توانائی سمیت تمام وسائل کا بھرپور استعمال کرکے ملک کو توانائی سے مالا مال کرنے پر زور دیا گیا تھا۔ 2020 تک آف گرڈ شمسی توانائی سمیت 20 ہزار گاؤوں تک روشنی پہنچانے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندستان میں بنیادی ڈھانچہ کی سہولیات کا فقدان سب سے بڑا مسئلہ ہے جو ملک کی تیز رفتار اقتصادی ترقی خصوصاً بجلی کی پیداوار کے شعبہ کے لئے رکاوٹ ہے۔ حکومت نے اس شعبہ کو اولین ترجیح دیتے ہوئے کئی اقدامات کئے ہیں۔ ملک میں بجلی کے شعبہ کی ترقی کافی سست پڑ گئی تھی‘ ملک اس شعبہ میں کئی برس پیچھے چلا گیا تھا۔ ہندستان میں بجلی کی پیداوار 266 لاکھ میگاواٹ کی سطح پر ہے اور آئندہ 4 سے 5 برسوں میں سالانہ مجموعی گھریلو پیداوار میں 8-9 فی صد متوقع اضافہ کے ساتھ اس کی مانگ دگنے سے بھی زیادہ ہونے کا امکان ہے۔ ایسے حالات میں بجلی کی مانگ کو پورا کرنا ایک بہت بڑا کام ہوگا کیوں کہ نہ صرف صنعتی اور زرعی شعبہ میں اضافہ کی وجہ سے نہ صرف اس کی مانگ بڑھے گی بلکہ درمیانہ درجہ کے لوگوں کے معیار زندگی میں بہتری آنے کے ساتھ ان کی تعداد 30 کروڑ تک پہنچنے کے ساتھ گھریلو کھپت میں بھی اس کی مانگ بڑھے گی۔ اب حکومت اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے بنیادی ڈھانچہ کی ترقی کے شعبہ میں 1000 ارب امریکی ڈالر کے بقدر خرچ کر رہی ہے اور آئندہ پانچ برسوں میں بجلی کے شعبہ میں کم از کم 300 ارب امریکی ڈالر کے بقدر خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔ پہلے کی طرح ہی فائنانس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ماہر کارکنوں کی کمی ایک رکاوٹ بن سکتی ہے اور نئی حکومت کی جانب سے اس مسئلہ کے ازالہ کے لئے کافی اقدامات کئے جارہے ہیں۔ اگرچہ بنیادی شعبہ میں بھی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے اچھے نتائج حاصل نہیں ہوئے ہیں اور اس میں کچھ اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر مالیات مسٹر ارون جیٹلی نے مرکزی بجٹ میں تقریباً ایک لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ 20000 میگاواٹ حرارتی بجلی کی پیداوار کے لئے برہد پاور پلانٹس کی تنصیب کا اعلان کیا تھا۔ ایسے 4000 میگاواٹ کی اہلیت والے پانچ پاور پلانٹس میں سے پہلے پلانٹ کی تنصیب اوڈیشا میں اور اس کے بعد ایک دوسرے پلانٹ کی تنصیب تمل ناڈو میں کی جائے گی۔ موجودہ حکومت نے کوئلہ بلاکوں کی کامیاب نیلامی کے بعد دو لاکھ کروڑ روپے جمع کیے اور کوئلے کی کمی کی وجہ سے جمود کا شکار 20000 میگاواٹ حرارتی بجلی پروجیکٹوں کو از سرنو شروع کرنے پر زور دیا۔ حکومت کے اس اقدام سے ملک کے کچھ حصے میں بجلی کی کمی سے فوری طور پر راحت ملے گی لیکن گرڈ کے کنکشن میں کمی ہونے کی وجہ سے شاید اس کام میں رکاوٹ پیدا ہوا اور بجلی کی کمی والی جنوبی اور مشرقی ریاستوں میں اضافی بجلی پہنچانے میں مشکل پیش آسکتی

D-33، وسنت کنج۔دہلی

ہے۔وزیر توانائی مسٹر گوئل کے مطابق حکومت تمام گھروں میں 2019 تک 24X7 کی بنیاد پر مناسب داموں پر بجلی دستیاب کرانے کے لیے عہد بستہ ہے۔انہوں نے کہا کہ ترقی اور غربت کو کم کرنے کے لیے ایک اہل اور معاشی طور پر صحت مند بجلی شعبے کی ضرورت ہے۔مسٹر پیوش گوئل نے کہا کہ معیاری، قابل بھروسہ اور مناسب داموں پر بجلی کی دستیابی ملک کی سماجی اور معاشی ترقی اور خصوصی طور پر پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔اور اس سلسلے میں حکومت نے دین دیال اپادھیائے گرام جیوتی یوجنا (ڈی ڈی یو جی جے وائی) شروع کی ہے۔صنعت کی بڑھتی ضروریات کے علاوہ حکومت نے سال 2019 تک ملک بھر میں 24 گھنٹے ساتوں دن بجلی فراہم کرنے کے مقصد سے ایک بڑا پروگرام شروع کیا ہے۔اس کے تحت ملک کے چھ لاکھ دیہات میں سے سوا لاکھ دیہات کو گرڈ سے جوڑنا ہے۔ان سوا لاکھ گاؤوں کو اب تک اس سے نہیں جوڑا گیا ہے۔24 گھنٹے ساتوں دن بجلی فراہم کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ اس سمت میں دیگر نئے اقدامات کئے جائیں۔اس بات سے آگاہ ہوکر حرارتی بجلی کی پیداوار، پن بجلی اور نیوکلیائی بجلی کے ساتھ ساتھ زیادہ اہمیت کی حامل شمسی بجلی، ہوائی توانائی اور دیگر سبز توانائی کے علاوہ ٹرانسمیشن اور تقسیم کے نظام کو مضبوط کرنے، فیڈر کو الگ کرنے اور صارفین کو دی جانے والی بجلی کی پیمائش کے لئے کئی تاریخی فیصلہ کئے گئے ہیں۔

ملک کے شمال مشرقی علاقے کی طرف توجہ مرکوز کرتے ہوئے شمال مشرقی علاقے کی بجلی کے نظام سے متعلق اصلاح کے منصوبوں اور ان ریاستوں میں بجلی کے ٹرانسمیشن اور تقسیم کو مضبوط بنانے کے مقصد سے وسیع منصوبہ کو منظوری دی گئی ہے۔

اصلاح اور دوبارہ جان ڈالنے کے محاذ پر بجلی ایکٹ اور فیس پالیسی میں کئی ترامیم کی جا رہی ہیں۔سبھی گھروں کے لئے 24 گھنٹے ساتوں دن بجلی فراہم لیے ریاست وار وسیع عملی منصوبے تیار کی جا رہی ہیں اور اس کے بارے میں متعلقہ ریاستوں کے ساتھ تبادلہ خیال کیا جا رہا ہے۔بجلی کی وزارت نے اپنی ’’سب کے لئے بجلی‘‘ نامی پہل کے تحت آندھرا پردیش کی حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں، جس کا مقصد اکتوبر 2016 تک پورے ریاست کو اس کے دائرے میں لانا ہے۔

دہلی اور راجستھان کے لئے منصوبے تیار کئے گئے ہیں اور دیگر ریاستوں کے لئے انہیں تیار کیا جا رہا ہے۔حکومت زرعی اور دیہی گھریلو استعمال کے لیے علیحدہ فیڈر کے ذریعے بجلی کی فراہمی کے لئے 43033 کروڑ روپے کی ایک اہم منصوبہ لاگو کرنے میں مصروف ہے تاکہ دیہی خاندانوں کو ساتوں دن 24 گھنٹے بجلی کی فراہمی یقینی ہو سکے۔سب ٹرانسمیشن اور تقسیم کے نظام کو مضبوط بنانے کے مقصد سے 32612 کروڑ روپے کی لاگت سے مربوط بجلی ترقی پہل شروع کی گئی ہے۔ٹرانسمیشن کے دوران بجلی میں پانچ فی صد کمی کا مسئلہ کے حل کے لئے کی منصوبہ بندی تیار کی گئی ہے جو اہم ہے اور یہ تقریبا 27 فی صد کی سطح پر ہے۔ٹرانسمیشن کے دوران پانچ فی صد بجلی کے نقصان کا مطلب یہ ہے کہ ہندستان کو بغیر اضافی سرمایہ کاری کے علاوہ 15000 میگاواٹ بجلی کی پیداوار کرنا ہوگا۔ایک میگاواٹ بجلی کی پیداوار کی صلاحیت کی تخلیق کا مطلب 5-7 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کرنا ہے اور 15000 میگاواٹ بجلی کی کمی ہونے کا مطلب اضافی 75000 سے لے کر 1.05 لاکھ کروڑ روپے دیگر سرمایہ کاری کی شکل میں دستیاب کرنا ہے۔

حکومت نے ہندستانی بجلی کے نظام کو سستی، ذمہ دار اور قابل اعتماد بنانے کے مقصد سے قومی سمارٹ گرڈ مشن کی شروعات کی ہے۔اسمارٹ گرڈ میں منتظمین کے درمیان پاور پلانٹ سے لے کر آخری صارفین تک بجلی پہنچنے تک خود کار کرنے، نگرانی اور کنٹرول کرنے کے مقصد سے سینسر، میٹروں، ڈیجیٹل کنٹرول کے نظام کے ساتھ ساتھ تجزیاتی آلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ایک بجلی کمپنی گرڈ کارکردگی کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ آوٹیج کو روک سکتی ہے، آوٹیج کو تیزی سے بحال کر سکتی ہے اور صارفین کو توانائی کے استعمال کے انتظام کی اجازت دے سکتی ہے۔

اسمارٹ گرڈو کے ذریعے شمسی اور ہوائی توانائی جیسی نئی قابل تجدید توانائی کا بہتر استعمال کیا جا سکتا ہے اور انہیں تقسیم بجلی کے ذرائع کے ساتھ شامل کیا جا سکتا ہے۔یہ ایک انتہائی اہمیت کا حامل پروگرام ہے اور نصب ہونے والی 100 اسمارٹ سٹی میں اسمارٹ گرڈ لگائے جائیں گے اور اس سے بجلی کی کافی بچت ہو سکے گی۔تمام مرکزی وزارتوں اور محکموں سے کہا گیا ہے کہ وہ سی ایف ایل اور انتہائی روشن بلب کی جگہ پر ایل ای ڈی بلب لگائیں۔وزارت خزانہ کی طرف سے اس کے بارے میں تمام محکموں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

وشاکھاپٹنم میں حالیہ تباہ کن ہدہد طوفان کے بعد انرجی ایفی شی اینسی سروسز لمیٹیڈ نے 91000 اسٹریٹ لائٹوں کو ہٹا کر ایل ای ٹی لائٹ لگوائی۔چنئی اور ممبئی میونسپل کارپوریشن نے بھی کچھ علاقوں میں سی ایف ایل اور سوڈیم ویپر لیمپوں کی جگہ ایل ای ڈی اسٹریٹ

لائٹ لگوانا شروع کر دیا ہے۔چنئی جیسا میٹروپولیٹن اسٹریٹ لائٹوں سے 20 میگاواٹ تک اور ممبئی تقریبا 30 میگاواٹ بجلی کی بچت کر سکتے ہیں۔ ایل ای ڈی لائٹ تقریبا 75000 کروڑ روپے کی انڈسٹری ہے اور اس سے صرف اسٹریٹ لائٹوں پر ملک بھر میں 1000 میگاواٹ سے زیادہ بجلی کی بچت ہوسکتی ہے۔

حکومت کی جانب سے سال 2022 تک ایک لاکھ میگاواٹ شمسی توانائی اور 60000 میگاواٹ ہوائی توانائی کے قابل تجدید توانائی کی پیداوار کے ہدف پر زور دینے کے ساتھ ہی اگلے سات برسوں میں قابل تجدید توانائی کے شعبے میں 10 لاکھ کروڑ روپے قیمت کی سرمایہ کاری کا امکان ہے۔ بند پڑے پن بجلی کے منصوبوں کو ازسرنو شروع کرنے کے لئے تیزی سے کی گئی کوششوں کے علاوہ حکومت نے قابل تجدید توانائی کے لئے بجٹ الاٹمنٹ کو 65.8 فی صد بڑھا دیا ہے۔ساتھ ہی شمسی اور ہوائی توانائی کے لئے نئی قابل تجدید توانائی کی پالیسی لاگو کرنے کے عمل سے گزر رہی ہے۔توانائی کے تحفظ کے لئے اپنے منصوبوں کے حصے کے طور پر حکومت سبز توانائی کے ذرائع کو فروغ دینے کے مقصد سے ہر ایک پانچ ارب امریکی ڈالر کی قیمت کے پانچ ٹینڈر حاصل کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

ملک کے اندر سروس فراہم کرنے والوں کو اولین ترجیح دیتے ہوئے حکومت نے نئے اقدامات کا اعلان کیا ہے۔اس کے تحت این ٹی پی سی، کول انڈیا، توانائی ایفی شی اینسی سروسز، پاور گرڈ کارپوریشن کی طرف سے حال ہی میں بجلی کے شعبہ میں داخل 100000 کروڑ روپے کی قیمت کے آرڈروں سے وزیر اعظم مسٹر نریندر مودی کے میک ان انڈیا کی مہم کے لئے مقامی مینوفیکچرز کو مضبوط بنانے پر زور دیا جائے گا۔ساتھ ہی مقامی مینوفیکچرز نے گھریلو شمسی اور ہوائی توانائی کی پیداوار کے لئے بڑی تعداد میں آرڈر داخل کئے تاکہ پیداواری صلاحیت بڑھا کر اور عالمی سطح کی ٹیکنالوجی حاصل کر کے انہیں سستی بنایا جا سکے۔ سرکاری تنظیم 1000 میگاواٹ صلاحیت والی ایسے شمسی پروجیکٹ خریدیں گے جس میں صرف گھریلو پیداوار والے سیلوں اور ماڈیول کے استعمال کے لئے خصوصی تجویز ہوں گی۔ دفاعی ادارے 300 میگاواٹ صلاحیت والے شمسی توانائی کے پلانٹ خریدیں۔حکومت نے توانائی کے تحفظ کے ذریعے 10 فی صد توانائی کو بچانے کے لئے بھی منصوبہ بندی کی ہے۔ 10000 کروڑ یونٹ بجلی کی بچت کی جائے گی جس سے 11 کروڑ لوگوں کی زندگی میں روشنی آئے گی اور 40000 کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔

حکومت کی جانب سے قابل تجدید توانائی پر زور دینے کی حکمت عملی کی وجہ یہ بھی ہے کہ ہندستان توانائی درآمد کے لئے تقریبا 150 ارب امریکی ڈالر کا خرچ کرتا ہے جو سال 2030 تک بڑھ کر 300 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ سکتا ہے۔ اپریل 2014 تک مجموعی نصب کردہ حرارتی بجلی کی صلاحیت 168.4 گیگاواٹ کی سطح پر تھی جبکہ پن بجلی اور قابل تجدید توانائی کی کل تنصیبی صلاحیت بالترتیب 40.5 گیگاواٹ اور 31.7 گیگاواٹ تھی۔ آئندہ سال تک ہندستان کی ہوائی توانائی مارکیٹ میں تقریبا 20000 کروڑ روپے (3.16 ارب امریکی ڈالر) کی رقم سرمایہ کاری ہونے کا امکان ہے کیوں کہ ان شعبوں سے وابستہ کمپنیاں ہوائی توانائی کے ذریعہ 3000 میگاواٹ اضافی صلاحیت تیار کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہیں۔ آئندہ 5 سے 10 برسوں میں تقریبا 293 عالمی اور گھریلو کمپنیوں نے ہندوسان میں شمسی، ہوائی، چھوٹے پن بجلی اور بایوماسا پر مبنی 266 گیگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے لئے عزم کا عکاس ہے۔اس پہل سے تقریبا 310-350 ارب امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری جمع ہوسکتی ہے۔ اپریل 2000 سے لے کر فروری 2015 کی مدت کے دوران صنعتی دنیا نے 9548.82 ملین امریکی ڈالر کے بقدر براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری جمع کی۔

ہائیڈروکاربن وسائل سے ہندستان کے قدرتی گیس کی پیداوار میں آئندہ تین برسوں میں 52 فی صد اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کے مطابق اس مدت کے دوران بجلی اور کھاد کمپنیوں سے مانگ میں تیزی آنے کا امکان ہے۔ ہندستان کے قدرتی گیس کی پیداوار میں سال 2017-18 تک تقریبا 230 ملین مٹرک اسٹینڈرڈ کیوبک میٹر روزانہ (ایم ایم ایس سی ایم ڈی) اضافہ ہونے کا اندازہ ہے جبکہ سال 2014-15 کے آخر میں اس کی موجودہ سطح 138.33 ایم ایم ایس سی ایم ڈی ہے جو 52 فیصد اضافہ کو ظاہر کرتی ہے۔ قدرتی گیس کا استعمال کرنے والے اہم شعبوں- بجلی اور کھاد، سے مانگ کے مقابلے میں یہ 27 فی صد زیادہ ہے۔توانائی کے شعبے کے لئے یہ ایک قابل استقبال تبدیلی ہے کیوں کہ گزشتہ عرصہ میں ہندستان قدرتی گیس کے 3.365 ارب گھن میٹر (بی سی ایم) کی پیداوار کے ساتھ سال 2013-14 میں پیدا ہونے والے 3.54 بی سی ایم سے 5 فی صد نیچے رہا اور 3.66 بی سی ایم کے پیداواری ہدف سے 8.1 فی صد نیچے رہا۔ گزشتہ 10 برسوں میں ہندستان کی گھریلو پیداوار 10 فیصد بڑھا ہے، مانگ میں کافی اضافہ ہونے کی وجہ سے ہندستان کے آر ایل این جی کی درآمد میں 335 فیصد اضافہ ہوا ہے جو پی پی اے ایس کے مطابق تقریبا 46 فی صد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان تبدیلیوں کے نتائج ہمیں فوری طور پر نظر نہیں آئیں گے لیکن حکومت نے بجلی کے شعبہ کی بہتری کے لئے جو ابتدائی اقدامات کئے ہیں' اس سے سرمایہ کاری کے ماحول میں سدھار ہونے، مہنگائی میں کمی آنے، مستقل حکومت کے طور پر ترقی کی شرح بڑھنے کے ساتھ ساتھ آنے والے مہینوں اور برسوں میں اس کے ثمرات ظاہر ہونے لگیں گے۔ ظاہر ہے کہ جب بجلی کا شعبہ ترقی کرے گا تو اس سے نہ صرف بڑی بڑی صنعتیں بلکہ چھوٹی صنعتیں بھی مستفید ہوں گی۔ زیادہ بجلی ملے گی تو پروڈکشن میں بھی اضافہ ہوگا اور اس سے سماج میں خوش حالی آئے گی۔ یہی نہیں میک ان انڈیا کا نعرہ بھی اسی وقت ثمر آور ہوگا جب ملک میں بھرپور بجلی دستیاب ہو کیوں کہ نئے ٹکنالوجی کے عہد میں بغیر توانائی کے کسی بھی شعبہ میں قابل ذکر ترقی ممکن نہیں۔

☆☆☆

سعید انجم

مدرا بینک کی اہمیت

ملک میں مائیکرو اوراسمال بزنس اداروں اورخود روزگار کوفروغ دینے اور بے سرمایہ افراد کو سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے وزیر اعظم نے مدرا (مائیکرو یونٹس ڈیولپمنٹ اینڈ ری فائنانس ایجنسی لمیٹڈ) کا 20000 کروڑ روپے کے بنیادی فنڈ سے آغاز کیا۔ اس کے علاوہ مدرا بینک کو مزید 3000 کروڑ روپے بجٹ سے دیئے جائیں گے تاکہ وہ چھوٹی صنعتوں کو قرض دینے کے لئے کریڈٹ گارنٹی فنڈ قائم کرسکے۔ کارآفرینوں کو چھوٹی یونٹیں قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے حکومت نے عام بجٹ 16-2015 مائیکرو یونٹس ڈیولپمنٹ ری فائنانس ایجنسی بینک (مدرا) قائم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا تھا یہ بینک پردھان منتری مدرا یوجنا کے ذریعہ مائیکرو فائنانس اداروں کو پھر سے فنڈ فراہم کریں گے۔ اس بینک کے لئے 20000 کروڑ روپے کا کارپس فنڈ اور 3000 روپے کی کریڈٹ گارنٹی ہوگی۔ قرض دینے میں ایس سی/ایس ٹی کارآفرینوں کو ترجیح دی جائے گی۔ اب جو مدرا بینک کی شروعات کی گئی ہے وہ اسی اعلان کی عملی شکل ہے۔ وزیر اعظم نے مدرا لانچنگ کے موقع پر جو تقریر کی تھی' اس سے اس کی اہمیت کو بہت اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک تجربہ یہ آتا ہے کہ بہت سی چیزیں پرسپشن کے اردگرد منڈلاتی رہتی ہیں اور جب قریب سے اس کی جانب دیکھیں تو تصویر کچھ اور ہی نظر آتی ہے۔ جیسے ایک عام شخص سے پوچھو تو اس کو لگے گا کہ بھئی، یہ جو بڑی بڑی صنعتیں ہیں، بڑے بڑے صنعتی گھرانے ہیں، اس سے روزگار زیادہ ملتا ہے لیکن اگر قریب سے دیکھیں تو تصویر کچھ اور ہی ہوتی ہے، اس میں اتنا زیادہ سرمایہ لگا ہے، اتنے سارے تام جھام، ہوابازی، یہ سب ہم دیکھتے آئے ہیں۔ لیکن اگر قریب سے دیکھیں تو الٹی میٹلی ہم ترقی میں ہیں۔ روزگار ہماری ترجیح ہے اور ہندستان جیسا ملک جس کے پاس ڈیموگریفک ڈیویڈنٹ ہو، جہاں پر 65 فی صد آبادی 35 سال سے کم عمر کی ہو، اس ملک کو اپنی ترقی کی جو بھی پالیسی بنانی ہو، اس کے مرکز میں یہ نوجوان طاقت ہونی چاہئے۔ اگر وہ برابر میچ کرلیا، تو ہم نئی اونچائیوں کو پار کرسکتے ہیں۔ یہ جتنی بڑی بڑی صنعتوں کا ذکر ہم سنتے آئے ہیں، ان میں صرف ایک کروڑ 25 لاکھ لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔ سوا سو کروڑ کے ملک میں سوا کروڑ لوگوں کو روزگار، یہ جو بہت بڑے بڑے لوگ جن کا دنیا میں ذکر ہوتا رہتا ہے، آدھا اخبار جن سے بھرا پڑا رہتا ہے، وہ دیتے ہیں۔ لیکن اس ملک میں چھوٹا چھوٹا کام کرنے والے تقریباً پانچ کروڑ 70 لاکھ لوگ بارہ کروڑ لوگوں کو روزگار دیتے ہیں۔ ان سوا کروڑ کو روزگار دینے کے لئے بہت سارے نظام فعال ہیں لیکن بارہ کروڑ لوگوں کو روزگار دینے والے لوگوں کی ہم تھوڑی سی مدد کریں، تو کتنا بڑا فرق آسکتا ہے اس کا ہم اندازہ کرسکتے ہیں اور اس شعبے میں کام کرنے والے 5 کروڑ 75 لاکھ اس لوگ ہیں، جو ایک طرح سے خود کا روزگار ہے۔ ان میں درزی ہوں گے، کمہار ہوں گے، ٹائر کا پنکچر بنانے والے لوگ ہیں، سائیکل کی ری پیرنگ کرنے والے لوگ ہیں، اپنا ایک آٹو رکشہ لے کر کے کام کرنے والے لوگ ہیں، سبزی بیچنے والے غریب لوگ ہیں، ان کا جو پورا کاروبار ہے، اس میں زیادہ سے زیادہ حساب لگایا جائے، تو 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ سرمایہ نہیں لگا ہے یعنی صرف 11 لاکھ کروڑ روپیوں کا سرمایہ لگا ہے، 5 کروڑ 75 لاکھ اس کی قیادت کررہے ہیں اور 12 کروڑ لوگوں کا پیٹ بھرتے ہیں۔ یہ باتیں جب سامنے آئیں تو لگا کہ ملک میں خود کے روزگار کے مواقع بڑھانے چاہئے۔ ملک کی اکنامی کو طاقت دینے والے جو لوگ نیچے کی پائیدان پر ہیں ان کی طاقت کو سمجھنا چاہئے اور ان کے لئے موقع فراہم کرنا چاہئے اور اس بنیادی فکر سے یہ مدرا کا تصور آیا ہے۔ میرا اپنا ایک تجربہ اس میں کام کررہا تھا کیوں کہ صرف اقتصادی دنیا کے لوگوں کے اعداد و شمار کی بنیاد پر فیصلہ کرنا، اتنا آسان نہیں ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی تجربہ بہت کام آتا ہے۔ میں گجرات میں وزیر اعلی رہا تو میں نے

مضمون نگار جرنلسٹ ہیں۔

پتنگ سازی کی صنعت کی طرف تھوڑی توجہ دی، اب گجرات میں پتنگ سازی ایک بڑے تہوار کے طور پر منائی جاتی ہے اور زیادہ تر، اب وہ ماحول دوست صنعت ہے، کاٹیج انڈسٹری ہے اور لاکھوں کی تعداد میں غریب مسلمان اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ 90 فیصد سے زیادہ پتنگ بنانے اور ردی کا کام گجرات میں مسلمان کر رہا ہے، لیکن وہ وہی پرانی چیزیں کرتا تھا۔ وہ پتنگ اگر اس کو طے تین کلر کا بنانا ہے تو تین کلر کے کاغذ لاتا تھا پیسٹنگ کرتا تھا اور پھر پتنگ بناتا تھا۔ اب دنیا بدل چکی ہے تین کلر کا کاغذ پرنٹ ہوسکتا ہے، ٹائم بچ سکتا ہے، تو میں نے چنئی کی ایک انسٹی ٹیوٹ کو کام دیا کہ ذرا سروے کیجئے کہ ان کی مصیبت کیا ہے، دشواریاں کیا ہیں، تجربہ میں یہ آیا کہ چھوٹے چھوٹے لوگوں کو تھوڑی مدد دی جائے، تھوڑا اسکل ڈیولپمنٹ ہو جائے، تھوڑی پیکیجنگ سکھا دی جائے تو آپ اس میں کتنی بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں، مجھے آج کہنے میں خوشی ہوتی ہے کہ پتنگ سازی کا جو تقریباً 35 کروڑ کا پتنگ کا بزنس تھا' تھوڑی مدد سے پتنگ کی صنعت 500 کروڑ روپے سے زیادہ کی ہوگئی ہے۔ پھر میری اس میں تھوڑی دلچسپی بڑھنے لگی تو میں کئی چیزیں نئی نئی کرنے لگا۔ بانس، بانس وہ لاتے تھے آسام سے، وجہ کیا تھی؟ دراصل پتنگ میں جس بانس کی ضرورت ہوتی ہے' اس سائز کا بانس گجرات میں ہوتا ہی نہیں تھا۔ تو میں نے اس کے لئے جینیاتی انجینیئرنگ والوں کو پکڑا، میں نے کہا کہ بانس ہمارے یہاں ایسا کیوں نہ ہو، جو پتنگ سازی میں کام آ سکے۔ دراصل پتنگ سازی کے لئے ایسے بانس کی ضرورت ہوتی ہے جس کی دو گرہوں کے بیچ زیادہ فرق ہو ۔ بانس اگر وہ باہر سے لائیں تو اس کو فائنانس کی ضرورت پڑے گی۔ پھر میں نے ایڈورٹیزمنٹ کمپنی کو بلایا۔ میں نے کہا ذرا پتنگ والوں کے ساتھ بیٹھو پتنگ کے اوپر کوئی ایڈورٹیزمنٹ کا کام ہوسکتا ہے کیا ان کی کمائی بڑھ سکتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر میں نے توجہ دی تھی اور مجھے اتنا لطف آیا تھا اس کام میں' میں 04-2003 کی بات کر رہا ہوں۔ کہنے کا میرا مطلب یہ تھا کہ جو بالکل نظر انداز کیا ہوا کام تھا۔ اس پر تھوڑی توجہ دی گئی، فائنانس کا انتظام کیا گیا، تو وہ تیز رفتاری سے آگے بڑھا۔ آپ دیکھئے ہر گاؤں میں دو چار مسلمان بچے ایسے ہوں گے، اتنے اختراعی (انوویٹو) ہوتے ہیں ٹکنالوجی میں۔ انہیں یہ خداداد صلاحیت حاصل ہے کہ وہ فوراً چیزوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ آپ ایک تالا اس کو مرمت کرنے کے لئے دیجئے ا ور دوسرے دن وہ اس تالے کو ویسا ہی بنا کے دیدے گا، جن کے ہاتھوں میں یہ روایتی ہنر ہے۔ ایسے لوگوں کی اگر ہم مدد کریں اور اگر وہ کچھ گروی رکھیں تب انہیں مدد ملے لیکن اس کے پاس تو گروی رکھنے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ سوائے اس کے ایمان کے۔ اس کا سب سے بڑا سرمایہ اس کا ایمان ہے۔ یہ غریب انسان کا جو سرمایہ ہے، ایمان۔ اس سرمایہ کے ساتھ مدرا اپنا سرمایہ جوڑنا چاہتا ہے، تاکہ وہ کامیابی کی کلید بن جائے اور اس سمت میں ہم کام کرنا چاہتے ہیں۔

کمہار ہے، اب بجلی گاؤں میں پہنچ گئی ہے۔ وہ بھی چاہتا ہے کہ میں مٹکی بناتا ہوں اور بھی چیزیں بناتا ہوں لیکن اگر الیکٹرک موٹر لگ جائے تو میرا کام تیز ہو جائے گا لیکن الیکٹرک موٹر خریدنے کے لئے پیسہ نہیں ہے۔ بینک کے لئے ان کے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے اور اتنا نیٹ ورک بھی نہیں ہے لیکن میں آج یہاں بینک کے بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہے۔ میرے لفظ لکھ کر رکھئے۔ ایک سال کے بعد بینک والے قطار لگائیں گے مدرا والوں کے یہاں اور کہیں گے بھائی 50 لاکھ ہم کو کلائنٹ دے دیجئے کیوں کہ اب دیکھئے پردھان منتری جن دھن یوجنا میں ہندستان کے بینک سیکٹر نے جو کام کیا ہے، کوئی سوچ نہیں سکتا تھا کیوں کہ بینک کے سلسلے میں ایک سوچ بنی ہوئی تھی کہ بینک اس دائرے سے نیچے نہیں جاسکتے تو بینک کے لوگوں نے گرمی کے دنوں میں گاؤں گاؤں گھر گھر جا کر غریب کی کٹیا میں جا کر اس کو ملک کی فائنانس کی مین اسٹریم میں لانے کی کوشش کی اور اس ملک کے 14 کروڑ لوگوں کو بینک اکاؤنٹ سے جوڑ دیا تو یہ طاقت ہم نے تجربہ کی ہے تو اس کا یہ الگ ایک نیا اسٹیپ ہے۔

مدرا بینک کا آئیڈیا محض چھوٹے کاروبار کو قرض دینے اور ان کی مالی ضروریات کی تکمیل تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ قرض دینے کے بجائے کریڈٹ پلس اپروچ پر مبنی ہے۔ مدرا کے ابتدائی تین منصوبوں اور اسکیموں کو تین زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ شیشو' کشور اور ترون۔ یہ مائیکرو یونٹوں کی ضرورتوں کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ شِشو میں 50000 روپے تک قرض دیئے جائیں گے' کشور میں 50 ہزار سے لے کر پانچ لاکھ روپے تک قرض دیئے جائیں گے جب کہ ترون میں پانچ لاکھ روپے سے دس لاکھ روپے تک قرض دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

اسی پس منظر میں خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ میرے چھوٹے کاروباری بھائیو اور بہنو! سبزی فروشو، شیر فروشو، خردہ فروشو ، دھوبیو، اخبار والو، کپڑا بُننے والو، دستکارو، گل فروشو اور اسی قسم کے تمام پیارے لوگوں، آپ سب ہمارے ملک وقوم کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہماری معیشت کو آپ سب جو استحکام عطا کرتے ہیں، وہ ایک ایسا راز ہے، جس کے سبھی متلاشی رہتے ہیں۔ جہاں بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ محض بڑی کمپنیوں کو ہی بالادستی حاصل ہوتی ہے وہیں حقیقت یہ ہے کہ آپ جیسے ساڑھے پانچ کروڑ کے قریب چھوٹے کاروباریوں اور اکائیوں سے حاصل ہونے والی توانائی ہی ہماری معیشت کے سفر کو جاری رکھتی ہے، جو محض چھوٹی مصنوعات تیار کرنے والی اکائیوں، چھوٹی تجارتوں اور خدمات فراہم کرانے والے اداروں سے حاصل ہوتی ہے۔ مزید برآں آپ ملک کے اُن گیارہ بارہ کروڑ لوگوں کو ملازمت کے مواقع فراہم کراتے ہیں، جن میں سے بیشتر افراد شیڈیول کاسٹ، شیڈیول ٹرائب، دیگر پسماندہ زمروں اور اقلیتی طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح ہندستان اپنی نمو، ملازمتوں اور خوشحالی کے لئے آپ پر انحصار کرتا ہے۔ اگر آپ کے ہاتھ مضبوط ہوں تو مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ ملک وقوم کو عظیم تر بلندیوں تک لے جاسکتے ہیں۔ آپ کو اپنا کاروبار کرنے کی آسانی ہونی چاہئے۔ آپ کو افسران کی پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا چاہئے۔ آپ کو اپنے روزمرہ کے کاموں کے لئے قرض حاصل ہوجانا چاہئے، جو آپ کے روزمرہ کے کاموں کے سامان کے لئے بھی ضروری ہے اور آپ کو اپنی مصنوعات کی معقول فروخت کے لئے بازاروں کی سہولت بھی حاصل ہونی چاہئے۔ ہر مالی بحران سے آپ کو محفوظ ہونا

چاہئے اور آپ کو اپنے مستقبل کی سلامتی کا یقین ہونا چاہئے۔اگر ایسا ہوگیا تو یقیناً آپ کو وہ طاقت حاصل ہوجائے گی جس سے آپ ملک وقوم کو اونچا اٹھا سکیں گے۔اسی بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے میری سرکار نے آپ کی معاونت کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں ۔پچھلے برسوں کے دوران متعدد اسکیمیں شروع کی گئی ہیں جبکہ متعدد ایسی اسکیموں کا جاری سال کے بجٹ میں بھی اعلان کیا جاچکا ہے۔ مجھے اس بات بخوبی احساس ہے کہ آپ کو قرض حاصل کرنے میں کس قدر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اوراس قرض پر بڑی شرح سود آپ کے لئے کس قدر پریشان کُن ہوتی ہے۔ لیکن آپ کو ان کی ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔میں آپ کی اس مصیبت کو بخوبی محسوس کرسکتا ہوں کہ جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ بینکنگ کا موجودہ نظام آپ کے لئے زیادہ مددگار ثابت نہیں ہوپاتا۔اسی لئے ہم نے مدرا (مائیکرو یونٹ ڈیولپمنٹ ری فائنانس ایجنسی) بینک قائم کیا ہے جس کا مقصد اس امر کو یقینی بنانا ہے کہ آپ کو کفایتی شرحوں پر اور کمترین کاغذی کارروائی کے ساتھ کفایتی شرحوں پر قرض کی سہولت حاصل ہو۔ یہ بینک پردھان منتری مدرا یوجنا کے نام سے ایک اسکیم چلائے گا ، جو شیڈیول کاسٹ اور شیڈیول ٹرائب کے کاروباریوں کو ترجیح دے گا۔مزید برآں آپ سب نے پردھان منتری یوجنا کے تحت بینکوں میں اپنے کھاتے بھی کھلوا لئے ہیں اور اب آپ کو اپنے کاروبار کے لئے ان کھاتوں سے پانچ ہزار روپے تک کا قرض بھی حاصل ہوسکے گا۔آپ کو بے ضابطہ اور مہنگی بجلی سے اپنا کاروبار چلانے میں خاصی دشواری پیش آتی ہے۔ اب ہم ریاستی سرکاروں کو دین دیال اپادھیائے گرام جیوتی یوجنا کے ذریعہ علیحدہ دیہی زرعی بجلی سپلائی کا نظام قائم کرنے میں مدد کررہے ہیں تاکہ آپ کو چوبیس گھنٹے اور ساتوں دن بجلی حاصل ہوتی رہے۔میں جانتا ہوں کہ وقت تبدیل ہورہا ہے، آپ کے بچے بڑے ہورہے ہیں، ان کے خیالات اور خواہشات آپ سے بالکل مختلف ہیں۔وہ زیادہ خطرات اٹھانا چاہتے ہیں اور زیادہ جدت طرازی سے کام لینا چاہتے ہیں، وہ نئی ٹکنالوجی کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔یہ ایک جوکھم والا معاملہ ہے۔ان کے لئے ہم سیلف امپلائمنٹ اینڈ ٹیلنٹ یوٹیلائزیشن (ایس ای ٹی یو) کا نظام قائم کررہے ہیں، جو ایک جاری کاروبار کے سبھی پہلوؤں کا احاطہ کرے گا، جو قرض سے تحفظ تک آپ کے کاروبار کے سبھی پہلوؤں کا احاطہ کرے گا۔اٹل انوویشن مشن (اے آئی ایم) بھی قائم کیا جارہا ہے، جو تحقیق وترقی کے شعبے میں سرفہرست حیثیت حاصل کرنے والوں کے لئے عالمی معیار کا ایک انوویشن ہب دستیاب کرائے گا۔ ہندستان کا گھریلو ڈھانچہ کچھ اس طرح کا ہے کہ لوگوں کو خود سے زیادہ اپنے کنبے کی پریشانیوں کی فکر ہوتی ہے، اسی لئے ہم نے آپ کی معاونت کے لئے ایک نظام قائم کیا ہے، جو آپ کے کنبے کی سلامتی کو یقینی بنائے گا ۔پردھان منتری سرکشا بیمہ یوجنا سے آپ کو دولاکھ روپے کے حادثاتی بیمے کی سہولت محض ایک روپیہ ماہانہ کے پریمیئر کی ادائیگی سے حاصل ہوگی۔علاوہ ازیں پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ یوجنا کے نام سے دولاکھ روپے کی مالیت کے ایک بیمے کی اسکیم بھی شروع کی گئی ہے، جس میں ایک روپیہ یومیہ کے پریمیئر کی ادائیگی کرنی ہوگی۔یہ جانتے ہوئے کہ سرکاری ملازمین کو ملازمت سے ریٹائر منٹ تک پنشن کی سہولت حاصل ہوتی ہے۔ہم سب کو اپنے بڑھاپے کی تشویش لاحق ہوجاتی ہے۔کون ہماری دیکھ بھال کرے گا، ہماری مالی ضرورتوں کی تکمیل کیسے ہوگی،اس کے لئے ہم نے اٹل پنشن یوجنا شروع کی ہے، جس سے آپ کو اپنی جوانی کے دنوں سے دوسو پچاس روپے ماہانہ کی ادائیگی پر ساٹھ برس کی عمر مکمل ہونے پر پانچ ہزار روپے ماہانہ پنشن کی سہولت حاصل ہوگی۔علاوہ ازیں آپ کی موت کے سانحے کی صورت میں آپ کے بچوں کو 8.5 لاکھ روپے کی رقم کی مجموعی ادائیگی کی جائے گی۔بجٹ میں اعلان کی جانے والی مذکورہ بالا تمام اسکیمیں اور پروگرام جلد ہی شروع کئے جائیں گے۔میں آپ سب سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ ان میں سے کچھ اسکیموں سے فائدہ حاصل کریں۔ہم ہندستانی غیور اور اپنی محنت سے ترقی کرنے والے لوگ ہیں۔ہم وقار اور غیرت نفس کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور اپنے انتہائی نامساعد حالات میں بھی اپنے ہی پیروں پر کھڑے نظر آتے ہیں۔لیکن اگر ہمارے بازوؤں کو پنکھ دے دئے جائیں تو ہم پرواز بھی کرسکتے ہیں، اس لئے میں یہ سب کام کرنے کے لئے آپ کو بااختیار بنانے کے تئیں عہد بستہ ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ نہ صرف یہ کہ یہ سب کچھ کرسکتے ہیں بلکہ مجھے یقین ہے کہ کریں گے بھی۔

آپ سب کے لئے میری جانب سے انتہائی نیک خواہشات۔مدرا بینک سے چھوٹے کاروباریوں کی نہ صرف مالی ضروریات پوری ہوں گی بلکہ یہ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہوگا۔یہ چھوٹے' بہت چھوٹے اور درمیانہ درجے کی صنعت کو مالی مدد فراہم کرنے کا بہت اچھا پروگرام ہے۔مدرا کے لئے جو مختلف رول مقرر کئے گئے ہیں' ان میں مائیکرو انٹرپرائزز فائنانسنگ برنس کے لئے گائیڈ لائنس کی تیاری' انہیں قرض کے بھاری بوجھ سے بچانے کے طریقہ کار کی نشاندہی' ایم ایف آئی اداروں کا رجسٹریشن' ایم ایف آئی اداروں کا ایکریڈیشن' کلائنٹ کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے اصول سازی اور قرضوں کی وصولی کا طریقہ کار وضع کرنا شامل ہے۔مدرا کے تحت جن تجارتی اور انٹرپرینورشپ اداروں کا احاطہ کیا جائے گا' ان میں مشترکہ ملکیت والے فرم یا پارٹنرشپ فرم' چھوٹے مینوفیکچرنگ یونٹ کے طور پر کام کرنے والی فرم' چھوٹی صنعتیں' خود امدادی گروپ' کیرانہ فروش' دھوبی' بنکر' ٹرانسپورٹر' ٹرک آپریٹرس' خوانچہ فروش' بیوٹی پارلر' ہیئر کٹنگ سیلون' دست کار' کھانا فراہم کرنے والی یونٹیں' مشین آپریٹرس' ری پیئر شاپ' فوڈ پروسیسر' پیشہ ور افراد' جو شہری اور دیہی دونوں ہی طرح کے علاقوں میں رہتے ہوں اور جن کی مالی ضرورت دس لاکھ روپے تک کی ہے۔ان کاروباریوں میں اکثریت کا تعلق ایس سی' ایس ٹی' او بی سی اور اقلیتی فرقے سے ہے۔مدرا بینک ان نظر انداز کردہ طبقے کو معمولی سود پر قرض فراہم کرے گا تاکہ ان کی جامع ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔چوں کہ مدرا کے لئے باضابطہ بینک قائم کرنے میں تھوڑا وقت درکار ہے' اس لئے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ مدرا کو فی الحال اسمال انڈسٹریز ڈیولپمنٹ بینک آف انڈیا (سڈبی) کے ایک ذیلی ادارہ کے طور پر قائم کردیا جائے لیکن بعد میں قانون سازی کرکے اسے ایک مکمل بینک میں تبدیل کردیا جائے گا۔یہ ایک بڑی پالیسی پہل ہے جس سے امید کی جانی چاہئے کہ آنے والے دنوں میں چھوٹے طبقات کی زندگی میں عظیم تبدیلی کی نقیب ثابت ہوگی۔

☆☆☆

کورا کا بقیہ

مساوی ہو، وہاں دوکلوواٹ کے علاوہ سات واٹ ہائی کوالٹی کے سیسے سے تیار بلب دس روپے فی بلب کے لحاظ سے تقسیم کئے جائیں گے اوران کی اصل لاگت یعنی ایک سو دس روپے آئندہ گیارہ مہینوں میں بجلی کے بلوں کے ذریعہ وصول کئے جائیں گے۔ایک کنبہ ایک لڈ بلب 120 روپے کی ادائیگی پرخرید سکے گا جبکہ اس طرح کے بلب کی خردہ قیمت 350 سے 600 روپے کے درمیان ہے اوران بلبوں کو تین سال کے اندر مفت بدلا جاسکے گا۔ایسا اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہرایک کنبے کو بجلی کی بچت کر کے سالانہ 162 روپے کی بچت ہوگی۔حکومت اس طرح کے جواقدامات کررہی ہے اس کی مدد سے شہر بنارس میں سالانہ بنیاد پر 104 ملین کلوواٹ بجلی بچائی جاسکے گی۔اس کا مطلب یہ بھی ہوگا کہ مجموعی لاگت میں سالانہ تقریباً 68 کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔توانائی کی بچت اوراثر انگیزی مرکزی اورریاستی حکومتوں کی توجہ کا خاص مرکز رہا ہے اوراس طرح کے اقدامات کو بڑھانے پرزوردیا گیا ہے۔قومی سطح پرآئندہ تین برسوں میں تمام روایتی طرز کے بلبوں کو بدل کر سیسے کی مدد سے تیار بلب لائے جائیں گے۔یہ اعلان وزیراعظم جناب نریندر مودی کے اس عہد کے پس منظر میں ہے، جوانہوں نے توانائی کی بچت کے تئیں مخلصانہ وابستگی کے طور پر کیا تھا اوراس کے تحت 24x7 کے ان کے اس ویژن کی بھی تکمیل ہوگی جوانہوں نے سب کے لئے بجلی فراہم کرانے کے سلسلے میں پیش کیا تھا۔

بنگلہ دیش، بھوٹان، ہندستان اور نیپال کے درمیان موٹروہیکل سمجھوتہ

☆مرکزی کابینہ نے بنگلہ دیش، بھوٹان، ہندستان اور نیپال (بی بی آئی این) کے درمیان مسافروں، عملے اور مال بردار گاڑیوں کی آمدورفت کومنضبط کرنے کے لئے ان چاروں ملکوں کے مابین موٹرگاڑی سمجھوتے کومنظوری دے دی ہے۔اس سمجھوتہ پر بھوٹان کی راجدھانی تھمپو میں بنگلہ دیش، بھوٹان، ہندستان اور نیپال کے ٹرانسپورٹ وزیروں کی ایک میٹنگ میں دستخط کئے جائیں گے۔بی بی آئی این سمجھوتہ پر دستخط سے ذیلی خطے میں ایک محفوظ، معاشی طور سے موثر اور ماحول دوست مضبوط سڑک ٹرانسپورٹ کوفروغ ملے گا اورعلاقائی یکجہتی کے لئے ایک ادارہ جاتی نظام وضع کرنے میں ہرملک کومزید مدد ملے گی۔بی بی آئی این ممالک کوخطے کی مجموعی اقتصادی ترقی کے لئے مسافروں اورسامان کی سرحد کے آرپار کی باہمی نقل وحمل سے فائدہ پہنچے گا اور چاروں ملکوں کے عوام کوسرحد کے آرپار سامان اور مسافروں کی بے روک ٹوک نقل وحمل سے بھی فائدہ پہنچے گا۔سڑک ٹرانسپورٹ اورشاہراہوں کی وزارت کی جانب سے فروری 2015 میں بی بی آئی این ممالک کے ٹرانسپورٹ کے سکریٹریوں کی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں بی بی آئی این ممالک میں موٹرگاڑیوں کے سمجھوتے کے مسودے کے متن پرتبادلہ خیال کے علاوہ اس کوحتمی شکل دی گئی تھی۔یہ سمجھوتہ سارک موٹروہیکل سمجھوتے کے مسودے کی طرح ہے حالانکہ اس میں کچھ معمولی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔مرکزی کابینہ نے نومبر 2014 میں کٹھمنڈو میں سارک چوٹی کانفرنس کے دوران سارک موٹروہیکل سمجھوتہ پر دستخط کرنے کی تجویز کومنظوری دی تھی لیکن بدقسمتی سے پاکستان کی طرف سے چنداعتراضات کی وجہ سے اس پر دستخط نہیں ہوسکے تھے۔نومبر 2014 میں کٹھمنڈو چوٹی کانفرنس میں سارک اعلانیہ میں باہمی رابطہ بڑھانے کے لئے علاقائی اور ذیلی علاقائی اقدامات شروع کرنے کے لئے ممبر ملکوں کی حوصلہ افزائی کی گئی تھی۔

نیشنل کونسل فار ٹیچر ایجوکیشن کی نئی ویب سائٹ

☆فروغ انسانی وسائل کی وزیرمحترمہ اسمرتی ایرانی نے یہاں اعلیٰ تعلیم کے سکریٹری جناب ایس این موہنتی، اسکولی تعلیم اورخواندگی کی سکریٹری محترمہ ورندا سروپ، این سی ٹی ای کے چیئرپرسن پروفیسر سنتوش پانڈا اور وزارت فروغ انسانی وسائل کے جوائنٹ سکریٹری جناب جان عالم کی موجودگی میں این سی ٹی ای کی نئی اوردوبارہ تیار کردہ ویب سائٹ کا افتتاح کیا۔این سی ٹی ای کی درست کی گئی ویب سائٹ کی شروعات حکومت کی شفافیت حاصل کرنے کی سمت دوسرا قدم ہوگا جس پر نئی حکومت توجہ مرکوز کرتی ہے۔اس سے کسی بھی قسم کی باضابطہ پیشہ ورانہ تعلیم اورتربیت کی ضرورت شفاف ہوگی، عوامی شکایات کے تئیں جوابدہ ہوگی اورفوری طور پر مطلوبہ معلومات فراہم کرے گی اورفوری استعمال، نیٹ ورکنگ اورنصاب کی درستگی کے لیے ایک سرگرم نظام بنانا چاہیے۔این سی ٹی ای ایک آئینی ادارہ ہے جو پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے۔اسے ملک میں اساتذہ کی تعلیم کی منصوبہ بندی اورتال میل قائم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔یہ ویب سائٹ نئی شکل میں پوری طرح فعال اورسرگرم ہوگی۔اس میں ذیل کی آن لائن خصوصیات ہوں گی۔جن میں (۱) ٹیچر ایجوکیشن پروگرام کے لیے درخواست دینا (۲) اپیل کا طریقہ کار (۳) عوامی شکایات کا ازالہ (۴) آرٹی آئی درخواستیں جمع کرنا (۵) جی آئی ایس کے ذریعہ اساتذہ کے تعلیمی اداروں کی نقشہ سازی اور (۶) ٹیچر ایجوکیشن پروگراموں اورشعبے کے ڈاٹا بیس کوفعال کرنا شامل ہے۔

ہندستان پائیدار ترقی کے لئے مجموعی نمو کے تئیں عہد بستہ

☆محنت وملازمت کے محکمہ کے وزیرمملکت (آزادانہ چارج) جناب بنڈارو دتریہ نے کہا ہے کہ ہندستان مجموعی ترقی کا مقصد حاصل کرنے کے تئیں عہد بستہ ہے تا کہ شفافیت اور جوابدہ حکمرانی کے تحت پائیدار ترقی ممکن ہوسکے۔انہوں نے کہا کہ اب سے پہلے کی پانچ فی صد شرح نمومحض ایک برس کی مختصر مدت میں 7.4 فی صد تک پہنچ گئی ہے۔جناب بنڈارو دتتریہ 12 جون کو جنیوا میں منعقد آئی ایل سی 2015 کے 149 ویں افتتاحی اجلاس سے خطاب کررہے تھے انہوں نے کہا کہ ہندستان غریبی کے خاتمے میں یقین رکھتا ہے اوراقوام متحدہ کے قواعد وقوانین کے پائیدار ترقیاتی مقاصد کے پرچم تلے مجموعی شرح نموحاصل کرنے کے لئے ملازمت کے مواقع پیدا کرنے کواولین ترجیح دیتا ہے۔جناب دتاتتریہ نے کہا کہ ہندستان آج دنیا کی انتہائی تیز رفتار ترقی کرنے والے ملکوں میں انتہائی اہم حیثیت کا حامل ہے جہاں انتہائی وسیع اورزبردست گھریلو بازار واقع ہیں اور جہاں بازار کی مانگ کا سلسلہ لامتناہی ہے ۔انہوں نے کہا کہ ہندستان میں نوجوانوں کی اکثریت ہے اور 29 برس سے کم عمر کے نوجوانوں کی تعداد 58 فی صد ہے۔جناب بنڈارو دتاتریہ نے کہا کہ ہندستان بچہ مزدوری کو پوری طرح ختم کرنے کے تئیں عہد بستہ ہے اور چودہ برس سے کم عمر کے بچوں سے مزدوری کرانے پر پوری طرح روک لگانے کی غرض سے پارلیمنٹ میں جلد ہی ایک بل پیش کیا جائے گا۔اس کے ساتھ ہی بچہ مزدوری کے مسائل کے تدارک کے لئے ایک ٹھوس اورمضبوط حکمت عملی بھی وضع کی گئی ہے۔جس میں آئینی اور قانونی اقدامات، بچاؤ اورراحت، اورآفاقی تعلیم جیسے امور، سماجی تحفظ، غریبی کے خاتمے اور روزگار پیدا کرنے کی اسکیمیں بھی شامل ہیں۔

YOJANA (URDU)

PRICE 10/=

RNI NO.27032/81

***JULY* 2015**

ANNUAL SUBSCRIPTION RS 100/=

VOL. 35 NO. 4

NO. PAGE 56

پوری دنیا میں بین اقوامی یوگا دن پورے اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔تصویر میں راج پتھ پر یوگا کا شاندار نظارہ۔

دوسری تصویر میں احمد آباد کی طالبات نے انتہائی جوش وخروش سے یوگا ڈے منایا۔

ISSN 0971. 8338

Printed and Published by ***DR. SADHANA ROUT***, Additional Director General & Head on behalf of Publications Division, Ministry of I&B, Government of India, printed at Akashdeep Printers 20 Ansari Road, Daryaganj, New Delhi and published at Publications Division, Soochna Bhavan, C.G.O.Complex, New Delhi-110003 *Editor:* *Irshad Ali*